بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روایت عہد ۳۱

مدیریت زمان

TIME MANAGEMENT

فخریہ پیشکش

ادارۂ فاطمیؑ جعفر آباد جلالپور امبیڈکرنگر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: مدیریت زمان (روایت عہد ۳۱)

اثر: استاد علی اکبر رائفی پور

اردو ترجمہ: منجانب: صبح ظہور

تاریخ: ۵؍رجب المرجب ۱۴۴۲ھ - ۱۸؍فروری ۲۰۲۱ء

ناشر: ادارۂ فاطمی (ص) جعفر آباد جلالپور امبیڈکر نگر (یو. پی.)

انتساب

ہم نام پیامبر رحمت،

سفینۃ النجاۃ، عین الحیاۃ،

گل نرگس، یوسف زہرا علیہ السلام،

صاحب العصر،

امام وقت، امام زمانہ، حضرت امام مہدی آخر الزمان عج

اوران کے جد امام علی نقی الہادیؑ کے نام!

عرض ناشر

ابتداء اس رب تعالیٰ کے نام سے جو حقیقت میں عبادت کے لائق ہے۔ درود نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر کی جن پر خدا اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں اور سلام ہو ان کی اولاد پر جو ہمارے رہنما اور وصی ہیں۔

آج اس تیز رفتار دور میں جدید انسان کے پاس قدیم اور طویل کتب پڑھنے کا وقت نہیں۔ غم روزگار اور غم زمانہ نے اسے دیوانہ بنا رکھا ہے۔ وہ فرزانہ ہے تو صرف اس قدر کی اپنے کام سے کام رکھے اور اختصار وانتخاب کے راستوں پر گامزن ہو کہ منزل مقصود تک پہونچے۔ طویل وضخیم کتب کیا ہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے مگر یہ علمی ذخائر اور مآخذ محض حوالہ جاتی اور تحقیقاتی مقاصد کے لئے رہ گئے ہیں۔ ہم نے بحمد اللہ نبض زمانہ پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں اسلام سے وابستگی اور اسلام سے آگاہی کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے، جس طرح اسلام اور اس کا رہنما نظام سمجھنا ضروری ہے جب تک ہم اس رہنما نظام کو سمجھ نہیں لیں گے تب تک ہم کوئی تبدیلی لانے کے قابل نہیں ہوسکیں گے۔

ادارۂ فاطمی علیہا السلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے چند ایک کتابیں مختلف موضوعات وشخصیات پر نشر کی ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک اور کتاب "مدیریت زمان (Time Management)" ہے۔ استاد رائفی پور نے مدیریت زمان کے مختلف حصوں پر تعلیمات قرآن وعترت کی روشنی میں بات کی ہے۔ مثلاً وقت کی اہمیت، وقت کے چور، وقت کی مدیریت کے لئے اسلامی اصول، ایک منتظر امام زمان عج کا ٹائم ٹیبل وغیرہ۔ امید ہے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ اپنی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، ایک کتاب

کے مطالعہ سے پہلے اور دوسرے مطالعہ کے بعد، اس شرط کے ساتھ کی بیان کئے گئے اصولوں پر عمل پیرا ہوں اور حقیقی ناصر امام زمانہ عج میں خود کو شامل کریں۔

ادارۂ ھذا نے اس کتاب کے موضوعات کو ایرانی ودیگر ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا ہے۔ کتاب کو عوام کے پسندیدہ خط، فونٹ اور خوبصورت انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیٹ پر اپلوڈ کرنے والوں کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے خدا سے دعا ہے کہ خدمت کی توفیق کرامت فرمائے

امید ہے کہ آپ ادارۂ ھذا کی اس کوشش کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور جو غلطیاں اس میں رہ گئیں ہیں اس کو معاف فرمائیں گے۔

والسلام

ادارۂ فاطمی سلام اللہ علیہا جعفر آباد جلالپورا مبیڈکر نگر

روایت عہد کا تعارف !

قرآن کی آیت ہے جو قوم اپنا عہد توڑ دیتی ہے اس قوم کے لوگوں کا دل سخت ہو جاتا ہے...پھر اس قوم پر حق بات اثر نہیں کرتی۔

دنیا کے آغاز سے لے کر آج تک جتنی قومیں بھی آئی ہیں خدا نے ان کی طرف پیغمبر بھیجے۔

دنیا میں پہلا شخص بھی خدا کا نمائندہ تھا اور آخری شخص بھی خدا کا نمائندہ ہوگا۔ خدا نے ہر قوم کی طرف اپنا پیغمبر، نبی، رسول اور امام بھیجا۔ خدا کے خلیفہ کا لوگوں کے درمیان زندہ و حاضر، موجود ہونا بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کا حساب کتاب بھی بہت سخت ہوگا۔

خدا کی روایت رہی ہے کہ جب بھی پیغمبر کسی قوم کی طرف بھیجا یا جب بھی کسی قوم نے خدا سے اس کے ولی کی درخواست کی تو خدا نے اس قوم کا امتحان لیا۔ خدا کے اس امتحان کے 5 مراحل ہیں،

ا۔ پہلا امتحان: بھوک کا امتحان، قحط کا امتحان۔ مثالیں = جیسے بنی اسرائیل پر قحط پڑا

مسلمانوں کو شعب ابی طالب کی آزمائش پیش آئی...

2۔ دوسرا امتحان، جنگ کا امتحان۔۔۔مثالیں = جیسے بنی اسرائیل کو جنگ کا حکم دیا گیا انہوں نے نہ لڑی اور مسلمانوں کو بھی جنگ بدر، احد، خندق پیش آئیں۔

3 تیسرا امتحان: خدا کے نمائندے کو اپنا ولی امر تسلیم کرو اس کے حکم کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھو۔ رسول ﷺ کے حکم کو اللہ کا حکم سمجھنا اور اس پر چلنا۔

4۔ عہد کا امتحان: خدا کے نمائندے کے نمائندے کو بھی اپنا ولی امر تسلیم کرو اور اس کے حکم کی پیروی ایسے ہی

کرو جیسے خدا اور پیغمبر نے حکم دیا ہے۔

بنی اسرائیل نے حضرت ہارون علیہ السلام کی بات نہ مانی

مسلمانوں نے غدیر خم کے مقام پر کیا گیا عہد توڑ دیا...

5۔ پانچواں امتحان: کرامت اور جادو کے فرق کو سمجھنا، کرامات اور معجزات کے بغیر بھی سچ اور حق کی بصیرت رکھنا اور اس کے پیچھے چلنا، جیسے اگر سونے کا بنا بچھڑا گفتگو بھی کرتا ہے تب بھی شخص کو علم ہو کہ یہ باطل ہے۔

ان پانچ آزمائشوں میں کامیاب ہونے کے بعد ہمیں خدا کے نمائندے کی نعمت حاصل ہوگی۔

"روایت عہد" عہد کے امتحان کے بارے میں ہے۔

امام زمانہ عج زمین پر خدا کے آخری نمائندے ہیں اور اس لیے اب ان آزمائشوں میں کامیاب ہونے کے بعد ہی ان کا ظہور ہوگا۔

استاد رائفی پور کے مطابق ایران، انقلاب کے بعد اقتصادی پابندیوں کو برداشت کر رہا ہے اور دشمن کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیک رہا تو پہلے امتحان میں کامیاب ہو چکا ہے

دوسرے امتحان میں بھی ایران اور عراق کی جنگ میں یہ کامیاب ہو چکا ہے۔

ان کے مطابق ایران تیسرے مرحلے میں بھی کامیاب ہے، امام زمانہ عج کو خدا کا خلیفہ مانتے ہوئے ان کے احکام پر عمل کرنے کے لیے تیار ہے۔

استاد کے مطابق، اسلامی معاشرہ ابھی اس امتحان کے چوتھے مرحلے سے گزر رہا ہے کہ مسلمان امام خمینی اور رہبر معظم آیت اللہ خامنہ ای کو امام زمانہ عج کا برحق نمائندہ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور آجکل اسی موضوع کے بارے میں شک و شبہات پھیلائے جا رہے ہیں۔

استاد کے مطابق آجکل جادو کا سلسلہ بھی لوگوں کے درمیان زیادہ ہوتا جا رہا ہے اور عجیب و غریب چیزیں دکھا کر باطل کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے

اس سلسلہ دروس کا نام روایتِ عہد رکھا گیا یعنی عہد کی داستان، کہ مسلمانوں نے جو غدیر خم کا عہد توڑ دیا اس کے نتیجے میں آج مسلمانوں کی کیا حالت زار ہے۔اس عہد شکنی کے بعد مسلمانوں کے دل اتنے سخت ہو گئے کہ انھوں نے ۲۶ ہجری کے امام زمانہ امام حسین علیہ السلام کو بے دردی کے ساتھ شہید کر ڈالا، اور یہی دلوں کو نرم کرنے کے لیے امام سجاد علیہ السلام نے مکتب تشیع میں اشک کی بنیاد رکھی کہ امام حسین علیہ السلام پر اشک بہانے سے یہ سخت ہوئے دل نرم ہو سکیں اور اپنے عہد کی طرف پلٹ سکیں۔ابھی تک روایتِ عہد کے 58 حصے ہو چکے ہیں۔یہ استاد علی اکبر رائفی پور کے آڈیو دروس کا ترجمہ ہے۔

اور ہم نے روایتِ عہد کا اکتیسواں حصہ جس کا نام ''مدیریت زمان (روایت عہد ۳۱)'' شروع کیا ہے۔

تعارف

اس درس کے ذریعہ ہم اپنی زندگی کا ٹائم ٹیبل دینی اصولوں کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔

یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔

ایک یہ کہ وقت کی کیا اہمیت ہے اور دوسرا یہ کے وقت کی مدیریت کے لیے اسلامی اصول کیا ہیں؟

ایک منتظر کا ٹائم ٹیبل: ہم اپنے امام علیہ السلام کو کہتے ہیں امام وقت، اور جو سب سے زیادہ چیز ہم ضائع کرتے ہیں وہ ہے وقت!

ان کا لقب ہے ولی عصر، عصر کے ولی، آپ علیہ السلام کے سب القاب زمانے سے متعلق ہیں، اور ہم زمانے میں ہی کم رہتے ہیں ایک تو ہمارے زمانے کا معصوم ہمارے پاس نہیں ہے دوسرا، ہمارا کوئی پروگرام، منصوبہ بندی اور شیڈول بھی نہیں ہے کہ ہم کس طرح ان تک رسائی حاصل کریں۔یہ درس مدیریت زمان کے بارے میں ہے کہ ایک منتظر کا ٹائم ٹیبل کیسا ہونا چاہیے؟

ٹائم ٹیبل کا بالکل بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک سخت سی زندگی بنالی جائے اور صرف مطالعہ، عبادت اور معرفت۔۔۔نہیں بالکل بھی ایسا نہیں ہے۔

آئیں کچھ دینی احادیث کے ذریعے اور کچھ اپنے تجربات کے ذریعے، ہم دیکھتے ہیں کہ ہم کس طرح اپنی زندگی کے ہر لمحے کا استعمال کر سکتے ہیں۔

وقت بہت تیزی سے گزرتا ہے ہمیں سمجھ بھی نہیں آتی لیکن ہمارا اِسے ٹھیک کرنے کا پروگرام بھی نہیں ہے صبح سے شام فضول چیزوں میں مگن، سب سے فضول چیز جو ہماری زندگی میں ہے

وہ ہے ٹائم....ہمارے لیے اِس کی تھوڑی سی بھی اہمیت نہیں ہے۔

سب سے زیادہ جو میں اصرار کرتا ہوں کے جلسہ ، کلاس ، اور مجلس بالکل وقت پر شروع ہونی چاہیے۔اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ حق الناس ہے شاید اس دنیا میں پڑھنے والے اور سننے والے دونوں کے لیے ٹائم کی اہمیت نہ ہو لیکن اس دنیا میں حساب کتاب ٹائم والا ہے فلاں لحظہ کیا کیا؟ فلاں لمحے کیا کام انجام دیا؟ اور اس دنیا میں ہی لوگ آپکو پکڑ لیں گے کہ میرا وقت واپس کرو۔

یہ ہمارے معاشرے میں جو وقت کی پابندی وہ بھی مذہبی جلسوں کے لیے نہیں ہوتی نہایت ہی غلط بات ہے۔یعنی پڑھنے والے کو دیر سے جانا چاہیے سب کو اس کا منتظر ہونا چاہیے یہ غلط ہے۔کسی بھی مجلس اور تقریر کا اصلی وقت ۷ ہوتا ہے اور ٹائم بتاتے ہیں ۶ بجے، جو کہ شرعی طور پر غلط ہے اور مجھے یہ کام بہت تکلیف دیتا ہے۔

مجھے سخت افسوس ہوتا ہے جب گاڑی میں، ٹرین میں بندہ بیٹھا ہوا ہو اور اپنا وقت ضائع کر رہا ہو ادھر ادھر کے نظارے دیکھ رہا ہے بیکار ہے، اسکا کوئی شیڈول نہیں کہ اپنے سفر کے وقت کا استعمال کیسے کرے۔ یہ یہاں ایسے ہے تو باقی جگہ پر بھی ایسے ہی اپنا وقت ضائع کرے گا۔ ۶ گھنٹے انٹرنیٹ پر ہے، وہی بغیر کسی ہدف کے ایک سایٹ سے دوسری سایٹ پر فضول چیزیں، فلاں ایکٹر کی تصاویر، فلاں شخصیت کی زندگی کے راز پڑھیں، یہ چیزیں تمہیں کیا فائدہ دیں گی، کیا اہمیت ہے۔

یاد رکھنا! جب اس دنیا میں ایک ذرہ کا بھی حساب کتاب ہوگا اور ایک ذرہ بھی کم اور زیادہ نہ ملے گا انہیں لمحوں کیلیئے وہاں روؤ گے اور منتیں کرو گے پھر سمجھنے کیلیئے سب دیر ہے کہ اپنی زندگی کو کن فضول کاموں میں ضائع کر دیا

میرا عقیدہ ہے صرف ۱۰۰،۰۰۰ لوگ اگر زمین کے بدل جائیں تو پوری دنیا کو بدل سکتے ہیں۔

صیہونیت کی تعداد ۱۵ار کروڑ ہے ہم کتنے ہیں ایک ارب ہر ۱۰۰ مسلمانوں کے مقابلے میں ایک

صیہونی ہے۔ان کا شیڈول اتنا زبردست ہے کہ وہی جیت رہے ہیں۔حالانکہ یداللہ ہمارے پاس ہے، خدا نے ہم سے مدد کا وعدہ کیا ہے ان کا شیڈول مکانی ہے ہمارا شیڈول تو زمانی ہونا چاہیے کیونکہ ہم ہیں جنہیں دعویٰ ہے کہ امام زمانہ عج چاہئیں۔ایسا شیڈول جو ہمیں امام زمانہ تک پہنچا دے۔ہماری داستان کا بھلایا ہوا حصہ زمانہ ہے، ٹائم ہے، وقت ہے۔

چلو کوئی صبح سے شام بے کار رہتا ہے ایک طرف، حد تو یہ ہے کہ صبح سے شام تک کسی نہ کسی گناہ میں مصروف رہتے ہیں۔فضول، غیر مفید، غیبت، تہمت....خود فارغ بیٹھا ہے اٹھے گا، دوست کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، چلو کہیں چلتے ہیں، چکر لگا کر آتے ہیں! کہاں چکر لگانا ہے؟ کیوں چکر لگانا ہے؟ کس کو ملنا ہے؟ یہ پوچھو گے تو کہیں گے کہ یار پیچھے کیوں پڑ جاتے ہو! ان عادتوں کو ترک کریں۔

ہم "ٹائم کے چور" کے موضوع پر بھی بات کریں گے۔ہماری زندگی میں وقت ضائع کرنے کی سب سے بڑی وجہ ہدف کا نہ ہونا ہے۔

زندگی کا اصلی ھدف :قرب الٰھی

میانی ھدف : جو ہمیں اس اصلی ہدف تک لے جائے گا...ظہور امام زمانہ عج

ان دو اہداف رکھنے کے بعد، وقت ضائع کرنے کے لیے، بڑی جرأت کی ضرورت ہے۔

بارہ آئمہ کو ماننے والے شیعہ کا ایک ٹائم ٹیبل ہونا چاہیے، وہ ماننے والے، جو بارہویں کا انتظار کر رہے ہیں، ان کیلیئے وقت کی اہمیت ہے، انھیں خوف ہے کہ، کہیں یہ نہ ہو کہ ہماری عمر ختم ہو جائے، اور وہ نہ آئیں۔ہم اُنہیں نہ دیکھ پائیں...میں منتظر ہوں، میرا اگلا ۲۰ سالوں کا منصوبہ ہے کہ، میں نے اگلے ۲۰ سالوں میں کہاں پہنچنا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، ایسے نماز پڑھو جیسے تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔

اگر اسپیڈ میں بھی پڑھ رہے ہو تو، اسکی کیا، کوئی اچھی وجہ ہے تمہارے پاس...نماز سے زیادہ اہم

ایک ہی چیز ہے، وہ یہ کہ تم نے ولی زمان عج تک پہنچنا ہے۔

خیر! ایسے منصوبہ بندی بناؤ، جیسے تم نے ہزار سال عمر کرنی ہو۔ اور ایسے آمادہ رہو کہ جیسے تم نے ابھی مر جانا ہو۔

اگر آج تک ہدف اور ٹائم ٹیبل نہ تھا کوئی بات نہیں آج سے شروع کریں، جب بھی شروع کریں دیر نہیں ہے۔

مزے کی بات ہے، کچھ اعتقادات ہمارے وقت کے بارے میں ایسے ہیں کہ ایک مادہ پرست جتنا مرضی کامیاب ہو جائے اس تک نہیں پہنچ سکتا، وہ ہے وقت کی برکت، یعنی وقت کی برکت جسے کبھی بھی ایک سیکولر نہیں سمجھ سکتا۔ جیسے لیلۃ القدر۔ ایک ہزار راتوں سے افضل ہے، یعنی اس رات کے ہر سیکنڈ میں ہزار سال کے برابر، تم خدا کے نزدیک ہو سکتے ہو۔

ہمارے پاس ایسے اوقات ہیں، ایسے مکان ہیں، جہاں پر ہم جو مانگتے ہیں، وہ قبول ہونے کا وعدہ دیا گیا ہے، جیسے امام حسین علیہ السلام کے حرم میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ ان مکان اور زمان کے استعمال سے، ہم اپنی زندگیاں بدل سکتے ہیں۔ ہمارے پاس لوگوں کی مثالیں ہیں کہ جن کی زندگیاں ایک سیکنڈ میں بدل گئی ہیں، یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ٹائم کا استعمال صرف جوانوں کے لیے ہے، میں پچاس سال کا ہوں، اب مجھے اس زندگی کا کیا استعمال کرنا، یہ خود ابلیس کا فتنہ ہے۔

اگر آپ منتظر امام زمانہ عج ہیں تو آپ کی زندگی کے ہر ایک منٹ کا منصوبہ ہونا چاہیے، ٹائم ٹیبل ہونا چاہیے۔ قلم اور کاغذ اٹھائیے اپنے اہداف مشخص کیجیے اور ان تک پہنچنے کے لیے منصوبہ بندی کیجیے۔

علامہ طباطبائی سے کسی نے پوچھا، آپ نے بتایا کہ آپ ۱۲ سال نجف میں تھے اور صرف ۱۲ دن چھٹی کی وہ بھی عاشورا کے دن، صرف ۱۲ چھٹیاں کیں۔ اور عاشورا پہ بھی چھٹی اس لیے کی کہ عاشورا زندگی کیلئے برکت کا دن نہیں خاص دن ہے کہ اس دن کچھ اور کرنا ہوتا ہے۔

ہمیں اپنے ہر کام کی وجہ پتا ہونا چاہیئے۔ یہ کیوں کر رہے ہو؟ کس لیے کر رہے ہو؟ کس ہدف سے کر رہے ہو؟ یہ عادت نہ ہو تو صبح سے شام تک صرف وقت ضائع کرنا ہے، چلو اپنا وقت شوق سے ضائع کرو۔ دوسروں کا بھی وقت ضائع کرتے ہیں۔

مشورہ لیتے وقت اپنی سناتے ہیں، اگلے کی نہیں سنتے، میں ہمیشہ بات کرنے کے بعد کہتا ہوں کہ آؤ دیکھیں ہماری بحث کا کیا نتیجہ نکلا... سامنے والا ناراض ہو جاتا ہے۔ یہ فضول ادھر ادھر کی باتوں کا کیا فائدہ جس کا کوئی نتیجہ ہی نہ نکلے، تمہارے لیے تمہارے وقت کی کوئی قیمت نہیں ہے، میرے لیے ہے۔

فون کرتے ہیں فضول باتوں کیلئے... پوچھو! آقا ٹائم کیوں ضائع کر رہے ہو؟ آقا فلانی آ گیا مجبور ہو گئے خود بیکار دوسروں کا وقت بھی ضائع کریں۔

مومن ذہین ہوتا ہے تمہیں بتانا آنا چاہیے کہ تمہارے لیے تمہارے وقت کی قیمت ہے ورنہ تو سب ہی استعمال کریں گے۔ اگر اگلا اداس محسوس کر رہا ہے تو آپ کیوں اسکا دل ہلکا ہونے کا ذریعہ بنیں۔ کوئی اور کام کیوں نہیں کرتا دل خالی کرنے کیلئے، یاد رکھیں اسلام یہ نہیں کہتا کہ تمہاری مشکل میری نہیں ہے، بلکہ ایک شخص کی مشکل سب کی مشکل ہے۔ لیکن اس بات کو مت بھولیں اس دنیا میں امام زمانہ عج کے بعد سب سے اہم ترین شخص خود تم ہو۔

تمہیں امام زمانہ عج کی اپنے لیے ضرورت ہے کہ تم کمال تک پہنچ جاؤ۔ امام زمانہ عج کے توسط تمہاری اسپیڈ، تمہاری کیفیت، تمہارا خدا تک پہنچنے کا طریقہ اپنے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائے۔ اگر کسی اور کی ہدایت کرنے سے تم ہدایت کے راستے سے ہٹ رہے ہو تو یہی بہتر ہے کہ اسکی ہدایت نہ کرو۔ اگر مجھے خطرہ ہے کہ کسی کے ساتھ گھومنے پھرنے سے میرا ایمان، میرا وقت ضائع ہونے کا خطرہ ہے مجھے اِس کا دھیان رکھنا چاہیے۔

میں نے ۴۵ وقت کے اصول دین سے اکٹھے کئے ہیں، اگر ان پر عمل کر لیں تو ہماری زندگی درست

ہو جائے گی۔صرف ان ۴۵/ اصولوں پر عمل کرنے سے، آپکی ذاتی، عملی، مذہبی... پوری زندگی درست ہوجائے گی۔

لیکن ضروری ہے کہ آپ کو سمجھ آجائے کہ کیوں کہا ہے **"والعصر ان الانسان لفی خسر"** آپ جتنا مرضی ٹائم کا استعمال کرلیں پھر بھی آپ کو لگے گا کہ کم کام کیا ہے۔

رات تھی، تاریکی تھی، کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا، دوگروہ تھے، انہیں کہا گیا کہ زمین سے کنکر جمع کرو، ایک نے کہا: اچھا اور جمع کرنے شروع کر دیے،، ایک نے کہا، ہم پاگل ہیں؟ اندھیرے میں کیسے جمع کریں؟ صبح ہوئی دیکھا کہ کنکر نہ تھے بلکہ ہیرے موتی تھے۔ دونوں گروہ کو پچھتاوا ہو رہا تھا، ایک کو اس لیے کہ کیوں نہ اکٹھے کیے! دوسروں کو یہ پچھتاوا تھا کہ زیادہ کیوں نہ اکٹھے کیے۔ بالکل ایسا ہی ہے جتنی عمر گذاری ہے جتنا بھی فائدہ اٹھا لو کم لگتا ہے۔

میں بچپن سے ہی وقت کے لیے بہت حساس رہا ہوں اور زندگی میں بہت محنت کی ہے لیکن اتنی محنت کے باوجود بھی اگر سیکنڈوں سے بھی فائدہ اٹھا پاتا تو بھی کم از کم ابھی مجھے تین چار زبانوں کا ماسٹر ہونا چاہیے تھا، ہوسکتا تھا۔ ممکن تھا اور بالکل آرام سے... یہ بھی نہیں کہ، مجھے زیادہ محنت کرنی پڑتی بس ٹائم کے استعمال کی ٹکنیک آنی چاہیے۔

خیر... ابھی ماضی کا افسوس کرنا، خود ٹائم مینجمنٹ کے اصول کے خلاف ہے کیونکہ وقت ختم ہوگیا چلا گیا، کبھی واپس نہیں آئے گا۔

یہ سب جھوٹی فلمیں بناتے ہیں، کہ بندہ مرگیا، پھر واپس آیا کہ، دنیا میں اپنے کام پورے کر لے۔ سب صاف جھوٹ اور غلط ... ہمیں بھی انہیں دیکھ کر، وہم ہو گیا ہے کہ... واپس آکر ٹھیک کر لیں گے۔ جناب ایک دفعہ مرگئے، پھر سب ختم، کوئی واپسی نہیں!!!

موت DEADLINE ہے، وہ ہے **یوم الحسرة** ...جب حسرت ہوگی کہ... اپنے ساتھ کچھ

بھی لے کر نہ آئے۔ خود اپنا حساب کتاب کرلیں... اس سے پہلے کہ آپ کا حساب کتاب کیا جائے۔

ایک بندے کے پاس باغ تھا۔ وہ بندہ مرگیا، اس کے بچوں نے اسے اپنے باپ کے ثواب کے لیے وقف کر دیا۔ رسول ﷺ نے ایک خشک کھجور اٹھائی اور بولے... اگر یہ خشک کھجور بھی خود وقف کرتا... اس پورے باغ سے بہتر تھا جو اس کے بچوں نے وقف کیا... تم بھی خود محنت کرو، کوئی پتا نہیں تمہارا دوست، بھائی، اولاد تمہارے ثواب کے لیے کام کرے گا یا نہیں۔

یہ کائنات زمین و آسمان تمہارے لیے بنائے گئے ہیں، تم ہو جسے خلیفۃ اللہ بننے کی استعداد دی گئی ہے۔ تم ایسے مرحلے تک پہنچ سکتے ہو جب خدا کہے گا میں نے تمہیں اپنے لیے بنایا ہے۔ تم! ہاں تم! اس حد تک پہنچ سکتے ہو کہ تمہارا امام زمانہ عج تم سے دور ہونے کیلئے گریہ کرے۔ اور اس مرتبہ تک پہنچنے کے لیے وقت کا درست استعمال سب سے اہم ہے۔

تاریخ میں بہت سے اصحاب ہیں کہ آئمہ علیہ السلام نے ان کے نہ ہونے پر گریہ کیا ہے۔ امام علی علیہ السلام کا خطبہ بھی ہے... اورایک ہم ہیں، ہر فضول کام، ہم سے کروالو کیوں! نہ ہمیں اپنی ذات اور شخصیت کا پتا ہے، نہ ہمیں معلوم ہے کہ مجھ میں کس چیز کی صلاحیت ہے، بس کچھ وہم اور خواب وخیال ہیں ان کے مطابق زندگی گذار رہے ہیں۔ شوق کسی اور چیز کا ہے، صلاحیت کسی اور چیز کی ہے، اور اسی کو نہ سمجھنے میں پوری زندگی ضائع کر دیتے ہیں۔ ایک شیعہ اثناعشری اپنی زندگی کے ہر لحظے کا ذمہ دار ہے اُس دنیا میں ہر ایک لمحے کا حساب دینا ہے اور پھر خوب سختی آئے گی۔

شیعہ اثناءعشری... کا حساب زیادہ سخت ہے کیونکہ اسے ولایت کی نعمت دی گئی ہے دوسروں کی نسبت اس کا دس برابر حساب ہوگا۔

خدا نے پیغمبر ﷺ کی بیویوں کو کہا کہ تمہارے ساتھ دوبرابر حساب کروں گا کیونکہ پیغمبر ﷺ کی بیوی ہو خطا دوبرابر حساب کروں گا۔ نیکی بھی دوبرابر جزا دوں گا۔

خدا نے ابراہیمؑ کی ذریت شیعہ اثناعشری کو دوسروں کی نسبت زیادہ ذہانت دی ہے، خدا نے یہ نعمت دی ہے ظہور تک پہنچنے کیلئے۔ جس جس صلاحیت کی ضرورت ہے تمہیں دی گئی ہے۔ سب سے خاص علاقہ، عقل، ذہانت، جسمانی طاقت اور کیا چاہیے تھا؟ دنیا کے ۱۴/ حساس نقاط میں سے ۷/ مسلمانوں کے پاس ہیں۔

ہمارے یہاں جوانوں کی تعداد دوسروں کی نسبت زیادہ ہے اور یہ نعمت ہے، لیکن ہم نے اسے اپنے لیے زحمت بنالیا ہے جوان زیادہ ہیں اسی لیے بے روزگاری زیادہ ہے یعنی اپنی نعمتوں کو استعمال کرنے کی بجائے یا بانٹ رہے ہیں یا ضائع کر رہے ہیں۔

جو بھی ہیڈ ہے، چیف ہے کسی بھی ادارے کا، اس نے ذمہ داری قبول کی ہے اسکا حساب بھی ڈبل ہے۔ کبھی انہیں پتا لگے گا کہ جس کرسی کے پیچھے بھاگتے ہیں، اس کرسی کا حساب، دوسروں کی نسبت ڈبل ہے۔ اگر امام زمانہ عج کے ملک میں کسی پوسٹ پر ہو، اسکا ڈبل حساب کتاب ہے۔

قیامت کے دن چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا:

پہلا سوال: آپ کی عمر کے متعلق ہے، تم نے اپنی عمر کے ساتھ کیا کیا؟ ضائع کیا یا فائدہ اٹھایا۔

وقت ہاتھ سے پھسلتا جا رہا ہے۔ عمر کے طولانی ہونے سے مطلب نہیں ہے، یہ نہیں کہہ سکتے کہ عمر لمبی ہو تو زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں، کچھ ہیں جن کو تھوڑی عمر ملی اسی میں ہزاروں سال کا کام کر کے چلے گئے۔ حضرت علی اصغرؑ کی مثال سامنے ہے۔

شہید حسین فہمیدہ: تھوڑی سی عمر کا وہ فائدہ اٹھایا کہ باقی کو ۱۰۰ سال عمر بھی ملے، تو نہ اٹھا سکیں۔

دوسرا سوال: تم نے اپنی جوانی میں کیا کیا؟

کیوں جوانی کے بارے میں پوچھا؟ کیونکہ سب سے زیادہ صلاحیتیں، انسان کی جوانی میں ہیں، حتیٰ خدا تک پہنچنے کیلئے، جو جوان منصوبہ بنا سکتا ہے، بوڑھا نہیں بنا سکتا۔

جب سے میں نے مہدویت پر کام شروع کیا ہے، میرے زیادہ تر شاگرد جوان ہیں۔ جو سوچ اور تفکر کی صلاحیت جوانوں میں ہے وہ انسان کو خدا تک لے جا سکتی ہے۔ حالانکہ لوگ کہتے ہیں ہمارے جوان ہاتھوں سے نکل گئے، ہمارا معاشرہ خراب ہو رہا ہے... لیکن یہ جوان ہیں جنہیں مہدویت کا زیادہ شوق ہے کیونکہ مہدویت ایک اعلیٰ ہدف ہے ایک ارمان ہے ایک سمبل ہے اور یہ ہدف اور سمبل ایک جوان کے ذہن میں زیادہ اچھا تشکیل ہو سکتا ہے۔

قیامت کے دن پہلا سوال... اپنے وقت کا کیا فائدہ اٹھایا؟

دوسرا سوال... اپنی جوانی کی عمر سے کیا فائدہ اٹھایا؟

انقلابی ہونے کا پہلا اصول یہ ہے کہ انسان کی روح، جذبات، احساسات اور زندگی کی طرف نظریہ جوان لوگوں کی طرح ہو۔ حتیٰ اگر وہ شخص جوان نہ ہو تب بھی۔

رسول اللہ ﷺ کا انقلاب جوانوں کے ہاتھ میں تھا اصحاب رسول اللہ ص کی عمروں کا مطالعہ کریں سب جوان ہیں، ۲۰-۳۰ سال کے درمیان۔

شہیدوں کی عمریں دیکھیں۔۔۔ جو انقلاب ایران میں شہید ہوئے، وہ بھی جوان تھے۔

ہاں! ہمارے پاس ایک شہید عمو حسن بھی ہیں، ان کی عمر زیادہ تھی۔۔۔ وہ بوڑھے تھے لیکن کس طرح سے جوانوں کو انگیزے سے بھر دیتے تھے۔ ہمارے جوانوں کے سامنے جنگ کی مشق میں بھاگتے دوڑتے نظر آتے۔ کہ انہیں حوصلہ ملے یعنی عمر میں بڑے تھے لیکن نفسیات جوانوں والی تھی۔

تو پھر اے جوان! کیا شیڈول بنایا؟ جلدی کرو وقت جا رہا ہے!

اگلا سوال۔۔۔ مال کے متعلق ہے کہ مال کہاں سے لائے ہو؟ اور کہاں خرچ کیا ہے؟

اور یہ تینوں سوال ایک میں جمع ہوتے ہیں کہ آپ نے "ثقلین" کیلئے کیا کیا؟ آپ نے اہل بیتؑ کیلئے کیا کیا؟ کیونکہ ہماری عمر، جوانی اور مال اہل بیت کیلئے خرچ ہونا چاہئے، یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

وقت کی، زمانے کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کی قسمیں کھائی گئی ہیں. بہت سی روایات ہیں، ایک جگہ امیر المؤمنین امام علیؑ نے فرمایا، انسان اپنے وقت کا فرزند ہے. کیوں؟ کیونکہ اگر امام حسن ع کا زمانہ ہے تو کسی اور طرح سے کوئی اور کام کرنا چاہئے. امام حسین ع کے زمانے میں کسی اور طرح اور امام زمانہ عج کے زمانے میں کسی اور طرح کے فرائض ہم پر لاگو ہوتے ہیں۔

اہم نکتہ یہ کہ نہ صرف وقت کی شناخت ہو، بلکہ زمانے کی بھی شناخت ہو.

مومن وہ جو اپنے زمانے کی شناخت رکھتا ہوا اپنے ٹائم کی مینجمنٹ کرے۔۔۔ یہ ہے مومن، یہ ہے جو ذہین ہے. لیکن افسوس! آجکل زیادہ تر شیعہ وہ کہلاتے ہیں جو اپنے وقت کو ضائع کرتے ہیں۔۔۔اور انہیں اپنے زمانے کی بھی بالکل شناخت نہیں ہے.

قرآن میں خدا نے زمانے کی قسم کھائی ہے، خدا کو قسم کھانے کی ضرورت نہیں، خدا نے ہمارے لیے تاکید کی ہے کیونکہ خدا کو پتا ہے کہ ہم کیسے لوگ ہیں.

والعصر: کہ انسان خسارے میں ہے، یعنی زندگی محدود ہے کس لیے؟ ایک لامحدود تک پہنچنے کیلئے.

۶۰-۷۰ سال کی عمر میں۔۔۔ابدیت کے حصول کیلئے کام کرنا ہے۔۔۔ کیونکہ ان ۷۰ سال کے بعد۔۔۔ان ۷۰ سال کی زندگی کے مطابق۔۔۔ پتا نہیں کتنے سالوں تک رہنا ہے. ہمیں معلوم ہی نہیں! لیکن یہ ۷۰ سال کی زندگی اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ آگے کیا ملے گا۔

آخرالزمان کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ اچانک اموات زیادہ ہو جائیں گی، یعنی انسان توقع نہیں کر رہا ہوگا جس کے مرنے کی...وہ مر جائے گا۔

پہلے لوگ مرنے سے پہلے۔۔بیمار ہوتے تھے،۔۔۔کمزور ہوتے تھے۔۔۔ پتا لگ رہا ہوتا تھا کہ۔۔۔مرنے والا ہے، کہتا تھا کہ میں مرنے والا ہوں ... اسکو بھی اندازہ ہو رہا ہوتا تھا ...اور ارد گرد کے لوگوں کو بھی پتا لگ رہا ہوتا تھا کہ جانے والا ہے. لیکن اب ایسا نہیں ہوتا، آخرالزمان میں لوگوں کے

گناہوں کی وجہ سے۔۔۔لوگ اچانک مر جائیں گے۔۔۔اور موت کیلئے آمادہ بھی نہ ہوں گے.

رسول ﷺ کی حدیث ہے کہ جب معاشرے میں زنا زیادہ ہو جائے گا تو اس طرح کی اموات بھی زیادہ ہو جائیں گی. انسان اچانک مر جائے گا.

آیت ہے قرآن کی کہ انسان منتیں کرے گا ایک بار۔۔۔بس ایک بار۔۔۔واپس جانے دو۔۔۔لیکن سب ختم ہو گیا۔۔۔

امام سجادؑ امام زمانہ تھے، ان کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس پر لکھا تھا موت، نماز کی قنوت میں انگوٹھی کو گھماتے تھے. وہ امام زمانہؑ تھے اگر وہ یہ کام کرتے تھے تو سوچیں ہمیں کیا کرنا ہوگا جمعرات کو ضرور قبرستان جایا کریں۔۔۔۔ کہ انسان موت کو یاد کرے. یہ اچھی عادت ہے۔۔۔ آپ کے شیڈول میں قبرستان جانے کا وقت بھی ہونا چاہیے، ایک تو مردوں کیلئے فاتحہ پڑھ آئیں اور دوسرا موت کو یاد کر سکیں، اور مردے بھی آپکو یاد رکھیں گے. ایسا کیسے ممکن ہے کہ میں امام زمانہ عج کے بارے میں سوچوں، پھر موت کے بارے میں سوچوں اور پھر دل نہ کانپے، اگر نہ آئے اور مر گیا، تو میرا کون سا کام قبول ہوگا۔۔اتنی نسلیں مر گئیں، کوئی نہ دیکھ سکا، کوئی نہ سمجھ سکا.

حضرت نوحؑ کی داستان: کتنے سال زندہ رہے، کتنے لوگ پیدا ہوتے، مر جاتے۔۔۔ کتنی نسلوں کو کہتے کہ، یہاں بہت بڑا طوفان آئے گا سب ڈوب جائیں گے. لیکن کسی نے تسلیم نہ کیا اور مر گئے۔۔۔

قرآن میں کتنی مرتبہ ایام اور لیل کا ذکر ہوا ہے جب اس دنیا میں مار پڑے گی تو کہیں گے کہ ہمیں تو لگا جیسے ہم دنیا میں صرف دس دن گذار کر آئے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے لیے گھر بھی نہیں بنایا تھا، ۹۵۰ سال صرف طوفان سے پہلے پیغمبر تھے، کوئی ۲۰۰۰ سال تو عمر رہی ہوگی۔گھر کے بجائے ایک تین دیوار والا سائبان بنایا تھا جب حضرت

عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کیلئے آئے تو حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ اگر مجھے پتا ہوتا کہ دنیا کی عمر اتنی کم ہے تو تین دیواریں بھی نہیں بناتا.

کل کا پتا نہیں اور ایسے زندگی گذارتے ہو کہ جیسے کبھی جانا ہی نہیں، قرآن بھی یہ نہیں کہتا کہ تمہیں پتا نہیں بلکہ کہتا ہے تذکر تذکر یعنی تمہیں ساری سمجھ ہے، بس دھیان نہیں ہے. خود کو یاد کراو، ہر وقت خود کو یاد کراو، جو چیز بھی دیکھو خدا کو یاد کرو.

مومن اور کافر میں یہی فرق ہے دونوں کائنات کو اور فطرت کو دیکھتے ہیں لیکن مومن کو تذکر ملتا ہے، مومن ہر چیز کو دیکھ کر خدا کو یاد کرتا ہے اور اسی یاد خدا کے ذریعے آرام سے صراط سے عبور کر جائے گا. نہ کوئی خوف ہوگا نہ کوئی حزن۔

تم سے زمانے کا، وقت کا سوال کیا جائے گا.

قل ھو مواقیت للناس ۔۔۔ یہ وقت، اس کا مومن اور کافر کے درمیان فرق نہیں دونوں کو دیا گیا ہے. لیکن فرق یہ ہے کہ تم نے اس کا استعال کیسے کیا!!!

وقت کی مینجمینٹ اور وقت اس سے فائدہ اٹھانا اہم ہے۔وقت کی مینجمنٹ ایک منتظر کیلئے کیا کیا فوائد لاسکتی ہے۔

وقت کی مینجمنٹ اور ٹائم ٹیبل کے فوائد:

وقت کی اھمیت

۱۔ وقت ایک ایسا سرمایہ ہے جو واپس نہیں آتا، ہر چیز دوبارہ لے سکتے ہو لیکن وقت نہیں۔سیکنڈ جو چلا گیا وہ واپس نہیں ہوتا۔

۲۔ وقت کا گذرنا: انسان احساس نہیں کرپاتا ہے۔گھر کے نہ ہونے کا، ماں باپ کے نہ ہونے کا احساس

ہوتا ہے لیکن وقت کے گذرنے کا احساس نہیں ہو پاتا۔میرے خیال میں شیطان جس پر سب سے زیادہ کام کرتا ہے تاکہ ہم غافل رہیں وہ ہے "**وقت**." کیونکہ شیطان سب سے زیادہ زمانہ شناس ہے۔جو وسوسہ وہ جوانوں کے دلوں میں ڈالتا ہے دوسروں کے دلوں میں نہیں ڈالتا کیونکہ جوانی ایک خاص زمانہ ہے۔

نماز صبح کیلئے اور طریقے سے تمہیں غافل کرتا ہے، ظہر کیلئے کسی اور طریقے سے، سیکنڈ سیکنڈ کر کے ہمارے وقت کو برباد کرواتا ہے، دس منٹ دس منٹ وقت لے کر جاتا ہے۔

۳۔ وقت کسی بھی چیز سے تبدیل نہیں کیا جاسکتا، معاوضہ نہیں دیا جاسکتا۔کتنے لوگ تھے کہ ایک سیکنڈ میں ان کا ایمان چلا گیا، کتنے پیسے دو گے کہ وہ سیکنڈ واپس آجائے۔جتنے مرضی دے دو واپس نہیں آئے گا۔وقت کی مینجمنٹ کا یہ مطلب نہیں کہ ہم وقت پر مکمل عبور حاصل کرلیں، یہ ناممکن ہے۔ایسا ٹائم ٹیبل ہو کہ ہم حد اکثر وقت کا ایسا استعمال کریں کہ آخرت کے اعلیٰ درجے پر پہنچ سکیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب ہو سکیں۔

کبھی کبھار وہی ایک سیکنڈ باعث بنتا ہے کہ تم اپنی تمام زندگی سے ہزاروں سالوں کے برابر فائدہ اٹھالو، جیسے شہادت عبداللہ ابن حسن علیہ السلام کی مثال کربلا میں۔۔۔۔

دوڑو...کہ تمہارے امام زمانہ ع کی جان خطرے میں ہے، اتنی کم عمری میں سب کچھ حاصل کرلیا۔

۴۔ سب سے اہم ٹائم ٹیبل بنانے کا فائدہ۔۔۔۔ذمہ داری کا احساس ہونا ہے،

۵۔ انسان احساس کرتا ہے کہ۔۔۔۔اس کا وجود مفید ہے۔

۶۔ انسان کے پاس فالتو وقت نکل آتا ہے... جو شخص ٹائم ٹیبل بناتا ہے اس کے پاس فالتو ٹائم اور نکل آتا ہے، کیونکہ وہ سیکھ جاتا ہے کہ ایک وقت میں ہی کیسے ۲-۳ کام نپٹا لے۔۔یعنی ایک وقت سے زیادہ فائدہ

اٹھا سکتا ہے۔

۷۔ اس کام سے انسان لذت اٹھاتا ہے کہ ایک ٹائم ٹیبل ہے اور تم اس کے مطابق چل رہے ہو، اسی کو محاسبہ کہتے ہیں۔ اپنے اعمال اور وقت کا دھیان رکھ پاتا ہے سونے سے پہلے اسے پتا ہوتا ہے اس نے کتنے کام کرنے تھے کتنے کیے اپنے وقت کا حساب کتاب رکھ پاتا ہے

۸۔ جس دن انسان زیادہ کام کرتا ہے سونے سے پہلے زیادہ تھکا ہوتا ہے لیکن انسان کے اندر اس بات کا احساس اور لذت ہوتی ہے کہ آج ایک مفید دن تھا میں نے اپنے دن سے بہت فایدہ اٹھایا۔

۹۔ ٹائم ٹیبل کا اگلا فائدہ یہ ہے۔۔۔۔کہ انسان میں خلاقیت آجاتی ہے۔۔۔کہ کیا طریقہ اپنائے اور ایک کام کو تھوڑے وقت میں انجام دے سکے، یہ بہت اہم نکتہ ہے وہ لوگ نئی چیزیں ایجاد کرتے ہیں، خلاقیت کا مظاہرہ کرتے ہیں جو یہ چاہیے کہ کم وقت میں، زیادہ کام کرسکیں۔

جیسے ہی آپ کیلئے شرط رکھی جائے کہ یہ کام کرو تو فلاں کام کرنے دوں گا، آپ میں خلاقیت پیدا ہو جائے گی کہ کس طرح اس کام کو جلدی انجام دوں، تاکہ وہ کام جو پسند ہے، اس کی باری آئے۔

۱۰۔ اگلا فایدہ یہ ہے کہ آپ ٹائم ٹیبل کے ذریعے، اپنے سارے کام اور فرائض کے درمیان، تعادل برقرار کرسکتے ہیں اور سب کاموں میں توازن رہتا ہے، حد سے زیادہ پڑھائی، نیند، کھیل غلط ہے۔ ان سب میں توازن ہونا چاہیئے جو صرف ٹائم ٹیبل بنا کر چلتا ہے، وہ سارے کام انجام دے پاتا ہے۔ وہ شخص جو بھی آپ کو یہ کہے کہ، میرے پاس ایک سیکنڈ بھی وقت نہیں، یعنی وہ ایک متعادل ٹائم ٹیبل نہیں بنا پایا۔ کسی جگہ پر وہ کہیں اپنا وقت ضائع کر رہا ہے، اسے تلاش کرے، اسے درست کرے۔

۱۱۔ اگلا فائدہ کہ جب وہ اہداف بناتا ہے، تو اس تک پہنچنے کیلئے اطلاعات اکٹھی کرتا ہے، تاکہ ایک خاص

ٹائم میں اس ہدف تک پہنچ سکے۔ کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے، اس کے بارے میں مکمل اطلاعات ہونی چاہیئے۔

جس انسان کا کوئی ہدف نہیں وہ سارے کاموں میں ٹانگ اڑاتا ہے اور کسی بھی کام کو مکمل نہیں کرتا۔

اگر کسی بھی کام کا آغاز کریں تو اسکے متعلق ساری معلومات اکٹھی کریں پھر اس کام کو شروع کریں ورنہ آپکے وقت ضائع ہونے کا باعث بنے گا۔

اگر پانچ سال پہلے آپ دو دن میں ایک لفظ کسی بھی زبان کا یاد کرتے تو آج آپ ایک پوری زبان کے ماہر ہوتے اور بول سکتے۔ کسی بھی زبان میں بات کرسکتے، افسوس کی بات ہے کہ عربی نہیں آتی اور اربعین پر جاتے ہیں اور عراقیوں کے ساتھ رابطہ برقرار نہیں کر پاتے۔ ہمیشہ ہم منتظر رہتے ہیں کہ کوئی مجبوری ہی ہو تو کوئی کام کریں، یہ بہت بری بات ہے۔

۱۲۔ جس شخص کا ٹائم ٹیبل نہیں ہوتا وہ ہر کام کیلئے اپنا وقت ضائع کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔ اس شخص کو اپنے کاموں کی اہمیت کا احساس نہیں، اور وہ شخص جس کیلئے سب کام اہم ہیں، مطلب اس کے پاس کوئی اہم کام کرنے کو نہیں ہے۔ جب آپ کی زندگی میں اہم کام کرنے کو ہیں۔ آپ ۲۴ گھنٹے کو ۶۰ سے ضرب دیں اس کے بعد سوچیں کچھ کاموں کیلئے ایک منٹ بھی آپ استعمال کرنا پسند نہ کریں کیونکہ اس کام کی آپ کے اہداف تک پہنچنے کے لیے کوئی اہمیت نہیں ہے۔ لیکن اگر ٹائم ٹیبل نہ ہو تو شاید آپ پورا دن وہی کام کرتے رہیں۔

اور کچھ تو پورا دن بلاوجہ بغیر کسی لذت کے، گناہ میں مصروف رہتے ہیں اور انہیں احساس ہی نہیں ہوتا۔

خواتین اگر آپ کی زبان نہ ہوتیں تو آپ سیدھا جنت میں جائیں،۔۔۔۔ویسے تو مردوں کو بھی

یہی کہوں گا۔۔۔کیونکہ آخرالزمان میں عورتیں مردوں کی طرح اور مرد عورتوں کی طرح ہو جائیں گے۔کیونکہ ہماری زندگی میں صرف 70% گناہ زبان کی وجہ سے ہیں۔کسی کی۔۔۔کسی بھی قسم کی۔۔۔غیبت کا آپ کو کیا فائدہ ہوگا؟ جو احادیث غیبت کے بارے میں ہیں۔۔۔ان کا ذرا مطالعہ کریں،۔۔۔انسان کی روح کانپ جاتی ہے۔قیامت والے دن شخص کا اعمال نامہ آئے گا،زنا،قتل نفس۔۔۔شخص حیرت سے کہے گا۔۔۔لگتا ہے کہیں غلطی سے Mix ہو گیا ہے۔۔۔میں نے تو یہ سب نہیں کیا!

نہیں!!! خدا کبھی بھی غلطی نہیں کرتا۔یہ جس کی غیبت تم نے کی۔۔۔اسکے گناہ تمہارے نامہ اعمال میں شامل ہو گئے۔

اتنا کمزور انسان کہ۔۔۔اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ سکتا۔اس انسان کا کیا فائدہ؟ اسکے انسان ہونے کا کیا فائدہ؟

حدیث ہے۔غیبت خانہ کعبہ کے اندر اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بھی بدتر ہے۔

اب اس سے زیادہ کیا بولیں معصومؑ۔۔۔اور سب سے اہم چیز جو غیبت کا باعث بناتی ہے وہ بے کاری ہے،فالتو وقت ہے۔۔۔کوئی کام نہیں۔۔۔کوئی ہدف نہیں،فضول باتوں میں دوسروں کے ساتھ مگن ہیں محلے میں،گرمیاں ہوں یا سردیاں۔۔۔یہ خواتین کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ کر۔۔۔اکٹھی ہو جاتی ہیں اور پھر جو غیبت ہے۔۔۔وہ ان سے سن لو،حتیٰ گھر شوہر کو بھی بھول جاتی ہیں۔فلانی کا بیٹا ایسا،اسکی بیٹی ایسی۔۔۔۔خدا سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔وقت کا فائدہ نہ اٹھایا ایک طرف بلکہ انواع واقسام کے گناہ جھولی میں بھر لیے۔کیوں؟ کیونکہ کوئی ہدف ہی نہیں زندگی کا!

آج سے عہد،آقا میں اس جگہ نہیں آسکتا،اس محفل میں شریک نہیں ہو سکتا۔۔۔جس کا مقصد ہی بیٹھ کر بس دوسروں کی برائی کرنا ہو۔میرا وقت میرے لیے قیمتی ہے،مجھے ۱۰۰ کام ہیں۔۔۔آپ کو برا لگتا ہے،لگتا رہے۔معافی چاہتا ہوں مجھے کام ہے۔دنیا کا چھوٹے سے چھوٹا کام بھی اس محفل سے زیادہ اہم

ہے جس میں کسی کی غیبت کی جا رہی ہو۔مزے کی بات ہے کہ یہ بری صفات ان لوگوں میں زیادہ ہیں جنہیں زیادہ اس بات کا دعویٰ ہے کہ وہ دین دار ہیں،نماز پڑھتے ہیں،تہجد قضا نہیں کرتے۔۔۔

روایت ہے،جو شخص کسی مومن کے پیچھے غیبت کرتا ہے ۴۰ دن تک خدا اسکی نماز اور روزہ قبول نہیں کرتا۔

آپ اپنی باتوں سے ایک مومن کی آبرو کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔مثال کے طور پر امام زمانہ عج کیلئے سو بہترین ساتھی اکٹھے ہو جائیں اور ایک شخص ان میں سے ایک کی بھی غیبت کرے اور لوگوں کے درمیان پھیلائے۔۔۔اور اسکی وجہ سے ظہور میں تاخیر ہو جائے۔۔۔آپ کے خیال میں اس غیبت کرنے والے کی کیا سزا ہونی چاہیے؟

کیونکہ ہدف نہیں،یہ نہیں پتا کہ زندگی میں اس کیلئے کیا اہم ہے کیا نہیں ہے۔اس لیے بے کار بیٹھا منفی نمبر اکٹھے کر رہا ہے۔

جس شخص کا ٹائم ٹیبل ہوتا ہے اس کے پاس ان فالتو کاموں کیلئے وقت کہاں ہوتا ہے۔اور ان باتوں کی اہمیت کہاں ہوتی ہے کیونکہ ٹائم ٹیبل اس بنیاد پر بنائے گا کہ کس کام کا کتنا فائدہ ہے اور دیکھے گا اس کام کا نقصان ہے تو اس کو اہمیت نہیں دے گا۔

۱۳۔ ٹائم ٹیبل کا اگلا فائدہ یہ ہے کہ ہر کام تربیت کے ساتھ منظّم طریقے سے انجام دے سکتے ہیں،جتنا آپ بے نظم کام کریں گے آپ کا وقت اتنا ہی ضائع ہوگا۔

۱۴۔ اگلا فائدہ یہ ہے کہ آپ باقی لوگوں کیلئے اسوہ بن جائیں گے،ماڈل بن جائیں گے،سب کہیں گے کہ یہ بغیر سوچے سمجھے کام نہیں کرتا،منظّم ہونا خوبصورتی لاتا ہے اور آپکے کام مرتب ہونگے تو لوگوں کے درمیان محبوب ہو جائیں گے اپنے وعدوں پر عمل کریں گے۔

ایک اہم نکتہ۔۔

ایک سب سے بدترین عادت یہ ہے جو لوگوں کو آپ سے شدید طور پر بیزار کرتی ہے وہ وعدے کا پورا نہ کرنا ہے، کیونکہ اگلے شخص کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اسکی آپ کیلیئے کوئی اہمیت نہیں ہے۔ میں نے ایک وعدہ کیا، اسکو مینج نہیں کر سکا! یہ ایک خطرناک عادت ہے اور آپ لوگوں میں جھوٹے مشہور ہو جائیں گے۔ یہ لوگ ایسے ہیں جو سب سے وعدے کر لیتے ہیں۔ پوچھو گے آقا! فلاں جگہ آؤ گے؟۔۔۔ ہاں ہاں ضرور کیوں نہیں! پھر نہیں آئے گا۔۔تو پوچھو گے کہ کیوں نہیں آئے تو کہے گا، آقا معافی نہیں پہنچ سکا۔۔۔۔اگر یہ شخص ہر صبح دعائے عہد میں امام زمانہ عج کی مدد کا وعدہ بھی کرتا رہے تو بھی پورا نہیں کرے گا۔۔اگر آپ ویسے بھی کسی سے کہتے ہیں کہ پانچ منٹ میں چائے بنادوں گی۔۔ یہ کام ختم کر کے تمہارا کام کردوں گا آپ پر شرعی طور پر یہ کام اس مدت میں جسے آپ نے مشخص کیا ہے۔۔۔انجام دینا واجب ہو جائے گا۔

۱۵– ٹائم ٹیبل کا اگلا فائدیہ ہے کہ آپ اپنے سارے کام کر سکتے ہیں، یہ جو جملہ بہت سننے کو ملتا ہے کہ وقت نہیں ملا، کر نہیں سکا، مصروف ہو گیا۔ اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس شخص کی زندگی میں کوئی ٹائم ٹیبل نہیں ہے۔

۱۶– ٹائم ٹیبل کا اگلا فائدہ یہ ہے کہ آپ اپنے بچوں کی تربیت کے لیے مصروفیت کے باوجود وقت نکال سکتے ہیں بچے کی تربیت کے لیے پہلے وقت نہیں نکالتے پھر بعد میں خراب ہو جاتا ہے تو سوچتے ہو کہ یہ کیا ہوا۔۔۔کسی بھی انسان کا سب سے اہم سرمایہ جو مرنے کے بعد بھی رہتا ہے فرزند کی اچھی تربیت ہے۔ اور اولاد کے ہر برے کام کا گناہ بھی مرے ہوئے والدین کے نامہ اعمال میں اضافہ ہوتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں باپ اگر ہنستا ہے خوش رہتا ہے تو باہر، گھر آتے ہی ایسے بچوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں کہ بچے والد کی ایک مسکراہٹ کیلیئے ترستے ہیں۔

۱۷– ٹائم ٹیبل کا اگلا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی اچانک کام در پیش ہو، تو انسان تیار رہتا ہے اور پوری آمادگی کے ساتھ اس نئے کام کو انجام دیتا ہے۔

۱۸– ٹائم ٹیبل میں ہر کام جو پیش آ سکتا ہے اس کے بارے میں منتظر نے پہلے سے سوچ کر رکھا ہوتا ہے اور مستقبل پر اسکی نگاہ ہے اور اگر کوئی نیا کام پیش آئے تو وہ آمادہ ہے۔ یہ نہیں کے انسان مستقبل کے خواب ہی دیکھتا رہے، نہیں! حال میں زندگی گزارو اور مستقبل پر نظر رکھو۔ وقت کیلیئے خرچ کرو، پیسے بچانے کی بجائے پیسے استعمال کرو اور وقت کو بچاؤ، میں جب بھی گھر سے نکلتا ہوں تقریر کرنے۔۔۔آدھا گھنٹہ یہاں تک لگتا ہے، اس آدھے گھنٹے میں اپنی تقریر تیار کرتا ہوں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو کوئی کتاب پڑھتا ہوں، نہ ہو سکے تقریر سنتا ہوں۔ اس آدھے گھنٹے کو کیوں ضائع کروں کبھی بھی ایک سیکنڈ کو بھی کم مت سمجھیں۔

۱۹– ٹائم ٹیبل کا اگلا فائدہ: انسان کا حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور اس کا دھیان ادھر ادھر نہیں جاتا۔۔۔۔پھر اسے نماز نہیں بھولتی کہ۔۔۔آخری وقت بھاگ کر نماز پڑھنی ہے کہ قضاء نہ ہو جائے۔

ہر کام کیلیئے وقت مقرر ہوتا ہے جو وہ خود مقرر کرتا ہے۔

"میں بھول گیا" سب سے برا جملہ ہے، اگر بھول جاتے ہو تو لکھنے کی عادت ڈالو، کہیں لکھ لو کہ بھول نہ جاؤ ٹائم ٹیبل نہیں ہے کوئی پتا نہیں کیا کر رہا ہے۔۔۔خواہ مخواہ اتنے کام اکٹھے ہو جاتے ہیں کہ انسان بھول جاتا ہے کہ اس نے کیا کرنا تھا وہ کیا کر رہا ہے۔

۲۰– اگر ٹائم ٹیبل بنایا ہے تو ایسے ہی ہے کہ اس خاص وقت میں میں نے فلاں کام کرنا ہے اگر نہ کر پائے تو اندر ایک الارم بج رہا ہوتا ہے انسان کا دھیان ہوتا ہے کہ اس نے کیا کرنا تھا، کر پا رہا ہے یا نہیں۔

اپنے اہم کاموں کی لسٹ بنائیں اور اس کی بھی ترتیب بنائیں کہ ان اہم کاموں میں سے بھی زیادہ اہم کام

کون سا ہے۔

۲۱۔ ٹائم ٹیبل کا اگلا فائدہ کم وقت میں زیادہ کام انسان کرسکتا ہے، میں کیوں گاڑی میں بیٹھا ادھر ادھر دیکھ رہا ہوں...اسکے بجائے میں اس وقت کو بھی استعمال کرسکتا ہوں اگر میری نیند پوری نہیں ہوئی گاڑی میں نیند پوری کرسکتا ہوں، اگر کچن کا کوئی کام کررہے ہیں مثلا پیاز کاٹتے ایک آیت حفظ کرسکتا ہوں۔۔۔ ہر وقت سے، ہر سیکنڈ سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔

نیند۔۔۔نیند کے بارے میں تو ایک علیحدہ تفصیلی تقریر کرنی پڑے گی، ہمارے جوانوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ویسے جتنا زیادہ سوئے اتنی زیادہ نیند انسان کو آتی ہے، اگر آپ چھ گھنٹے سے زیادہ سوئیں تو آپکو اور نیند آئے گی، ساتواں اور آٹھواں گھنٹہ، نہ آپکو فریش کرتا ہے بلکہ آپکے حافظے میں بھی کمی کا باعث ہے۔ جب تک انسان کو بے تحاشا نیند نہ آئی ہو، سونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب انسان تھکن کے مارے صوفے پر بیٹھتے ہی سوجاتا ہے کہ اگر اسکے ہاتھ سے چابی بھی گرگئی اسے احساس نہ ہو، یہ صحیح نیند ہے۔ یہ نیند ہے جو انسان کے بدن پر اپنے اثرات چھوڑے دیتی ہے اسے فریش کردیتی ہے۔

جب آپ کے بدن کو ضرورت ہو تب سوئیں، جس شخص کا ٹائم ٹیبل نہیں ہوتا فضول میں بستر میں ادھر سے ادھر اور نیند بھی نہیں آتی۔ یہ انسان کیلئے اور بھی سستی لے کر آتی ہے۔

۲۲۔ اگلا فائدہ: صرف وہی شخص اپنے ہدف کیلئے نئ ٹیکنالوجی اور نئے طریقے کار کا استعمال کرتا ہے جس کا کوئی ٹائم ٹیبل ہوتا ہے، جس کیلئے وقت کی اہمیت ہوتی ہے۔ جو وقت کا دھیان رکھتا ہے، اس کیلئے کام انجام دینے کیلئے وقت کم نہیں پڑتا، مستقبل کی طرف نگاہ رکھتا ہے اور نت نئے طریقے کار اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرنے سے اپنے ہدف کی طرف بڑھتا ہے۔ خود صلاحیت دکھا سکتا ہے، کم وقت میں زیادہ کام کرنے کے بارے میں سوچتا ہے اور سب خصوصیات ان لوگوں کے لیے ہیں جو ٹائم کی مدیریت کرتے ہیں۔

اڈیسن جب ٹرین میں سفر کرتا تھا تو پورا ڈبہ کرائے پر لیتا اور اس ڈبے میں LAB لگا کر آزمائشیں انجام دیتا۔ اسی ٹرین میں کام کرتا تھا روز اسی طرح سفر کرتا تھا اور اسی طرح ایک کامیاب انسان بنا۔

لوگ ہمارے مراجع تقلید کی رفت وآمد کے ساتھ اپنے ٹائم کو fix کرتے ہیں، کہتے ہیں وہ دس بجے، پورے دس بجے اپنا درس شروع کردیتے ہیں۔ فرانس میں ایک شخص جو امام خمینیؒ کے گھر کے سامنے رہتا تھا، کہتا تھا کہ ہر روز صبح ۹ بجے یہ شخص گھر سے باہر نکلتا ہے تو میں گھڑی نہ بھی دیکھوں تو مجھے پتا چل جاتا ہے کہ ۹ بج گئے ہیں، بہت بڑی بات ہے۔ روس کا وزیر خارجہ آیا ہوا تھا یعنی اس زمانے میں روس بڑی چیز تھی۔ امام خمینیؒ کے ساتھ ۹:۳۰ بجے اس کی میٹنگ تھی، اسے ۹ بجے لے آئے۔ امام خمینی کے ٹائم ٹیبل کے مطابق صبح ۹ سے ۹:۳۰ بجے وہ خبریں سنتے تھے کہ کہیں اردگرد سے جو اِدارے انھیں بتاتے ہیں وہ صحیح ہے یا نہیں، کہیں انہیں غلط نہ بتایا جائے تو ۹:۳۰ ان کا خبریں سننے کا وقت تھا، انہیں کہا گیا! آقا روس کا وزیر خارجہ ہے جلدی آگیا ہے، جلدی ملنا پڑے گا۔ امام نے کہا کہ آپ نے تو ۹:۳۰ کہا تھا۔ انہوں نے کہا! اب وہ جلدی آگیا ہے۔ امام نے کہا اُس کا مسئلہ ہے۔ کہا آقا اُس کو انتظار کروائیں گے تو کیا سوچے گا! امام نے کہا، میرا ٹائم ٹیبل ہے مجھے کام ہے۔ پورے ۹:۳۰ بجے امام خمینی آگئے اسی معمولی لباس کے ساتھ۔۔۔ ہاتھ میں کپڑا تھا اپنی ٹانگوں پر پھیلایا اور اپنا موقف وزیر خارجہ کے ساتھ بیان کیا۔ امام کا ڈاکٹر کہتا تھا میں نے اپنی پوری طبابت میں ان جیسا مریض نہیں دیکھا جو اپنی دوائی اتنے ٹائم پر کھاتا ہو۔۔۔ دوائی کے ٹائم کی اتنی پابندی تھی کہ جیسے ٹی وی پر خبر نامہ آنے کا ٹائم ہو۔

کسی نے سوال کیا امام۔۔۔ ایسا کیوں ہے؟ امام نے جواب دیا، اُس دنیا۔۔۔ شیعہ اثناعشری سے اس کی عمر کے بارے پوچھا جائے گا۔۔۔ اور اگر مجھے کہا گیا کہ تمہاری دیر سے دوائی کھانے کی وجہ سے اتنی عمر کم ہوگئی تو میں کیا جواب دوں گا۔ ہمیں لگتا ہے کہ عام سا آدمی تھا لوگوں نے ساتھ دیا اور چلو جی انقلاب کروادیا امام نے۔۔۔

اگر ہر سیکنڈ کو ایک ڈالر کے برابر سوچا جائے تو ایک سیکنڈ کو ضائع کرنا وقت کا ضائع کرنا نہیں بلکہ خودکشی کی مانند ہے۔ وقت کشی نہیں ہے خودکشی ہے۔

اب اگر کوئی کہہ دے کہ جناب میں یہ کام نہیں کرسکتا میرے لیے وقت کی اہمیت ہے تو ہمیں کتنا برا لگتا ہے کہ جیسے میرے وقت کی اہمیت ہی نہیں لیکن یہ سچ ہے کہ ہمیں اپنے وقت کی اہمیت کا احساس نہیں، کوئی کہہ دے جناب میرے پاس پندرہ منٹ ہیں جو پوچھنا ہے پوچھ لیں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ کتنا مغرور ہے۔

اب تک ٹائم مینجمنٹ کے بارے میں میں نے جتنی باتیں کی ہیں، خود سے نہیں کیں، اسے سمجھانے کیلئے اب اہل بیتؑ کے کلام سے، آپ کیلئے وقت کی اہمیت کو واضح کرتا ہوں۔

رسول اکرم ﷺ: کوئی دن ایسا نہیں جو فرزند آدم کے پاس نہ آئے، اور یہ نہ کہے۔ یعنی ہر روز آتا ہے اور ندا دیتا ہے کہ اے ابن آدم! میں آج ایک نئی مخلوق ہوں اور تمہاری خدمت میں ہوں، میں کل خود تمہارے خلاف گواہی دوں گا (روز قیامت) پس اچھے کام انجام دو (یعنی مجھ سے اچھی طرح فائدہ اٹھاؤ) اگر تم نے مجھے کھو دیا پھر کبھی بھی مجھے نہ پاسکو گے (کل جو آئے گا وہ کوئی اور ہے اور تم نے مجھ سے فائدہ نہ اٹھایا تو اپنے خلاف ایک گواہ قیامت تک کیلئے بنالیا) اور رات کے بارے میں بھی یہی کہا گیا ہے۔

تقریباً ہم سب ہی رات کو بارہ بجے تک جاگ رہے ہوتے ہیں اور رات مغرب کے بعد شروع ہوجاتی ہے لیکن کوئی اس رات سے فائدہ نہیں اٹھاتے، مغرب کے بعد ہمارے معاشرے میں اصلی گناہوں کا آغاز ہوتا ہے۔ اب اگر ایرانی ڈرامہ دیکھو چلو ویسے ٹھیک ہے لیکن وہ بھی وقت ضائع کرنا ہے۔ اب جو ڈش کے ڈرامے دیکھتے ہیں ان کا کیا کہنا! بیوی میاں سے خیانت کررہی ہے، میاں کسی اور کے ساتھ ہے، بیٹی دھوکا دے رہی ہے۔ وقت ضائع کرنے کے ساتھ، اخلاقی طور پر بھی معاشرے کا جنازہ نکل رہا ہے۔ ڈرامہ میں کیا ہوا، کیوں ہوا، کون سی داستان ہے، سراسر جھوٹ۔۔۔ چلو سچ بھی ہے، یہ بتاؤ کہ تمہیں اس کا

کیا فائدہ ہوگا، تمہیں کتنے نفلوں کا ثواب ہوگا؟ ہم سب شب بیداری کرتے ہیں ماشاءاللہ لیکن پوچھو کیا کیا؟ جواب آئے گا، ٹی وی کے سامنے، انٹرنٹ کے سامنے وغیرہ۔ ابلیس بھی خوشی سے قہقہے لگا رہا ہوتا ہے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں، تم اسی لمحے کے بیٹے ہو جس میں ابھی موجود ہو (ابن الساعة) تمہاری عمر وہی وقت ہے جس میں تم ابھی ہو (آئندہ کا کیا پتا آئے گا بھی یا نہیں)، جس لمحے میں ہو اسی سے فائدہ اٹھاؤ کوئی پتا نہیں کہ زندہ رہو گے یا نہیں۔

امام علیؑ = تمہاری زندگی (وقت) تمہاری سعادت کی مُہر ہے اور تمہاری سعادت تمہارے وقت میں گروی ہے، اگر اس وقت کو خدا کی اطاعت میں صرف کرو تو (تمہاری زندگی تمہارے لیے سعادت ہے)

امام صادق علیہ السلام = دنیا میں تمہارے قلب اور وقت سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں۔

یعنی دل اور وقت سے زیادہ کوئی چیز قیمتی نہیں، اور ہم اپنے دل کو مومن کے بارے میں بدگمانی سے خراب کرتے ہیں اور وقت کو لہو ولعب میں ضائع کرتے ہیں اور لوگوں کیلئے کینہ رکھتے ہیں۔

امام علی علیہ السلا منے کہا، کینہ ایسا ہے جیسے شیطان تمہارے دل میں گھونسلہ بناتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام: وقت گذر رہا ہے جو لمحات تمہارے پاس ہیں انہیں غنیمت سمجھو۔

سب سے زیادہ ٹائم منیجمنٹ کی احادیث امام علی ع سے متعلق ہیں:

حدیث امام علی علیہ السلام، فرصت کا ہاتھ سے جانا غم وغصّے کا باعث ہے، جو فرصت تمہارے پاس ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

ایک بات آپکو بتاتا چلوں، ہمارے دین میں چانس، قسمت کا، LUCK کا کوئی وجود نہیں یہ ایک سیکولر سوچ ہے۔ اگر آج یہاں بیٹھے ہو یہ خدا کی خواہش تھی کہ یہاں بیٹھو، اگر کسی مجلس میں جاتے ہو تمہارے لیے دعوت نامہ پہلے سے لکھا گیا تھا، یہ ایک فرصت ہے موقع ہے تم پر منحصر ہے کہ کیسے استعمال کروگے۔

اگر کسی شخص کیلئے زیارت کا موقع فراہم ہوجاتا ہے یعنی حضرت ابا عبداللہ علیہ السلام نے اسے

طلب کیا ہے لیکن وہاں جا کر آدھا وقت بازاروں میں گھومتا رہتا ہے، خدا چاہتا تھا کہ وہ زیارت پر جائے لیکن شخص وہاں جانے سے پہلے اچھی دکانوں کی انفارمیشن لیتا ہے، اس پر منحصر ہے۔

وقت کی اہمیت کے بارے میں ساری روایت اگر بتانا شروع کر دیں تو شاید کتنے ہی دن لگ جائیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوذرؓ اپنی زندگی میں ہر لمحے کیلئے حسود، بخیل رہو، درہم اور دینار کی نسبت اپنے وقت کیلئے حسد اور بخیل رہو۔

پیسے رہ جائیں گے یہ زندگی چلی جائے گی۔

امام علی علیہ السلام: لوگ سو رہے ہیں جب مر جاتے ہیں تب بیدار ہوتے ہیں۔

یعنی اپنی زندگی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے سو کر گذار رہے ہیں۔

امام علی علیہ السلام: ہر دن جو گذرتا ہے تمہاری زندگی سے کم ہو جاتا ہے، یعنی ہمیں ہر دن کے گذرنے کے بعد ڈرنا چاہیے کہ ڈیڈ لائن ختم ہونے میں ایک دن کم ہوگیا۔ میں نے کیا کیا؟ کیا نہیں کیا؟ کتنے کام انجام دیئے؟

جن کو مرنے کی خبر دی جاتی ہے کہ چھ ماہ بعد تم مر جاؤ گے، کتنے بدل جاتے ہیں۔

امام علی علیہ السلام: اپنی صحت، سلامتی، فراغت، جوانی، نشاط کو کھونا مت ان ۵ خصوصیات کی بدولت خدا سے آخرت طلب کرو۔

کسی کیلئے زندگی ہر ایک سیکنڈ میں چھپی ہے، کچھ نو دس سال بھی ایسے گذارتے ہیں کہ نہ ہوتے تو بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔

ہمارے جوان یورنیورسٹی میں کسی اور فیلڈ کی پڑھائی کرتے ہیں، پوچھو کیا کام کر رہے ہیں تو کسی اور ہی فیلڈ میں کام کر رہے ہوتے ہیں، یعنی جتنا یونیورسٹی میں پڑھا فقط ٹائم ضائع کر دیا۔ یورنیورسٹی میں

پڑھائی کے ذریعے۔۔۔ انسان اپنی عادتوں کو اپنانے کے لیے بھی زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔۔۔ وقت کی پابندی کی عادت ڈال سکتے ہو، وزن کم کر سکتے ہو، ماں باپ کی اہمیت سمجھ آ جاتی ہے، اپنا غرور توڑ سکتے ہیں، کسی کی بات ماننے کی عادت ڈال سکتے ہیں کہ ہر ایک قدم انسان کو ولایت پذیری کی طرف لے جاتا ہے۔

دس سال کی اہمیت ایک خاتون سے پوچھیں جس کا شوہر دس سال پہلے مر چکا ہے۔

چار سال کی اہمیت یورنیورسٹی میں پڑھنے والوں سے پوچھیں جو گریجویٹ کرتے ہیں۔

ایک سال کی اہمیت ان سے پوچھیں جو انٹری ٹیسٹ میں فیل ہو جاتے ہیں۔

۹/ماہ کی اہمیت ایک حاملہ خاتون سے پوچھیں جس نے ۹ ماہ ایک بچے کے ساتھ گذارے اور وہ مر گیا۔

ایک ماہ کی اہمیت اس ماں سے پوچھیں جس کا بچہ ایک ماہ جلدی پیدا ہوگیا اور مر گیا۔

ایک ہفتہ کی اہمیت، ہفتہ نامہ میگزین سے پوچھیں۔

ایک روز کی اہمیت اخبار والوں سے پوچھیں کہ روز ایک نیا اخبار نکالنا ہوتا ہے۔

ایک منٹ کی اہمیت اس سے پوچھیں جو لیٹ ہوگیا اور اسکی پرواز اڑ گئی۔

ایک سیکنڈ کی اہمیت اس سے پوچھیں جس کا اکسیڈنٹ ہوگیا لیکن وہ بچ گیا۔

ایک سیکنڈ سے کم کی اہمیت کو اس کھلاڑی سے پوچھیں یا اس پہلوان سے پوچھیں جس نے اولمپکس میں وزن اٹھایا اور کتنی دیر اٹھا پایا۔

ایک تحقیق کرنے والے نے ایک آرٹیکل دیا ہے:

۶۰-۷۰ سال کی زندگی میں ۸ دن، ہم اپنے جوتوں کے تسمے باندھنے میں صرف کرتے ہیں، اب ذرا سوچیں کہ آپ بغیر تسموں کے جوتے اگر پہنیں تو ۸ دن بچا سکتے ہیں۔

۶۰ سال کی عمر میں ۱/ماہ آپ ٹریفک کے اشاروں کے پیچھے منتظر رہ کر گذارتے ہیں، اس ایک ماہ کیلئے آپ کا کوئی ٹائم ٹیبل نہیں یعنی اس ۲۰ سیکنڈ میں اگر آپ ذکر پڑھیں تو ایک ماہ عبادت۔ سخت ہے؟

دین نے آپکو سیکنڈوں کا بھی ٹائم ٹیبل دیا ہے، ہمارے پاس **نماز غریق** ہے یعنی جو آدمی پانی میں غرق ہو رہا ہے نماز پڑھ سکتا ہے۔۲۰ سیکنڈ آپ ادھر ادھر لوگوں کو دیکھ کر اخلاقی نکتے بھی سیکھ سکتے ہیں۔

فون نمبر ملانا۔۔۔صرف فون نمبر ملانا۔۔۔آپکی عمر سے ایک ماہ کے برابر وقت لیتا ہے، ابھی تو یہ کہا ہی نہیں گیا کہ آپ کتنی دیر بات کرتے ہیں، ایک ماہ اپنی زندگی میں آپ صرف نمبر ملا رہے ہیں۔

وہ لوگ جو اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں، تین ماہ وہ اپنی عمر میں لفٹ میں اوپر نیچے آتے گذارتے ہیں۔

ایک نارمل دانتوں کو برش کرنا آپکی زندگی سے ۳ ماہ کا وقت لیتا ہے۔

بس کا انتظار ۵ ماہ،

نہانا ٦ ماہ سے ایک سال اپنی زندگی کے نہانے میں صرف کرتے ہیں۔کچھ تو خیر ایسے نہانے جاتے ہیں کہ باہر ہی نہیں آتے۔۔۔یہ غلط عادتیں ہیں جو آپ کبھی صحیح کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

۴ سال آپ زندگی کے بیت الخلاء میں گذارتے ہیں، ۴ سال بہت ہوتے ہیں۔انسان ۴ سال میں گریجویٹ ہو جاتا ہے۔جتنا ٹائم گریجویشن میں لگتا ہے انسان اتنا ٹائم بیت الخلاء میں گذارتا ہے، کچھ تو بیت الخلاء جا کر واپس آنا بھول جاتے ہیں۔

آپ اپنی زندگی میں ۴-۵ سال صرف کھانے پینے میں گذارتے ہیں، وہ جو نارمل کھاتا ہے۔یہ عادی لوگوں کیلئے ہے۔۔۔اب جو آہستہ کھاتے ہیں انکا اللہ مالک ہے۔

ٹی وی دیکھنا۔۔۔۱۵-۱۰ سال لوگ اپنی زندگی میں ٹی وی دیکھتے ہوئے گذارتے ہیں، اس ۱۵-۱۰ سال میں اگر ٹی وی بھی دیکھا تو آپ نے کیا سیکھا۔۔۔؟ چلو ٹی وی دیکھا۔۔۔ڈاکومنٹری، خبریں سنی، کوئی قرآن کی تفسیر دیکھی۔۔۔ڈاکومنٹری دیکھی، کچھ نیا سیکھا، کوئی زبان سیکھی۔۔۔؟ نہیں جناب! ڈرامہ دیکھا، ۱۵-۱۰ سال۔۔۔اور کچھ لوگوں کو اسکار پیٹ ٹیلی کاسٹ بھی دیکھتے ہیں۔

یاد رکھنا! آپکو اپنے ایک ایک سیکنڈ کا حساب کتاب دینا ہے۔چار سوالوں میں سے دو سوال

(جوانی، عمر۔۔۔) کے بارے میں ہیں۔

۲۰ سال آپ اپنی زندگی سوتے ہوئے گذارتے ہیں یعنی اگر آپ اپنی زندگی میں ایک گھنٹہ بھی کم سوئیں کتنا آگے نکل سکتے ہیں۔ذرا سوچیں!!!

اب ہم ٹائم کے چوروں پر بات کریں گے: ویسے ابھی تک جو بتایا گیا ہے یہ سب بھی ٹائم کے چوروں میں شامل ہیں۔

۱۔ شیطان ٹائم کا سب سے بڑا چور ہے، کہے گا چلو کوئی نہیں ۱۰ منٹ اور سو جاؤ۔۔۔۵ منٹ اور ٹی وی دیکھ لو۔۔۔اسی طرح ۵-۱۰ منٹ کر کے وہ آپکا ٹائم چراتا ہے اور اسے یہ کام بہت اچھے طریقے سے آتا ہے۔

۲۔ سب سے بڑا اور سب سے اہم وقت کا چور، زندگی میں ہدف کا نہ ہونا ہے۔ہدف وہ جس تک پہنچنا ہے اور زندگی اس لیے ہے کہ وہ سب سامان، چیزیں مہیا کی جائیں، آمادہ کی جائیں کہ انسان اس ہدف تک پہنچ سکے۔اپنے آپ سے پوچھیں آپ کس لیے زندگی گذارتے ہیں؟ اور کوئی کتابی ہدف نہ بتائیں جسکی آپکو بھی سمجھ نہ ہو۔۔۔اور کچھ ہیں پوچھو کہ آپکا ہدف کیا ہے تو کہیں گے کہ یونیورسٹی کا ٹیچر بننا چاہتا ہوں۔۔۔اسکے بعد کیا ہوگا؟ کیا فائدہ ہوگا؟ کیونکہ سب ٹیچر کی عزت کرتے ہیں۔مطلب تم عزت کے پیچھے ہو اس لیے یونیورسٹی کے ٹیچر بننا چاہتے ہو؟ عزت مل گئی پھر کیا کرو گے؟

اسی طرح اپنے آپ سے سوال پوچھیں اور دیکھیں کہ جو ہدف آپ اپنے لئے سمجھتے ہیں وہ اصل میں آپکو کہاں لے کر جاتا ہے۔

۳۔ **غلط عادتوں کا ہونا**: زیادہ سونے کی عادت، زیادہ کھانے کی عادت، بیت الخلاء میں زیادہ وقت لگانا۔۔۔وغیرہ یہ سب غلط عادتیں ہیں۔کچھ لوگ صبح اٹھ جاتے ہیں لیکن بستر میں کم از کم آدھا گھنٹہ لگاتے ہیں کہ بستر سے باہر نکلیں، آدھا گھنٹہ لگتا ہے انہیں UPLOAD ہونے میں۔

۴۔ترتیب اور منظم نہ ہونا: وہی کہ ایک دن کے کاموں کی کوئی لسٹ نہیں ہے کوئی پتا نہیں کون سا کام کر رہا ہے، کون سا کرنا ہے وغیرہ۔

۵۔شیڈول کا نہ ہونا: سب سے بڑا وقت کا چور ہے، کہ دن کا کوئی شیڈول نہیں بنایا اور وقت سارا ادھر ادھر فضول ضائع کر دیا۔

۶۔زیادہ سونا: ماشاءاللہ سب جوان، نیند کے پیچھے ہیں، سب بہانہ چاہتے ہیں سونے کیلئے۔اگر آپ اپنا گھر گندا رکھیں گے آپکی نیند زیادہ ہو جائے گی، جتنا آپ سوئیں گے اتنی ہی آپکو نیند زیادہ آئے گی۔

۷۔زیادہ باتیں کرنا: فضول باتیں کرنا، فون پر، گھر جا کر، کام پر،۔۔۔حتیٰ جہاں موقع ملے شروع کر دینا، تم کیا کر رہے ہو، میں نے کیا کیا وغیرہ، تم نے کیا پکایا، میں نے کیا کھایا وغیرہ۔وقت ضائع کر دیا۔ اپنے مکالمہ کو کم کریں کسی مقصد اور ہدف سے بات کریں پوچھیں اور ختم کریں، میسج زیادہ وقت لیتا ہے، فون کریں بات کریں ختم!

۸۔فضول سوالات پوچھنا: جو بے کار ہو وہی کہتا ہے ہاں جناب اور سنائیں۔کچھ لوگوں سے جو فون پر بات کرنی پڑ جائے انسان کو پورا منصوبہ بنانا پڑتا ہے کہ اب فون بند کیسے کروں!

۹۔کام دوسروں کے سپرد کرنا: اس کا دل کرتا ہے سب کام اپنے ہاتھوں سے انجام دے، اور سب کام آتے بھی نہیں ہیں۔اپنا وقت بھی خراب کیا دوسروں کا بھی۔۔۔

۱۰۔جن کاموں کی ذمہ داری آپ نے قبول کی ہے اگر وہ کام آپ سے نہیں ہو پاتا، یہ گناہ ہے، حرام

ہے۔مثال کے طور پر اتنے لوگ اس کام کا انتظار کر رہے ہیں جسکا آپ نے وعدہ کیا ہے، آپکو اپنی صلاحیت کا اتنا بھی اندازہ نہیں کہ کیا کام آپ کر سکتے ہیں اور کیا نہیں۔وعدہ کر لیا میں کر دوں گا۔پھر نہیں ہوا تو غائب ہو گئے، فون پر جواب بھی نہیں دیتے، یہ حرام ہے گناہ ہے اپنا وقت خراب کیا۔اگلے کا بھی وقت خراب کیا، اگلا بھی ناراض ہے تم بھی ناراض ہو کیونکہ کام کرنا چاہ رہے تھے اور کرنا آتا نہیں تھا، یہ کام غلط ہے۔

۱۱۔اگلا وقت کا چور یہ ہے کہ آپکو دوسروں سے مشورہ لینے کی عادت نہیں ہے، جو بھی کام کرنا چاہتے ہو جن کے پاس اس کام کا تجربہ ہے اس سے مشورہ لو، مشورہ لینے کیلئے آدھا گھنٹہ لگاؤ۔بدلے میں ۳۰ سال زندگی کے بچاؤ گے۔ہر فیلڈ کے سپیشلسٹ سے مشورہ لیں، دین اور میڈیکل کو فیس بک سے نہ لیں۔اس فیلڈ کے سپیشلسٹ سے لیں۔

۱۲۔ٹی. وی.: وقت کا سب سے بڑا قاتل ہے، ۱۰-۱۵ سال آپ اپنی زندگی میں ٹی وی دیکھتے ہوئے گزارتے ہیں اور آج کے زمانے میں ٹی وی کے بجائے انٹرنیٹ کے بارے میں یہ بات سچ ہے، فضول چیزیں پڑھنا، ایک سائٹ سے دوسری سائٹ، ٹی وی، کمپیوٹر، ڈش وغیرہ...عادت ڈالیں کہ یہ آپکے وقت کو ضائع کرنے کا باعث نہ بنیں۔فون میں جتنی گیم ڈالی ہیں، ۱۰ منٹ ۱۰ منٹ کر کے گیم کھیلتے آپکا کتنا وقت چلا جاتا ہے۔

۱۳۔فضول جلسات اور محافل میں شرکت جو زیادہ تر گناہ کا باعث بنتے ہیں۔مجلس ختم ہو گئی اسکے بعد بیٹھ کر فضول محلے کی گپیں مار رہے ہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ تفریح نہ کریں، انجوائے نہ کریں لیکن آپکی تفریح غیبت نہیں ہونی چاہیے۔فضول محفلوں میں نہ بیٹھیں، گلی محلے کے چوکوں پر بیٹھ کر فضول باتیں نہ کریں۔اس بات کی قدرت آپ میں ہونی چاہیئے کہ آپ اس محفل کو ترک کر سکیں آپ اس محفل سے اٹھنے کی توانائی رکھتے ہوں، اٹھو گھر جاؤ...کتنے کام ہیں کرنے کیلئے!

۱۴۔ بغیر خبر دیئے دوست کا آنا : نہ وقت دیکھتے ہیں نہ کوئی خاص کام ہے بس یوں ہی خود بھی فضول بیٹھا تھا آ گیا کہ آپکو بھی وقت ضائع کرنے میں شامل کرے۔

میں مہمان کی بات نہیں کر رہا، مہمان خدا کا دوست ہے، حبیب خدا ہے وہ تو ثواب کا کام ہے، حتیٰ اگر مہمان بھی بغیر بتائے آیا ہے کوئی اچھی بات نہیں کیونکہ کچھ تو صرف آپکے گھر کے راز جاننے آتے ہیں، خیر مہمان ہے سب اسکے پاس بیٹھے ہیں آپکا بیٹھنا واجب نہیں ہے جائیں اور اپنے کام انجام دیں۔ آپ بھی کہیں مہمان بن کر جاتے ہیں فون کر کے بتائیں مثلاً میں ۱-۳ بجے آؤں گا، ۱-۳ بتانا شرعی طور پر آپ پر واجب ہے کہ آپ اگلے کا وقت بھی ضائع نہ کریں۔

۱۵۔ جن کاموں کی اہمیت نہیں ہے ان کا انجام دینا: فضول کام جن کے کرنے سے آپکی زندگی پر اثر نہیں پڑتا، انہیں ترک کریں۔ آپکے پاس لکھی ہوئی، ہر روز کے کاموں کی لسٹ ہو کہ،

آج کے میرے اہم کام

-1 -2 -3 -4 -5

باقی اہم نہیں ہیں، صرف ان میں سے وہ اہم ہیں جو انجام دینا آپ کو پسند ہے، پسند کی اہمیت ہے تاکہ زندگی کی لذت اٹھا سکیں، اگر آپ کے پاس اہم کاموں کی لسٹ ہو تو پسندیدہ کاموں کیلئے آپکے پاس زیادہ وقت نکل آئے گا، لیکن اس کیلئے پہلے اپنے اہداف مشخص کریں، اور غیر اہم چیزوں کو اپنے آپ سے دور کریں۔

کرکٹ اور فٹبال نتیجے کا پتا لگ گیا کافی ہے، ورنہ واقعی ان کھیلوں کو دیکھ کر، آپکی زندگی پر کیا فرق پڑتا ہے۔ ہاں جو فٹبال، کرکٹ وغیرہ کا پروفیشن اپنانا چاہتا ہے، بڑا کرکٹر، فٹبالر بنتا ہے۔ گیم جیتتا ہے وہاں

امام زمانہ عج کی SHIRT پہن کر گراؤنڈ میں جاتا ہے، اس فٹبال، کرکٹ کا فائدہ ہے کہ لوگوں کو کچھ پتا لگتا ہے۔

کابالسٹ دنیا میں یہی کر رہے ہیں ہر پروفیشن میں بہترین لوگ ZOONIST ہیں، آتے ہیں اور اپنے اعتقادات کو دنیا میں معرفی کرواتے ہیں۔

کہا جاتا ہے MESSI کابالسٹ ہے، اس کو آدھی دنیا سے زیادہ لوگ پسند کرتے ہیں۔ اب اگر کابالسٹ مذہب کسی کو متعارف کروانا ہے تو MESSI کروائے کیونکہ لوگ شوق سے سنیں گے۔

اگر ہمارے فٹبالر محرم کے مہینے میں کالا کرتا پہن کر، کسی ورلڈ کپ میں حصہ لیتے ہیں، تو اس کا اثر مجالس کی نسبت کہیں زیادہ ہے، کیونکہ دنیا دیکھتی ہے، لوگ سوال پوچھتے ہیں،،، یعنی فٹبال، کرکٹ بھی انسان خدا کیلئے کھیل سکتا ہے۔ میں کھیلوں کے خلاف نہیں، لیکن گھر بیٹھ کر دو ٹیموں کا میچ دیکھ کر تمہیں کتنے نوافل کا ثواب ملتا ہے؟ پورا دن ان کھیلوں کے پیچھے، ٹی وی پر، آخر میں تمہیں کیا ملا؟ یعنی زندگی کے کتنے گھنٹے اس پر ضائع کیے۔ ان کھیلوں کی وجہ سے لوگ ٹی وی توڑ دیتے ہیں۔ کیسے؟

پوری ۷۰ سال میں مشکل سے ۴-۵ سال نکلتے ہیں جو انسان نے کسی درست کام میں خرچ کیے ہوئے ہوں،

۳۰٫۰۰۰ لوگ کھیل دیکھنے جاتے ہیں مجھے دیکھ کر افسوس ہوتا ہے حیرت ہوتی ہے، ان کے پاس کتنا وقت ہے! تمہیں پسند ہے، جاؤ خود کھیلو، تندرست بنو، کوئی فایدہ ہو۔ چلو دیکھ لو، تھوڑی دیر، لوگوں کو ان کھیلوں کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے، فلانی ٹیم جیت گئی اور فلانی ہار گئی۔

۱۶۔ اگر کوئی مجلس ہو، نہ ٹائم پر آتے ہیں نہ ٹائم پر جاتے ہیں۔ ڈبل ٹائم ضائع کرتے ہیں، وقت پر آئیں اور وقت پر جائیں۔

کھانا کھانے کا وقت ایک ایسا وقت ہے، جو ضائع ہو جاتا ہے میں اس وقت کو کس طرح سے

عبادت میں تبدیل کرسکتا ہوں؟ صلہ رحمی سے۔۔۔۔۔دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر کھائیں۔۔۔رشتہ داروں کے ساتھ باتیں کریں۔۔۔یعنی ایک گھنٹہ کھانا کھانا ہے ...ساتھ صلہ رحمی بھی کرو۔۔۔ثواب بھی خوب کمایا۔۔۔

آج کل سیاست کا علم ہونا بھی لازمی ہے، چلو جب میں لنچ کروں گا اسی وقت خبریں بھی سنوں گا۔۔۔ڈبل کام!

یہ دوستوں کے ساتھ دکھ درد شیئر کرتے ہیں، اب تو بس ہی کردیں۔ ۷۰ فیصد یہ باتیں فضول اور غیبت ہوتی ہیں۔ دکھ درد کرنا ہے تو اللہ سے کرو! اس سے کیوں کر رہے ہو جس کی حالت تم سے بھی زیادہ خراب ہے۔

جب آپکا کوئی شیڈول نہیں، فضول میں ٹی وی دیکھنا۔۔۔فضول میں اخبار پڑھنا۔۔۔حتیٰ اگر کتاب بھی پڑھنی ہے اس کا بھی طریقہ کار ہے۔ وہ کتاب پڑھیں کہ کسی عالم نے آپکو بتایا ہو کہ یہ مفید ہے، پھر اسکی فہرست دیکھیں اور پتا لگ جائے گا کہ کیا پڑھنا ہے کیا نہیں! ان موضوعات کے بارے میں مجھے پہلے سے علم ہے، یہ نہیں پڑھوں گا اور موضوعات نئے ہیں اور میرے کام کے ہیں اس لیے یہ پڑھوں گا۔

کچھ کتابیں ایسی ہیں جن کا میں نے شاید ایک صفحہ پڑھا ہو، کسی کے شاید دس۔۔۔! کیونکہ باقی میرے لیے مفید نہ تھیں، اسی طرح آپ اپنے لیے فیصلہ کرسکتے ہیں۔ اور ایسی کتابیں بھی تھیں جنہیں میں نے ہوائی اڈے کے نماز خانے میں دیکھا۔۔۔اور میرے لیے اہم تھیں لیکن شرعی طور پر میں اس کتاب کو نہیں لے سکتا تھا اس کا نام اور اطلاعات لکھ کر بعد میں بہت محنت کے ساتھ اس کتاب کو ڈھونڈا اور اسکے تمام موضوعات میرے لیے مفید تھے اور بہت کام کے تھے۔

آج کے جوان بے کار، فضول کے میسج پڑھوالو۔۔۔یہ جو عید پر اتنے لوگ عید مبارک کے میسج بھیجتے ہیں۔ ایک کو دیکھ لیا پتا لگ جاتا ہے مبارک باد بھیجی ہے بس کافی ہے۔

میرے کوئی ۱۰۰۰۰ جاننے والے ہوں گے، اب اگر ہر شخص کے مبارکباد میسج کا جواب دوں۔۔۔

لوگ بہت زیادہ توقع رکھتے ہیں اور لوگ بہت بے انصاف ہیں، ایسے ایسے سادے سوال علماء سے پوچھتے ہیں ان کا وقت ضائع کرتے ہیں کہ خالی اگر انٹرنیٹ پر سرچ کریں تو اس کا جواب مل جائے گا۔۔۔اور اگر جواب نہ دو۔۔۔تو ناراض، شکایت یہ اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔مغرور ہے۔۔۔جناب ایک گھنٹہ جو ٹائپ کرنے پر لگے گا آپ ۲ سیکنڈ میں انٹرنیٹ پر وہ ڈھونڈ لیں گے۔

۱۷۔ وسواس اور کاموں کی تکرار: ایک بات آپکو بتادوں، وسواس کسی چیز کا وہم ہونا، صفائی کا وہم ہونا، یہ وہم کرنے والے عبدابلیس ہیں، ابلیس کا بندہ ہے۔

دس بار وضو کرتا ہے اسکی تسلی نہیں ہوتی۔۔۔نجاست اور پاکی کا وہم۔۔۔یہ سب شیطانی وسوسے ہیں، کچھ بیکٹیریا بھی جسم کیلئے ضروری ہیں۔۔۔اتنا وہم نہ کریں، ایک دفعہ صفائی کرلی بس ختم!

ایک علامہ کو وہم ہوگیا تھا۔۔۔باتھ روم گئے اپنے آپ کو اسکی دیواروں سے ملا۔۔۔واپس آکر۔۔۔نماز کی نیت کی۔۔۔اللہ اکبر

خواہ مخواہ صفائی، ستھرائی اور کاموں کا دہرانا آپکے وقت کے ضائع کرنے کا باعث ہے۔

۱۸۔ ہدف تک پہنچنے کیلئے بہترین وسائل کا انتخاب کریں:

نجف سے کربلا جانا ہے زیارت کرنے۔۔۔میرے لیے بہترین گاڑی کا انتظام کریں، وقت نہیں ہے کہ راستے میں گاڑی خراب ہوجائے اور گاڑی کے اچھے نہ ہونے کی وجہ سے کہیں مجھے کمر درد ہوجائے۔

۱۹۔ ہمیشہ درست وسائل کا انتخاب کریں: صرف ایک بار انسان پیسہ خرچ کرتا ہے، وقت لگاتا ہے، درست اور صحیح وسائل خریدتا ہے اور پھر آرام سے اپنا کام انجام دیتا ہے۔

۲۰ــ کام کا فایدہ اور نقصان کا حساب نہ کرنا، بس ایسے ہی کام کرنا۔

۲۱ــ اپنے فضول کے آنے جانے اور چکروں کو کم کریں۔ ایک لسٹ بنائیں، ایک بار جائیں اور ساری خرید مکمل کر کے واپس آئیں، ایک ایک چیز خریدنے کیلئے بازار کے چکر مت لگائیں۔

۲۲ــ وقت کا سب سے بڑا چور، قرآن میں آیت ہے۔۔۔۔آج کا کام کل پر چھوڑنا ہے۔

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ اگر ایک کام سے ڈر لگ رہا ہے تو اس کے اندر گھس جاؤ، بسم اللہ، یا علیؑ اور شروع۔

۲۳ــ ہر کام میں جلدی کرنا : شخص کو جلدی ہے، شیڈول نہیں بنایا چیزیں اکٹھی نہیں کیں اور بھاگ کر کام شروع۔۔۔کام خراب کر دے گا۔ جلدی کا کام شیطان کا کام ہے، کسی بھی کام شروع کرنے سے پہلے شیڈول اور وسائل آمادہ کرنا، بسم اللہ پڑھنا اور پھر کام شروع کریں۔

۲۴ــ اگلا وقت کا چور یہ ہے کہ آپکی زندگی میں ہر نعمت موجود ہے رفاہ بھی ہے اور اسی لیے آپکا کوئی ہدف نہیں ہے کیونکہ اپ کے پاس نعمتوں کی فراوانی ہے اور آپ اپنا وقت عیاشی میں صرف کر دیں۔ ب کچھ ہے میرے پاس تو کس لیے محنت کروں؟ کیا کام کروں؟ اور پھر پورا دن ٹی وی ڈرامے اور ایسی فلمیں دیکھنا جو ہمارے اصول دین کے خلاف ہیں، ہمارے دین کی توہین کر رہے ہیں۔

اچھا اب کتنے سال زندگی گناہ کرتے گذاردی؟ یہ بھی کہہ دوں جو بھی آپ ڈرامہ یا فلم دیکھتے ہیں جن میں اسلامی قوانین رعایت نہیں ہوتے ان کا دیکھنا حرام ہے۔ اگر حساب کریں۔۔۔گناہ کا تو ۱۵ سال ٹی وی پر: غلط ڈرامے دیکھ کر گناہ جمع کیے۔

۵ سال لڑکیوں کے اسکول کے چکر لگاتے رہے، آج کل تو کہا جاتا ہے جناب کہ کوئی بات نہیں لڑکے ہیں!

جوانی کر رہے ہیں گرل فرینڈز بنالی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

غلط کام، غلط پارٹیز میں شرکت، غلط محفل میں جانا، انسان کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ دوبارہ یہ کام کرے، ایک بار غلط محفل میں جاتے ہو، لھوولعب انجام دیتے ہو، پھر اگلا موقع ڈھونڈتے ہو اگر خدا نے تمہیں رفاہ دیا ہے نعمتیں دی ہیں تو اپنے وقت کو فضول کاموں میں ضائع مت کرو۔

۲۵ــ اگلا ٹائم کا چور ہے کہ آپ کو ہر شخص کے، ہر کام میں دلچسپی ہے، فلاں نے کیا کیا؟ اس کی اس کے ساتھ کیا لڑائی ہے؟ اس نے یہ کیا، ہر انفارمیشن آپ کو اپنے رشتہ دار، ہمسائے کے ذاتی معاملات کی چاہیئے۔ بھئی ہمیں کیا لینا دینا؟

ہاں اگر کوئی مشکل میں ہے اسے ہماری ضرورت ہے، جی وہاں دھیان رکھیں مدد کریں، ثواب کا کام ہے لیکن ہر بات میں ٹانگ اڑانا، ہر وقت دوسروں کی زندگی میں مداخلت کرنا، بے کار لوگوں کا کام ہے۔ کچھ تو ایسے ہیں وہ آپ کو دیکھتے ہی اس نقطۂ نظر سے ہیں کہ آپ میں غلطی نکال سکیں۔ جب بھی ملیں گے ضرور ایسی بات کرنا پسند کریں گے جس سے آپ کو دلی تکلیف ہوا اور آپ جواب بھی نہ دے پائیں اور اسے اپنے لیے بہتر سمجھیں گے اور فخر بھی کریں گے کہ میں نے ایسی بات کی کہ اگلا چپ ہی کر گیا۔ آپ مسلمان ہیں۔؟

میں مسجد میں کبھی ادھر ادھر نہیں دیکھتا، فلاں کیسے وضو کر رہا ہے، نہ غلطی دیکھوں اور نہ شرعی طور پر مجھ پر واجب ہو،

ہاں اگر کوئی پاس آتا ہے، پوچھتا ہے کہ آقا میری نماز صحیح ہے یا نہیں بتا دیں۔۔۔وضو صحیح ہے یا نہیں اس وقت اسکی نماز سن کر جتنی غلطیاں ہوں، چھوٹی سے چھوٹی۔۔۔اسے بتا دیتا ہوں۔ غلط بات ہے، ہم مسلمان ہیں اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو تنگ کر رکھا ہوا ہے۔ ولا تجسوا۔۔۔تجسس مت کرو، یہ ایک بہت بڑا عیب ہے۔

۲۶۔ ٹائم کا اگلا چور۔۔۔ایسے مسائل کے بارے میں اپنے ذہن کو مصروف رکھنا جن کی اہمیت نہیں ہے۔

ہر غیر اہم چیز کے بارے میں سوچنا، اپنے وقت کو اس کیلئے ضائع مت کریں۔

اگر یہ کام نہ کر سکا، اگر وہ کام نہ کر سکا۔۔۔لو۔۔کیا ہو گیا؟ اپنے ذہن سے منفی سوچوں کو دور کریں، ہر کام کرنے سے پہلے، ہر سوچ اور فکر سے پہلے، اپنے آپ سے کائنات کا مہم ترین سوال پوچھیں کہ "کیا ہوگا" یہ کام کروں تو کیا ہوگا؟ یعنی ہر چیز اور فکر کا ہدف آپ کو معلوم ہونا چاہیے اور ماضی کے بارے میں مت سوچیں جو ہونا تھا ہو گیا۔ خدا پر بھروسہ کرو، ماضی کا افسوس نہ کریں، جو ہونا تھا ہو گیا۔ یہ افسوس باطل ہے۔ ماضی کا افسوس منع کیا گیا ہے۔ اپنے ماضی سے عبرت حاصل کرو سبق سیکھو کہ آئندہ یہ کام نہیں دہراؤ گے اور بس ختم۔

معصوم نے فرمایا، ماضی کے بارے میں سوچنا زندگی کو، وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔

مستقبل کے بارے میں سوچتے رہنا، کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ہر وقت خواب وخیال میں رہتے ہیں، بس مستقبل میں رہتے ہیں۔ یہ بھی شیطان کا حربہ ہے کہ آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو خیالات اور مستقبل میں لے جائے اور لیکن اسی مستقبل کیلئے آپ کوئی عملی کام انجام نہ دیں۔

شیطان آپکے فیصلوں کو متزلزل کرتا ہے ایک کام کرنے کیلئے شخص ۵۰ دفعہ فیصلہ کرتا ہے لیکن شیطان اسے اس فیصلے پر عمل کرنے نہیں دیتا، شخص کو پتا ہے اس کا فیصلہ درست ہے، لیکن متزلزل ہے کہ اسے انجام دے یا نہ!

وہ سب چیزیں جو پہلے کہیں کہ نہانا، جوتے کے تسمے بند کرنا، یہ سچ ہے کہ وہ بھی انسان کی زندگی کا وقت لیتے ہیں لیکن اصل چیزیں یہ ہیں زیادہ سوچنا، قوت فیصلہ نہ ہونا، ہر کام کرنے سے پہلے خدا سے ارادہ کی درخواست کریں۔ بسم اللہ۔ صدقہ دیں اور کام شروع کریں۔ پہلے مشورہ بھی لے چکے ہو اس فیصلے کے زمینی تقاضے پورے کر چکے ہو اور اب اللہ پر چھوڑ دو۔

۲۷۔ ہم میں دوسروں کو نہ کہنے کی صلاحیت نہیں ہے اور اگلے کا دل رکھنے کیلئے، ہم سینکڑوں فضول کام انجام دیتے ہیں کیونکہ ہمیں انہیں نہ کہنے کی جرآت نہیں ہوتی۔ اگلا آیا۔۔۔ میرے ساتھ باہر چلو گے؟ انسان کو شرم آتی ہے نہ کہتے۔ دل بھی نہیں ہوتا، خود بھی سو کام ہوتے ہیں، لیکن نہ نہیں کہہ پاتا۔ یہ بہت بری عادت ہے۔ آرام سے، ادب کے ساتھ، بول دیں سوری جناب، نہیں آ سکتا، بہت کام ہے۔ قیامت کے دن اسی بات کیلئے حسرت کریں گے کہ ہم نے اسے "نہ" کیوں نہ بولا،

جب ہدایت الٰہی کا خیال رکھنا ہے کسی سے نہ ڈریں یہ مہم ہے، حتیٰ اپنے ماں باپ کیلئے بھی، میں بے احترامی کرنے کیلئے نہیں کہہ رہا۔ ہاں اگر کسی کو مشکل ہے، ضرورت ہے، ضرور اس کا ساتھ دیں لیکن ایسا کام، جس کیلئے نہ اگلے کو فایدہ ہے نہ آپ کو۔ نہ دینی نہ دنیاوی فایدہ۔ کچھ لوگ تو اگلے کو توضیح دینا شروع کر دیتے ہیں کہ ہمیں یہ کام ہے، اس کا اگلے سے کوئی لینا دینا نہیں کہ آپ کو کیا کام ہے اور اگلے کو اگر لگتا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں کہ آپ کو کوئی کام نہیں، یہ اچھا دوست ہی نہیں جو آپ پر اعتماد بھی نہیں کر رہا۔ دوستی کی سب سے اصلی شرط اعتماد ہے۔

۲۸۔ اگلا ٹائم کا چور۔۔۔کچھ لوگ ہمیشہ بیمار رہنا پسند کرتے ہیں، آج سر درد ہے کل پیٹ درد ہے، جان بوجھ کر خود کو بیمار رکھتے ہیں۔ اپنی مرضی سے کام نہیں کر سکتے اپنے آپ کو بیمار کر لیتے ہیں۔

۲۹۔ اگلا ٹائم کا چور۔۔۔کسی بھی چیز کیلئے جب منتظر ہوتے ہیں بس اس کا انتظار کر رہے ہیں، ٹیکسی کا انتظار کر رہے ہیں اس وقت کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس انتظار کرتے ہوئے وقت کیلئے ہمیشہ چھوٹی سی کتاب پڑھیں یا چھوٹی سی تقریر اپنے ہمراہ رکھیں اور سنیں یا عربی انگریزی کے چار حرف بندہ یاد کر سکتا ہے۔

ڈرے بغیر توسل اور توکل کے ساتھ اپنے اہداف کیلئے آگے قدم رکھیں، کبھی کبھار جو منصوبہ اور شیڈول بنایا ہوتا ہے وہ صحیح نہیں ہوتا تو اس توکل اور توسل کی بدولت شاید خدا ہمارے دل میں درست کام کو

انجام دینے کا الہام ڈال دے اور انسان زیادہ جلدی اپنے ہدف تک پہنچ جائے۔

۳۰۔ ٹائم کا اگلا چور یہ ہے کہ ہمیں اپنی صلاحیتوں کا علم نہیں ہے اس لیے سمجھ نہیں آتی کہاں اپنے اوپر اعتماد کریں اور کہاں اعتماد نہ کریں اگر ہمیں اپنی شناخت ہو تو ہم اپنی صلاحیتوں سے زیادہ فایدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ اپنے اردگرد کے لوگوں کی صلاحیتوں کا بھی علم نہیں ہے بعض اوقات ہم اپنا کام کسی اور کو دیتے ہیں انجام دینے کیلئے ہمیں بعد میں علم ہوتا ہے کہ ہمارا اپنا بھائی بھی اس کام کو انجام دے سکتا تھا، اسکو مالی فایدہ بھی ہوتا اور ہماری محبت بھی بڑھتی ہے۔ جو کام کرنا نہیں آتا نہ اپنا وقت ضائع کریں نہ دوسروں کو پیسہ دیں اور کام کروائیں آپ کا بھی کام ہو اور اگلے کے رزق کا بھی بندوبست ہو۔

خدا نے ہمارے ملک کو اتنی نعمتیں دی ہیں اور ہمارے ملک کے نوجوانوں کو اتنی صلاحیتیں دی ہیں اگر کوئی اور ملک ہوتا تو ان اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے اب تک ڈھے گیا ہوتا، حالانکہ ابھی تو ہم اپنے نوجوانوں کی صلاحیتوں سے بھی پورا فایدہ نہیں اٹھا سکے۔

۳۱۔ اگلا چور بغیر سوچے فیصلہ کرنا ہے۔

۳۳۔ ٹائم کا اگلا چور۔۔۔ایسی شرائط پر نظر نہ رکھنا جو آپ کے بس میں نہیں ہیں جن میں آپ دخالت نہیں کر سکتے اور ایسی شرائط جو آپ کے نقصان کا باعث ہوں اسکے برعکس ایسی شرائط پیش آجائیں جن کا آپ کو اندازہ نہیں تھا لیکن وہ آپ کیلئے سودمند ثابت ہوں۔ اگر ان شرائط کی انسان آشنائی رکھے تو اپنا بہت سا وقت ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ مومن ذہین ہوتا ہے۔

اور ٹائم کا سب سے بڑا چور: جو سب پر بھاری ہے وہ یہ کہ آپ اپنے اہداف، اپنے کام لکھتے نہیں ہیں اور کسی بھی قسم کی ڈائری اور پن آپکے ہمراہ نہیں ہوتا۔

جو شخص اپنے کاموں کی لکھ کر لسٹ نہیں بناتا اہم کاموں کو کہیں لکھتا نہیں کہ بھول نہ جائے، میرے نزدیک وہ مسلمان نہیں ہے۔ جو بھی میرے ساتھ میٹنگ کرتا ہے میرا درس کرواتا ہے، مجلس پڑھواتا ہے اگر دیکھوں کی نہیں لکھ رہا ہے تو مجھے ایسا ہی لگتا ہے کہ یہ بس وقت گذارنے آیا ہے اسے میری باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اپنا وقت بھی ضائع کیا اور دوسروں کا بھی۔

اگر کوئی اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے ذہن میں یاد رہتا ہے لکھنے کی ضرورت نہیں اس شخص نے نبوت سے بڑھ کر دعویٰ کیا ہے کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ حضرت یوشعؑ بھول گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا جہاں بھی عجیب واقعہ ہوا مجھے بتانا، مچھلی پانی سے نکلی پک کر تیار ہوگئی۔ حضرت یوشعؑ نے نہیں بتایا حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کیوں نہیں بتایا انہوں نے کہا، شیطان نے مجھے بھلا دیا۔

یعنی ایک کام جو شیطان کرتا ہے وہ کیا ہے یعنی انسان کے ذہنوں سے بھلا دیتا ہے اور لکھ کر ایسے ہے کہ اگر انسان بھول جائے تو وہاں سے دیکھ لے۔

امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے اگر کوئی چیز بھول جاؤ تو اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر اہل بیتؑ پر صلوات بھیجو۔

ڈائری رکھنا پسند نہیں موبائل میں سیو کر لو، موبائل میں ریمائنڈر لگا لو کہ فلاں وقت پر کام کرنا ہے اور آپکو آپکے عہد پورے کرنے میں بھی مدد کرتا ہے۔

۳۴۔ ایک کام کو بار بار انجام دینا: جیسے ڈرامہ دیکھنا پھر دوبارہ وہی قسط دوبارہ دیکھنا کچھ لوگوں کو ڈائیلاگ بھی یاد ہو جاتے ہیں۔ اس سے بہتر نہیں کہ آپ ایک آیت حفظ کر لو، بار بار خبریں سنیئے، ایک ہی خبر بار بار سن رہے ہیں۔

۳۵۔ آخری نکتہ، ایک دم پیش آنے والے واقعات کیلئے اپنے وقت میں سے شیڈول کا نہ بنانا۔ اگر ایک

دم سے مہمان آ گئے، ایک دم سے کوئی کام پڑ گیا۔ ان چیزوں کیلئے آمادہ رہیں۔

شیڈول بنانے کے بعد ضرور اس کو دہرائیں۔

جو چیزیں آپکو پسند ہیں ان کیلئے شیڈول بنائیں، گانے سننے کا کیا فایدہ ہوتا ہے، میں نے ایک تقریر صرف موسیقی کے بارے میں کی ہے اس کے مطابق ہم موسیقی کے مخالف نہیں ہیں موسیقی دوائی کی مانند ہے کہ اسے کیسے استعمال کرتے ہیں لیکن صرف اچھی سے اچھی موسیقی سننے کے بعد بھی آپ اس سے کیا سیکھیں گے؟ زیادہ سے زیادہ اس کے شعر اچھے ہوسکتے ہیں اور شعر یاد ہوسکتے ہیں۔

گاڑی اگر راستے میں خراب ہوگئی ہے تو کتاب بیگ میں رکھیں کہ وقت ضائع نہ ہو۔ اگر گاڑی میں کتاب نہیں پڑھ سکتے تو کوئی آیت سن لیں حفظ کرلیں۔

گانوں کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ انسان کو ماضی میں لے جاتا ہے۔ اس کے بجائے قرآن سنیں، اسکے ترجمے پر غور کریں تین چار بار اگر آپ سن لیں تو آپ کو حفظ ہو جائیں۔

ابھی تک درس کے دو حصے تھے، پہلے حصے میں وقت کی اہمیت کے بارے میں بات کی، دوسرے حصے میں ٹائم کے چوروں کے بارے میں بات کی کہ جو چیزیں باعث بنتی ہیں کہ ہم لامحدود نہ ہو پائیں۔

اب وقت کی اہمیت کا ہمیں پتا لگ گیا۔ جو چیزیں ہمارے وقت کو ضائع کرنے کا باعث بنتی ہیں ان کا بھی علم ہوگیا اب تقریباً ۴۰ سے ۴۵ اصول بتاؤں گا میں وقت کے استعمال سے دین و دنیا میں کامیابی کا باعث بنیں۔

آج تک جو بھی کوئی ٹائم ٹیبل اور وقت کی اہمیت کی بات کرنا چاہتا ہے وہ دنیاوی ٹائم ٹیبل کی بات کرتا ہے کہ آپ فلاں کام کریں، ایسے ٹائم ٹیبل بنائیں کہ مقصد کو پاسکیں لیکن جن اصول کی میں بات کروں گا یہ دین اور احادیث سے لیے گئے ہیں دنیا اور آخرت میں انشاء اللہ ہماری کامیابی کا باعث بن سکتے ہیں۔

ٹائم مینجمنٹ کے اصول کے تین بنیادی نقطے ہیں:

۱۔ اس بات کا احساس کرنا کہ ٹائم اور عمر سرمایہ ہے اور کسی پیسے سے واپس نہیں آسکتا۔

۲۔ ٹائم کے چوروں کا علم ہونا۔

۳۔ ان چوروں سے دور رہنا اور ٹائم کو ضائع نہ ہونے دینا۔

ٹائم مینجمنٹ کے قوانین و اصول

۱۔ اپنے سب سے چھوٹے ٹائم یونٹ کیلئے بھی شیڈول بنائیں یہ آپ پر منحصر ہے کہ اپ کیلئے سب سے چھوٹا ٹائم یونٹ کیا ہے۔ منٹ ہے؟ سیکنڈ ہے؟ دن ہے؟ ماہ ہے؟ ہفتہ ہے؟ اپنی عادت بنائیں کہ آپ نے کسی ہدف کو پانے کیلئے شیڈول بنانا ہے کہ آپ کے شیڈول میں اس بات کا دھیان رکھا گیا ہے کہ اگلے ۴۰ سیکنڈ میں میں نے کون سا کام انجام دینا ہے یا یہ کہ اگلے ۲ گھنٹوں میں کیا کرنا ہے؟ کل کے دن کیا کرنا ہے لیکن اگر انسان اسطرح سے سوچے کہ میرے پاس ۲ منٹ اضافی ہیں یعنی ۴۰ سیکنڈ بھی شیڈول میں سے زیادہ نکل آئے ہیں۔ اسی طرح اپنے ٹائم یونٹ کا پتا کریں اور اس کے حساب سے ایک شخص شیڈول بنا سکتا ہے۔ ہر شخص کا پیمانہ مختلف ہے، کچھ سیکنڈ کا شیڈول بناتے ہیں۔ دیر سے مجلس شروع کرنا، دیر سے جلسے پر پہنچنا، یہ مذہب تشیع نہیں ہے۔

کن چیزوں کا ہم نے ایک دن میں شیڈول بنانے ہوتا ہے، تفکر، مطالعہ، کام، فیملی، عبادت، ورزش، تفریح وغیرہ آپ اپنے کام لکھ لیں اور دیکھیں کہ یہ چیزیں، ایک دن میں، ایک ہفتے میں، ایک سال

میں آپ سے آپکا کتنا وقت لیتی ہیں۔ان کی بھی توضیحات آپکو معلوم ہونی چاہیے کہ ایک دن میں کتنا مطالعہ کون سی کتاب کا مطالعہ اوراس سے کیا فایدہ مجھے حاصل ہوگا۔

کچھ لوگ زیادہ مطالعہ نہیں کرسکتے ان کے سر میں درد ہوجاتا ہے۔

اس شخص کا شیڈول دوسرے سے مختلف ہوگا۔میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کے پاس وقت نہیں کتاب پڑھنے کا لیکن امیر ہے تو ایک شخص کو پیسے دیتا ہے وہ کتاب پڑھ کر اس امیر شخص کو سناتا ہے یعنی پیسے دے کر اپنے لیے وقت خرید رہا ہے یعنی ایک شخص پیسے لیتا ہے ۶ گھنٹے لگا کر کتاب پڑھتا ہے لیکن اس شخص کیلئے ۲ گھنٹے میں کتاب کے موضوعات کو سناتا ہے اور جس موضوع کی کتاب ہو اسی فیلڈ کے بندے کو یہ کام دیتا ہے۔یہ ایک طرح کا ٹائم خریدنا ہے۔اب اگر کسی کے پاس پیسے نہیں ہیں، میں ایک گروپ کو جانتا ہوں جو ہفتے میں ایک کتاب پڑھتے ہیں اور ہر شخص ایک کتاب کو مختصر کرکے سناتا ہے یعنی یہ گروپ ہفتے میں ۶-۷ کتابوں پر عبور حاصل کرتے ہیں۔

۲-ٹائم مینجمنٹ کا دوسرا اصول: شیڈول بنانے والی چیزوں کا استعمال کریں جیسے موبائل میں سافٹ ویئر ڈال سکتے ہیں ٹائم ٹیبل والا، جیب میں چھوٹی سی ڈائری رکھ سکتے ہیں، گھڑی پر الارم لگا سکتے ہیں یہ چیزیں آپ کے اہم کام آپ کو یاد کرواتی رہیں گی۔شیطان انسان کے ذہن سے بھلا سکتا ہے لیکن موبائل اور ڈائری تو نہیں بھول سکتے۔غیر مفید کاموں کو کم کریں جیسے بے وقت دوستوں کا آنا، ٹیلی فون، ٹریفک، یہ روزمرہ کے کام ہیں، فضول باتیں کرنا۔

ٹائم مینجمنٹ کا اصول کہتا ہے کہ اگر آپ ۱۰ منٹ روز شیڈول بناتے ہیں کم از کم ا گھنٹہ آپکو دن میں فالتو مل سکتا ہے۔

رات کو سونے سے پہلے اگلے دن کا شیڈول بنا کر اسے دہرائیں۔صرف 3% لوگ اپنا شیڈول ڈائری پر لکھتے ہیں، 79% لوگ یہ کام نہیں کرتے، اسی لیے بھول جاتے ہیں۔

۳-اہم کاموں کا انتخاب کرنا: اگر کسی شخص کیلئے سب کام اہم ہیں اس کا مطلب ہے کہ اسکا کوئی کام اہم نہیں ہے ۵۰ سے ۶۰% کام جو ہم انجام دیتے ہیں وہ غیر ضروری ہیں، کبھی بھی زیادہ کام کرنا آپکے کامیاب ہونے کی نشانی نہیں ہے۔صرف 15% کام ایسے ہوتے ہیں جو زندگی میں مہم ترین ہیں اس کا مطلب ہے کہ ان 15% کاموں کیلئے 85% وقت لگانا چاہیے۔اسی طرح جو غیر اہم کام انجام دے وہ پوری زندگی بھی لگا رہے کوئی فائدہ نہیں۔

معصوم نے فرمایا: جو شخص غیر اہم کام انجام دے، جو اہم کام ہیں ان کو ضائع کردے گا (حاصل نہ کرسکے گا)

اپنے اہم کاموں کی خود لسٹ بنائیں ہر شخص کے اہم کام دوسروں کی نسبت مختلف ہیں۔

۴-ان طریقہ کار کو پہچانیں جس سے انسان اپنا وقت بچا سکتا ہے، اس کیلئے ہمیں چار شیڈول بنانے پڑتے ہیں۔

ایک شیڈول لمبے عرصے کا ہے، ایک درمیانہ مدت کا ہے، ایک کم مدت کیلئے اور ایک روزانہ۔

لمبا عرصہ = ۱۰ سال، درمیانہ = ۳ سال، کم مدت = ۱ سال اور روزانہ۔ یہ سب ایک ہدف کیلئے بنائیں جائیں اور ضرور مکتوب ہونے چاہئیں اگر لکھے نہ ہوں۔ان کے ہونے، نہ ہونے کا کوئی فایدہ نہیں اور آنکھوں کے سامنے ہر وقت ہونے چاہئیں کہ ہم بھول نہ جائیں۔

اگر ایک شخص کہے کہ میں ظہور امام عصر عج کیلئے شیڈول بنانا چاہتا ہوں، لکھے اور اپنے سامنے کہیں لگا لے ایک کہے کہ میں نے فلاں شہید کی طرح زندگی گزارنی ہے اس شہید کی تصویر ہر وقت کمرے میں اس کے سامنے رہے۔ایک کہے کہ میں نے اسرائیل سے فلاں شہید کا بدلا لینا ہے اس شہید کی تصویر سامنے رہے ہمیشہ۔اپنے آپ کو ہمیشہ یاد کروائیں، کاغذ پر اس ہدف کا شیڈول بنائیں اگر نہیں کروگے تو شیطان تمہارے

ذہن سے بھلا دے گا۔اپنے کاموں کولکھیں اور جو کام انجام دے لیں،اس کے سامنے ٹِک لگائیں۔ یہ نفسیاتی طور پر آپکا بوجھ کم کرے گا ،اپنی مشکلات کو کاغذ پرلکھیں اور اسے پھاڑ دیں، دور پھینک دیں۔ یہ سائیکالوجی کے اصول ہیں جب آپ اپنی ڈائری کو دیکھیں گے سب کاموں کے سامنے ٹک لگا ہے،تو آپکو بہت اچھا محسوس ہوگا۔

میری تنظیم میں جتنے لوگ بھی کام کرتے ہیں سب کے پاس کلینڈر اور ڈائری ہے اور یہ اصول ہے کہ کام کرنے کے کام کرنے کے بعد لازمی طور پر اس پہ ٹک لگائیں۔مختلف رنگوں سے مختلف کاموں کو لکھا کریں۔رنگ کیا ہے؟ ہر رنگ کا ایک مطلب ہے اس طرح اسے خود بھی پتا ہوتا ہے کہ کیا کر رہا ہے۔ہمیں بھی معلوم ہوتا ہے۔

ہمیشہ ڈائری اور پن پاس رکھیں،اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ کبھی کوئی اہم نکتہ ذہن میں آئے تو اسے فوراً لکھ لیں۔

۵۔اگلا اصول: اپنے کاموں کی بنیاد نماز اول وقت کو بنائیں،سب کام ایک طرف،پہلے نماز اول وقت۔

مجلس رکھنی ہے، پہلے نماز اول وقت کا خیال رکھیں۔ جونہی اذان کی آواز آتی ہے،بہت دفعہ ہوا ہے کہ میں درس چھوڑ دیتا ہوں حالانکہ اہم نکات بتانے والے رہتے ہیں۔ یہ ایک مثبت عمل ہے،جو ہم اپنے خدا کو اپنا ناظر سمجھتے ہیں۔میں ہمیشہ اس کا دھیان رکھتا ہوں جب ایک شہر سے دوسرے شہر جا رہا ہوں۔ میرے شیڈول میں مجھے علم ہوتا ہے کہ،اس پٹرول پمپ پر،اذان کا وقت ہوگا،اور وہاں نماز ادا کی جائے گی۔کسی بھی معاشرے میں جب اساس خدا پر رکھی جائے،تو خدا ہر چیز میں برکت ڈال دیتا ہے،اکیلا نہیں چھوڑتا ہے یعنی ٹائم مینجمنٹ کے اصول میں سے،ایک نماز اول وقت ہے۔

۶۔اگلا اصول کچھ چیزوں کو دوبارہ چیک کرنا: جس میں غلطی کا احتمال زیادہ ہو یا جسکے نتائج زیادہ برے نکل سکتے ہیں اسے دوبارہ چیک کریں لیکن یہ نہیں کہ وہ وہم ڈال لیں۔

شیڈول بنانے کیلئے، ٹائم مینجمنٹ کیلئے نئی ٹیکنالوجی کا استعمال کریں۔کچھ کام ضروری نہیں ہیں کہ آپ ضرور اگلے کے پاس جائیں جو کام فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہوسکتا ہے ان کا استعمال کریں اور اپنا وقت بچائیں۔

کچھ مشکلات جن کا سامنا ہمیشہ کرنا پڑتا ہے ان کا دھیان رکھیں، جیسے سفر میں موبائل کا چارجر لے کر جائیں۔ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کا دھیان رکھنا،ٹوٹے ہوئے پیسے پاس رکھنا،کتنا وقت ہم ضائع کرتے ہیں بڑا نوٹ دیتے ہیں پھر اب منتظر رہو کہ پیسے تڑوا کر واپس کرنے میں کتنا ٹائم لگتا ہے۔

اگر ہر روز اپنی زندگی اور وقت میں سے ایک گھنٹہ کو زندہ کر دیں، علیحدہ کر دیں،تو سال میں کتنے گھنٹے بنتے ہیں۔۳۶۵ گھنٹے۔اسے ۲ ماہ بنتے ہیں اور آپکا سال ۱۳-۱۴ ماہ کا ہو جائے گا یعنی آپ اپنے وقت کے استعمال سے دوسروں کی نسبت ۱-۲ ماہ زیادہ عمر پائیں گے۔۲۴ گھنٹے میں شیڈول کے ذریعے آپ آرام سے ایک گھنٹہ نکال سکتے ہیں،اتنا مشکل بھی نہیں ہے۔

اس ایک ماہ میں آپ ایک زبان سیکھ سکتے ہیں،ایک سپارہ حفظ کر سکتے ہیں،۱۴۰ احادیث یاد کر سکتے ہیں،اگر کوئی شخص ۱۴۰ احادیث یاد کرے اس پر عمل کرے جتنی ہے یاد کرنے سے وہ احادیث ہر کام میں اس کے سامنے آجائیں گی اور اگر کچھ بھی نہ ہو تو یہی کے اس نے یاد کی ہیں اس پر اثر گذارے بغیر نہیں رہیں گی اور اس کا بھی کتنا ثواب ہے۔

ہدف گزاری: اس وقت سب کی سب سے اہم مشکل یہ ہے کہ یا تو ہدف نہیں ہے اور اگر ہدف ہے تو فضول سا ہے۔ہدف بنائیں لیکن پورے سوچ سمجھ کے ساتھ اپنے آپ سے اس ہدف کے بارے میں سوالات پوچھیں یہ نہ ہو کہ شیطان آپکی آرزوؤں کو آپ کے ہدف بنا کر رکھ دے، کیوں ہے یہ ہدف؟ کس

لیے ہے؟ ہدف کہاں پہنچنا چاہتے ہو؟ تین سوال ہیں ہدف کے بارے میں:

الف–ہدف کی تاریخ مشخص ہونی چاہیے کہ فلاں تاریخ تک میں اس ہدف کو پالوں گا۔

ب– میں اس ہدف کو پانا چاہتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے۔۔۔؟ کیوں پڑھائی کرنی ہے؟ ٹیچر کیوں بننا ہے؟ بیرون ملک کیوں جانا چاہتے ہو؟ حوزہ میں کیوں پڑھنا چاہتے ہو؟ جب اس ہدف کو پا لیتے ہیں تو اس میں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی اس کا مطلب ہے کہ درست ہدف منتخب نہیں کیا۔

ج– کس طرح، کس طریقے سے، کس راہ سے میں اس ہدف کو پا سکتا ہوں۔ پورا TABLE بنا کر اس میں پورا نقشہ تاریخ اور طریقہ کار لکھنا ہوگا۔

۷–جو منصوبہ بنائیں وہ انعطاف پذیر ہونا چاہیے اور اس کیلئے انسان کو اپنی شخصیت کا علم ہونا چاہیے۔ کچھ لوگ ہیں جو صبح کے وقت زیادہ اچھی پڑھائی کر سکتے ہیں کچھ رات کے وقت، آپ کون سے گروہ میں شامل ہیں؟ ان چیزوں کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی چیز کیلئے عادت ڈالنی ہے ایک ماہ کام کریں اس عادت پر، ٹھیک ہو جائیں گے۔

آپ کو اپنے لیے اس وقت کا علم ہونا چاہیے جب آپ سب سے زیادہ فریش ہوتے ہیں۔ کن لمحات اور وقت میں فریش ہیں، کب سست ہوتے ہیں، تو اپنے اہم کام اس وقت کیلئے رکھیں جب آپ فریش ہوتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق زیادہ تر لوگ ظہر سے پہلے فریش رہتے ہیں یعنی ۱۰-۱۱ بجے صبح اس وقت کیلئے سب سے اہم کام رکھنے چاہئیں۔ کبھی کبھار آدھے گھنٹے کا قیلولہ آپ کو فریش کر دیتا ہے۔

مفاتیح میں حافظہ زیادہ کرنے کے طریقے لکھے ہیں، موثر کھانا، زیارت امین اللہ پڑھنا، قیلولہ کرنا۔

۸–اپنے کام دوسروں کے سپرد کرنا، وہ جو کام کے ماہر ہیں ان سے کام کروانا، اس کا مطلب یہ نہیں کہ خود سست بیٹھے رہیں اور اپنے کام دوسروں سے کروائیں۔

احترام کے ساتھ اگلے کی مہارت کا فائدہ اٹھاؤ گے اور بدلے میں تم بھی اس کیلئے کوئی کام انجام دو گے۔ تم دونوں کا فائدہ ہوگا۔ یہ اہل بیتؑ کی سیرت ہے، کہتے ہیں ۱۴-۲۱ سال کی عمر میں تمہارا بچہ تمہارے لیے وزیر کی مانند ہے لیکن وہ بیچارہ کچھ بولے۔۔۔ تم کہتے ہو تم چپ کرو۔ اس کو مشورہ دو اسے ہدایت کرو۔

۹– آپ کی زندگی میں کچھ سیکنڈ، منٹ، گھنٹے، ایسے ہونے چاہئیں جو صرف آپ کے لیے ہوں اور کسی کو اس کے بارے میں علم نہ ہو جیسے میں فلاں امام زادہ جاؤں فون بھی آف۔ وہ آدھا گھنٹہ میرا ہے۔ میں عبادت کروں، تفکر کروں، اپنے کاموں کے نتائج پر غور کروں وہ آدھا گھنٹہ میرا ہے۔ یہ بہت موثر ہے۔ مخصوصاً تفکر کیلئے امام زادگان بہترین ہیں۔ شیطان وہاں نہیں آ سکتے۔

۱۰–مثبت سوچنا اور مثبت باتیں کرنا: جو بھی کام کرنا ہو جو بھی نتائج ہوں ان کے بارے میں اچھا اور مثبت سوچنا۔ ایک بات آپ کو بتا تا چلوں، امام زمانہ عج کے شیعہ کی زندگی میں کسی بھی کام کا برا نتیجہ وجود نہیں رکھتا۔

ممکن نہیں کہ کچھ بھی برا ہو کیونکہ اسے معلوم ہے وہ جو بھی کرتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے۔ ہر تنگی کے بعد آسانی ہے، یہ اسکی خصوصیت ہے کہ کسی بھی چیز سے پریشان اور افسردہ نہیں ہوتا۔ جو بھی واقعہ پیش آئے اس سے سبق حاصل کرتا ہے۔ مشکلات زندگی میں آتی ہیں لیکن شیعہ امام زمانہ عج ان سے ڈرتا نہیں ہے بلکہ مشکل پر بھی خدا کا شکر ادا کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ یہ مشکل میرے ذہن کی ترقی میں کردار ادا کرے گی۔ بہت ساری چیزیں انسان کی زندگی میں پیش آتی ہیں جو اسے ناپسند ہوتی ہیں لیکن بعد میں ان کی اچھائی کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۱- آج کے دن کا دھیان رکھنا: امام علی ع کی اس بارے میں کوئی ۱۵ احادیث ہیں، ماضی سے درس لینا اور پھر اسے اپنی ترقی میں حائل نہ ہونے دینا اور آج کے دن سے فایدہ اٹھانا، نہ مستقبل میں ڈوب جائیں کہ کل کا پتا نہیں آئے یا نہیں، نہ ماضی میں جئیں بلکہ آج سے فائدہ اٹھائیں۔

ایسے زندگی گزارو کہ اگر ابھی بھی مر جاؤ تو کہو خدا کا شکر، ضرر نہیں کیا۔ آپ سے پوچھا جائے تو آپ کہیں اگر ابھی ہی اگر مر جاؤں تو پریشان نہیں اپنی طرف سے اپنے لحاظ سے اس زندگی سے ایسا فائدہ اٹھایا۔

امام علیؑ نے فرمایا، جو گذر گیا وہ ختم ہوگیا، جو آنے والا وقت ہے وہ صرف امید ہے، صرف وہ وقت جس میں ابھی ہو وہ وقتِ عمل ہے۔

امام علیؑ نے فرمایا، جو دن گذر گیا وہ فوت ہو چکا ہے اور آئندہ اور مستقبل پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ بس جس وقت میں ہو اس سے فایدہ اٹھاؤ اور دھیان رکھو کہ وقت پر اعتماد نہ کرو۔

۱۲- منظم اور مرتب استراحت کرنا: شیڈول کے مطابق چل رہے ہیں، جب تھکن محسوس ہو آرام کریں، جو استراحت کے وقت تحصیل کرتا ہے، تحصیل کو خراب کر دیتا ہے، ۶ مہینے میں ایک مرتبہ ضرور سیر کو جائیں۔ جنگل پہاڑوں کے درمیان پیدل چلیں یہ آپ کی انرجی میں بہت اضافہ کرے گا۔ لوگ عجیب ہیں کام کام کرتے ہیں اور پیسے جمع کرتے ہیں، پھر زیادہ کام کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں اور اپنے پیسے اس بیماری میں خرچ کر دیتے ہیں۔ سیر کرو، استراحت کرو، اپنے ملک کی سیر کرو۔

قرآن کہتا ہے، سیروفی الارض۔۔۔ زمین میں سیر کرو۔

۱۳- ۲۰%-۸۰، اصول

۲۰% فیصلے ہیں جن پر آپ کی زندگی چلتی ہے ۸۰% فرعی مسائل ہیں، ایک کتاب میں ۲۰% مفید

باتیں ہیں۔ ۲۰% کام اور فیصلے آپکی ۸۰% زندگی کو تشکیل دیتے ہیں۔

۱۴- ایک کام، ہم کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں لیکن وقت پر نہیں کر سکے، زیادہ وقت لگانا پڑ رہا ہے۔ آپ کی توانائی کم ہوگئی ہے، کوئی ایسا کام کریں کہ آپکی توانائی اور ہمت زیادہ ہو۔ اس کام کو کرنے کیلئے زیادہ توانائی کے ساتھ آگے بڑھیں۔

معاشرے میں نیکیوں کو پھیلائیں۔ شوہر سفر پر جاتا ہے ضرور اپنی بیوی کیلئے تحفہ لائے۔ میرے ۲۰ دوست ہیں، سب کے نام اور سالگرہ میں نے اپنے پاکٹ کیلینڈر میں لکھے ہیں، جب بھی کل کا کام چیک کرنے لگو تو نظر آجاتا ہے فلانی کی سالگرہ ہے۔ آپ نے ایک میسج کر کے مبارکباد دینی ہے اور اگلا اس میسج کی بدولت ہی آپ سے کتنا خوش ہو جائے گا۔

معاشرے میں توانائی پھیلائیں، یہ یاد رہتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں وقت مجھے گالی دی تھی لیکن اپنی شادی کی سالگرہ آپ بھول جاتے ہیں۔ ایسے اگلے کو احساس ہوتا ہے کہ اسکی آپ کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں۔ دوسروں کو خوش کریں جب بھی کسی کام کیلئے منت مانتے ہیں تو اچھی منت مانیں کے اتنے پیسے کسی یتیم کو دوں گا۔ بعض تو قربانی کرتے ہیں غریبوں کو گوشت دینے کی بجائے، اپنے رشتہ داروں میں بانٹنے کیلئے۔

خوبصورت منتیں مانیں، خدا نیک اور خوبصورت منتوں کو پسند کرتا ہے۔ میرا ایک دوست ہے اس کا کام پھنس گیا اور عقلی طور پر کسی صورت نہیں لگتا تھا کہ اس کا کام صحیح ہوگا۔ اس نے ایک جگہ درخت لگانے کی منت مانی، ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ اس کا کام کیسے خود ہی حل ہو گیا۔ ہمیشہ قربانی کے پیچھے ہی کیوں؟ قربانی اچھی چیز ہے لیکن یہ بھی منت مان سکتے ہیں کہ میں ایک لڑکی کا جہیز دونگا، کسی کو یونیورسٹی میں تعلیم دلواؤں گا۔ آپ منت مانو کہ میں اپنے والدین کو خوش کروں گا دیکھنا کیسے پوری ہوتی ہیں۔ امی کو یہ تحفہ دونگا، ابو کو کربلا بھیجوں گا۔

امام زمانہ عج کیلئے منت مان کر کام کریں پڑھائی کر رہا ہوں کہ کل کو اگر امام زمانہ عج کی حکومت میں میری فیلڈ کے لوگوں کی کمی نہ ہو، ڈاکٹروں کی ،انجنیئر کی ،ٹیچر کی حتیٰ امام زمانہ عج کے ملک میں کوڑا اٹھانے والا بھی اگر نیت رکھے تو عبادت کر سکتا ہے۔ٹائم مینجمنٹ میں اس کی بدولت وہ انرجی آپکو ملے گی کہ مغربی لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

تدبر اور اندیشہ مجدد: اپنے شیڈول اور وسائل پر دوبارہ نظر ڈالنا، بررسی کرنا۔ تا کہ ہمیں پتا چلے کہ فلاں جگہ ہم سے یہ غلطی ہوئی تو دوبارہ چیک کرنا۔وسائل لیے ہیں کسی سے مشورہ کریں کہ صحیح ہے یا نہیں۔

کبھی بھی ٹائم کی قربانی دے کر پیسے مت بچائیں۔

۱۵۔ سادہ سازی کا اصول: کثرت کو وحدت میں تبدیل کریں، یعنی ایک دم سے بہت زیادہ کام کرنے پڑ گئے ،نہیں ہو سکتے ،سب کام بند۔۔۔ابھی صرف ایک یہی کام ،یہ بہت جگھوں پہ انسان کی نجات پیدا کرتا ہے۔اگر زیادہ ذہین ہو گے اور سب کام کر سکتے ہو تو ایک دوسرے کے راستے میں ترتیب دو گے اور کر پاؤ گے۔

دعاؤں میں بھی آیا ہے ’کلھا وردا واحدا‘ یعنی سب عبادات، اعمال، امور، ایک بات ہو جائیں گے۔تمہارے لیے ہو جائیں گے ایک نیت سے آپ اس طرح کام کر سکتے ہیں وہ یہ کہ ان سب کاموں کو امام زمانہ عج کی نیت سے انجام دیں۔

۱۶۔ وقت میں برکت ڈالنا: ٹائم کو بند کرنا، شیعہ یہ کام کر سکتے ہیں اگر ایک ٹائم میں آپ نے ایک کام انجام دینا ہے اگر اس برکت والے ٹائم میں انجام دیں تو بہت کم ٹائم میں وہ آپ کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

برکت: وہ چیز جو کسی بھی کام کے ہمراہ رہتی ہے۔

مثلاً نسل میں برکت، نام میں برکت، غذا میں برکت، یہ غذا میں برکت تو شیعہ علماء کے پاس بہت سے واقعات ہیں کہ جیسے آیت اللہ شاہرودی کا واقعہ، رات کے کھانے میں ڈھیر سارے مہمان آ گئے آپ نے کھانے کی دیگچی پر کپڑا ڈالا خود بیٹھے اور سب کو اس میں سے نکال کر دیتے رہے کھانا صرف گھر کے افراد کیلئے تھا اور دو بس بھر کر مہمان آ گئے تھے۔سب کو پلیٹوں میں کھانا ڈال کر اسی دیگچی میں سے دیتے رہے۔

آخری بندے کیلئے کھانا ڈالا کپڑا اٹھایا تو دیگچی خالی ہو چکی تھی۔

ٹائم میں برکت؛ ہمارے لیے اس کو کبھی بھی مغربی لوگ نہیں سمجھ سکتے، اسی لیے برکت والے اوقات کی شناسائی ہونی چاہیۓ۔

برکت کے دن: برکت کے دن ایسے ہیں کہ، ان دنوں میں جو کام بھی انجام دیں، پر برکت ہو جاتے ہیں۔میرا اپنا تجربہ ہے، میں نے ایسے دن گذارے ہیں کہ ۲۴ گھنٹے ۴۰ گھنٹوں میں تبدیل ہو گئے۔ایسے جیسے ٹائم گذرتا ہی نہیں مثلاً شب قدر، عیدیں، جمعہ کا دن، سحر کا وقت، اور جو وقت آپ حرم میں گذارتے ہیں وہ آپ کی عمر میں شامل نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں اگر لمبی عمر جینا چاہتے ہو تو امام حسین علیہ السلام کے حرم کی زیادہ زیارت کرنے جاؤ آپ کی عمر بڑھ جائے گی۔

حرم میں جاؤ، کسی مشکل کے بارے میں سوچو، پڑھائی کرو وہ وقت آپ کی عمر میں حساب نہیں ہوگا جبکہ آپ وقت کا فائدہ بھی اٹھا رہے ہو۔جو چیزیں دنیا میں ناممکن ہیں شیعہ اثناعشری کے مذہب میں وہ ممکن ہو جاتی ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ہمارے شیعہ کو حضرت حسین ابن علی ع کے حرم کی زیارت کی دعوت دو کیونکہ یہ زیارت رزق کو زیادہ کر دیتا ہے عمر کو طولانی کرتا ہے۔اگر آج تک کربلا نہیں گئے تو ایسا

شیڈول یا منصوبہ بندی کریں کہ سال میں ایک دفعہ ضرور حرم حضرت اباعبداللہ ع کی زیارت کو جائیں۔آپ شیڈول بنائیں، منصوبہ بندی کریں، نیت کریں، پیسہ آپ تک پہنچ جائے گا۔کم از کم نیت کرلیں اگر مر بھی گئے تو کربلا کے سفر کی نیت رکھتے اس دنیا سے جائیں۔اگر شیعہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو نہیں جاتا اس کو جواب دینا پڑے گا کیونکہ جب آپکا رشتہ زیارت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ بنتا ہے انسان کی شخصیت بدل جاتی ہے، اسکی مٹھاس ایسے رہتی ہے کہ بار بار جاتا ہے۔

ہمارے پاس دعائے برکت زمان بھی ہے:

اللھم ان اسئلك خير فهذا اليوم و نوره و هدى و بركتة و ظهوره و مدافاته ، اللهم انى اسئلك و خير ما فى واعوذ بك من شرو شر ما بعد۔

یہ خیر طلب کرنا اچھا ہے، اس سے اپنی عمر طولانی کروتا کہ زیادہ وقت مل سکے، باوضو رہنے سے عمر لمبی ہوتی ہے وضو کرنے میں شاید ۳۰ سیکنڈ بھی نہیں لگتے، فیملی کے ساتھ نیکی اور اچھا برتاؤ کرنے سے خدا عمر طولانی عطا کرتا ہے۔بین الطلوعین میں جاگے رہنے سے عمر لمبی ہوتی ہے، اذان سے لیکر سورج طلوع ہونے تک۔صدقہ دینے سے عمر لمبی ہوتی ہے، صلہ رحمی سے عمر لمبی ہوتی ہے۔جو اپنی فیملی کے ساتھ لطف اور احسان سے پیش آتا ہے خدا اس کی عمر طولانی کردیتا ہے، صدقہ دینا، صلہ رحمی۔۔۔صلہ رحمی کا مطلب ہے ۱۰-۱۵ منٹ کیلئے جاؤں خیر خیریت دریافت کرو یا فون کرو حال چال پوچھو کہ سب ٹھیک ہیں، یہ نہیں کہ گھنٹوں بیٹھے رہو اور دنیا جہان کی غیبت کرکے لوٹو۔شیڈول میں ہمیشہ صلہ رحمی کیلئے وقت ہونا چاہیے کہ ہفتے میں ایک بار یا مہینے میں ایک بار فلاں فلاں کی طرف جاؤں گا۔مریضوں کی عیادت، شیڈول میں ہونی چاہیے۔

اس دوست، کزن کے ساتھ میرا تفکر، میری سوچ ملتی جلتی ہے اس لیے اس کے پاس جاؤں تا کہ

مثبت انرجی لے کر لوٹوں۔حتیٰ رشتے داروں سے آپ کا عقیدہ نہیں ملتا ان کی طرف بھی جائیں اور ان مسائل کو بحث کرنے سے گریز کریں بحث ہورہی ہے۔موضوع بدل دیں، جناب چھوڑیں اپنی بات کریں آپ کیسے ہیں وغیرہ

خوش اخلاقی، حسن خلق عمر کو طولانی کرتا ہے، گناہ سے دوری عمر کو لمبا کرتا ہے۔اسی لیے علماء اور مراجع اتنی لمبی زندگی جیتے ہیں حالانکہ ان سب گناہوں کا خیال رکھنا کتنا مشکل ہے وہ ان تمام چیزوں کا خیال رکھتے ہیں اسی لیے لمبی عمر جیتے ہیں اور عمر کے آخری حصے میں بھی ہوش و حواس نہیں کھوتے یہ گناہ نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔

ماں باپ تو ایک میسج سے ایک مسکراہٹ سے خوش ہوجاتے ہیں۔تھوڑا سا فروٹ ماں باپ کیلئے لے جاؤ وہ خوش ہوجاتے ہیں۔ماں باپ کو چھوٹی چھوٹی چیزوں سے خوش کیا جاسکتا ہے آج کے نوجوانوں سے گذارش ہے کسی بھی صورت ماں باپ سے اونچی آواز میں بات مت کریں بہت ناانصافی والی بات ہے۔جو اپنے والدین پر چیختا چلاتا ہے یاد رکھیں یہ شخص اپنے امام زمانہ عج کے اوپر بھی چلائیگا۔دراصل انسان ولایت پذیری کو اپنے ماں باپ کی ولایت قبول کرکے سیکھتا ہے۔

۱۷-قرضے کا نہ ہونا: قرض لینا دین اسلام میں مکروہ ہے۔قرض دینا مستحب ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ اگر تم نے پیسے جمع کرنے شروع کردیے ہیں تو اس کا ۵ پانچواں حصہ (خمس) میرا ہے، مجھے دوتا کہ تمہارا پیسہ رک نہ جائے بلکہ معاشرے میں چکر لگائے اور کام آئے۔

ہمارے ملک میں بدن کے اعضا DONATE کرنے کے موضوع پر چار پانچ فلمیں بنائی گئیں اور اب عضو DONATE کرنے میں ہمارے ملک کا رتبہ دنیا میں چوتھا ہے۔انہی فلموں کے ذریعے ہم اسلامی قوانین کی خوبصورتی دکھا سکتے ہیں اور معاشرے کو اسلامی کرسکتے ہیں۔

ملک کے فلموں اور ڈراموں کا استعمال کریں، اور لوگوں کو صحیح چیزیں سکھائیں۔

اسلامی جمہوریہ نظام کو جو چیزیں دیمک کی طرح چاٹ سکتی ہیں وہ ہے رشوت، کم کام کرنا، سود لینا، لوگوں کی عادت خراب کرنا کہ وہ قانون پر عمل نہ کریں۔ اگر آپ خود قانون پر عمل نہیں کرتے اور دوسرے کی بھی مدد کرتے ہیں کہ وہ بھی قانون پر عمل نہ کرے تو آپ اس کے جرم میں شریک ہیں۔

تحصیل علم عمر کو زیادہ کرتا ہے۔ جو شخص اپنے دماغ کا استعمال کرتا ہے علم حاصل کرتا ہے اس کی زندگی دوسرے کی نسبت مختلف ہوتی ہے یہ شخص کبھی جہالت کے کنوئیں میں نہیں گرتا۔ جو کوئی علم حاصل کرنے کا شوق رکھتا ہے خدا اسے پسند کرتا ہے اسے لمبی عمر عطا کرتا ہے کیونکہ ایک سال تفکر کرنا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ جو شخص زیادہ گناہ کرتا ہے، خدا بھی کہتا ہے یہ جتنا زیادہ رہے گا اتنا ہی اپنے آپ کو خراب کرے گا اس لیے اس کی عمر کم کر دیتا ہے۔

لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا عمر کو لمبا کرتا ہے۔ یہ کام آپ کی عمر میں آپ کے وقت میں برکت ڈال دیتا ہے۔

۱۸۔ سیکھیں کہ آپ ایک وقت میں دو کام کیسے کر سکتے ہیں؟ یہ کام پریکٹس سے حاصل ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایک وقت میں سب پڑھ بھی سکتا ہے اور لکھ بھی سکتا ہے۔

چھ مہینے لگائیں کتاب کو تیز پڑھنا، مفید پڑھنا، سیکھیں آج کل تو YOUTUBE پر بھی ڈھیر لگا ہے سکھانے کا، کہ کیسے کسی کتاب کو کسی مطلب کو جلدی پڑھ سکتے ہیں جلدی سیکھ سکتے ہیں اس چھ ماہ پریکٹس کرنے کا فایدہ یہ ہوگا کہ آپ چھ سال آگے نکل جائیں گے۔

کاموں کو ترتیب سے انجام دینا سیکھیں۔ اگر وضو اور غسل کو دیکھیں، نماز کو دیکھیں، تو یہ ترتیب ہمیں سکھائی گئی ہے کہ کیسے ترتیب سے تمام امور کو انجام دیں۔

اپنی مہارت اور ہنر بڑھائیں اگر آپکے کام میں ٹائپنگ زیادہ ہے تو کچھ دو دن لگا کر ٹائپنگ کی پریکٹس کریں تا کہ آپکا وقت زیادہ نہ لگے۔

کام کی مقدار زیادہ کرنے کی بجائے اسکی کیفیت پر توجہ کریں ایک کام کریں صحیح پوری طرح سے انجام دیں۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہوں کہ سب کاموں میں تھوڑی دیر کیلیئے ٹانگ اڑاتے ہیں لیکن کسی کام کو بھی پوری طرح سے نہیں سیکھتے۔

رسول اکرم ﷺ: ایک گھنٹہ تفکر، ایک سال عبادت سے برتر ہے۔

ایک لحہ تفکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

یعنی جب عبادت کریں، اگر آپ کی فکر و خیال بھی ہمراہ ہوں تو وہ عبادت کام کی ہے۔

ہمارے عبادت گذار لوگ صبح سے شام تک عبادت کرتے ہیں، لیکن تقریباً تیس سال ہو گئے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی مجلس سنتے ہیں لیکن ذرا بھی نہیں بدلے، جیسے تیس سال پہلے تھے اب بھی ویسے ہی ہیں۔ نہ اچھی عادتیں اپنائیں، نہ برائی ترک کی، کوئی ترقی نہیں کی، کیوں؟ کیونکہ تفکر نہیں کیا اور کربلا سے کچھ سیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ محرم میں رونے دھونے کیلیئے مجلس جاتے ہیں تا کہ جو اپنی زندگی کی مشکلات ہیں ان کا غم نکال سکیں جتنی اس کی زندگی کی مشکلات زیادہ ہیں اتنی آسانی سے گریہ کرتا ہے۔

رسول اکرم ص نے فرمایا، جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کرے ایسے ہے جیسے نو ہزار سال عبادت کی ہے کہ دن کو روزہ رکھا ہے اور راتوں کو جاگ کر عبادت کی ہے۔

اس سے زیادہ کتنی عمر چاہیے بندے کو؟ اس دنیا میں جب فائل سامنے آئے گی لکھا ہوگا کہ ایک ہزار سال نماز پڑھی ہے، بندہ کہے گا خدایا میں تو ۸۰ سال زندہ رہا، یہ کیا ہے!

ایک بات بتا دوں آپ کو وہ جو جنت میں نہ جا سکیں گے اور دوزخ میں جائیں گے یعنی واقعی وہ شخص کسی کام کا نہیں ہے، ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی نہ کر سکا؟ اللہ کہتا ہے غلطی کرتے ہو، گناہ کرتے ہو، ایک ہفتے تک نہیں لکھوں گا، ایک ہفتے بعد اگر توبہ بھی نہ کر پاؤ تو لکھوں گا۔ ایک نیکی کرو میں دس کے برابر لکھوں گا، نیت کر لو لکھ دوں گا۔

اس طریقے سے خدا چاہتا ہے کہ زیادہ لوگ جنت میں جائیں۔لوگوں کے حالات دیکھیں اگر اس کے باوجود بھی اعمال اتنے خراب ہیں کہ جہنم میں جارہے ہیں تو خدا کیا کرے۔

۷۰ لوگوں کو اصحاب کھینچ کر لے جارہے تھے، جنگ میں اسیر تھے، رسولِ خدا ص کو ہنسی آگئی، ایک قیدی بولا ہاں جناب! تمہارے قیدی ہیں ہنسو گے۔رسول اللہ ص نے فرمایا، اس لیے ہنس رہا ہوں تم وہ لوگ ہو جنہیں باندھ کر جنت میں لے کر جانا پڑے گا یعنی تم ایسے لوگ ہو۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول ص نے فرمایا جو کسی مومن کی حاجت پوری کرے گا ایسے ہے جیسے پوری عمر عبادت کی ہو۔

ایک اور روایت۔۔۔ایک لمحہ اگر شخص بیٹھا ہے ٹیک لگا کر اور اس ایک لمحے میں وہ اپنے اعمال کے بارے میں سوچ رہا ہے تو یہ تفکر ۷۰ سال کی عبادت سے برتر ہے۔کیوں؟؟؟ جنگ نہروان میں امام علی علیہ السلام کا مقابلہ کرنے والے سب عبادت گذار نماز روزے والے تھے لیکن اگر ایک گھنٹہ بیٹھ کر تفکر کرتے تو کبھی بھی امام علی ع کے سامنے کھڑے نہ ہوتے۔

ماں باپ کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے، ان کے چہروں کو پیار بھری نگاہ سے انسان دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ یہ میری ہدایت کا باعث ہیں۔خدا کی ولایت زمین میں مختلف شکلوں میں نظر آتی ہے اس میں سے ایک ماں باپ ہیں۔

شوہر کی بیوی پر ولایت ہے جو خدا نے اسے دی ہے۔

جو شخص امر بالمعروف کرتا ہے وہ ولایت رکھتا ہے اس پر جو سنتا ہے۔

ماں باپ خطا کار ہیں، غیر معصوم ہیں لیکن ان کے چہرے پر محبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔

خدا آپ کیلئے ثواب لکھتا ہے، کچھ لوگ تو اپنے ماں باپ کو دیکھتے بھی غصے سے ہیں۔

یتیم کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنا عبادت ہے۔لوگوں کو پانی پلانا عبادت ہے۔

ایک شخص رسول ﷺ کے پاس آیا اور بولا، میں جنتی ہونا چاہتا ہوں۔رسول ﷺ نے فرمایا، مشکیزہ خرید و لوگوں کو اس سے اتنا پانی پلاؤ کہ یہ پھٹ جائے میں تمہاری جنت کا ضامن ہوں۔

کچن میں جارہے ہو ایک بار آواز دو کسی کو پیاس لگی ہے؟ میں پانی لا کر دوں؟ یہ سب عبادت ہے

کبھی کبھی ان روایات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے مفت میں ۱۵ سال کی عبادت لکھی ہے۔کوئی بھی چیز، خدمتِ خلق کی برابری نہیں کر سکتی۔جائیں تحقیق کریں جتنے بھی لوگ حضرت صاحب الزمان عج کی خدمت میں مشرف ہوتے ہیں وہ سب لوگوں کی (خلق خدا کی) خدمت کرتے رہے ہیں۔

پہلے لوگ سستی چیزیں بیچتے تھے، سب لوگوں کی مجبوری کا دھیان رکھتے تھے۔

امام زمانہ عج نے فرمایا اس طرح ہو جاؤ میں خود ملنے آؤں گا۔

امام زمانہ عج اس کی دکان پر اس سے ملنے جاتے تھے، آدھے میٹر کی وہ دکان تھی شاید جہاں امام کا آنا جانا تھا کیونکہ لوگوں کے ساتھ اچھے سے پیش آتا تھا۔سستی چیزیں دیتا تھا۔لوگوں کی مجبوری کا دھیان رکھتا تھا۔آجکل تو دکان میں داخل ہوتے ہی خود خیال رکھنا پڑتا ہے کہ کہیں دکاندار مہنگی چیز نہ دے دے۔

ایسا برتاؤ کرو کہ جب لوگ آپکو خدا حافظ کہیں تو خوشی سے کہیں۔ٹیکسی کی ہے تین ہزار تومان دینے ہیں کہ پانچ سو زیادہ دے دو، تاکہ وہ خوش ہو جائے، اگر نہیں دے سکتے تو پھر خدا حافظ ہی اچھے طریقے سے بول دو۔کسی کو بھی خوش کرنے کیلئے دس سیکنڈ سے بھی زیادہ نہیں لگتے اس سے معاشرے میں اچھائی پھیلتی ہے۔

کچھ لوگوں کو تو صرف برائی کرنی آتی ہے۔ایک مرتبہ مَیں ٹیکسی میں بیٹھا تھا تو پاس سے ایک گاڑی OVERTAKE کی، ڈرائیور نے ایسی گالی دی کہ دل کر رہا تھا زمین میں ہی چلا جاؤں اور تھوڑی ہی دیر بعد اس نے خود اسی طریقے سے overtake کیا۔معاف کرنا سیکھیں۔

معاشرے میں اچھائی پھیلانے والے بنیں: لوگوں کو معاف کرنا سیکھیں اور جو کوئی بھی آپ

سے ملاقات کرے آپ سے متاثر ہو اور وہ آپ سے مثبت انرجی لے کر جائے۔

۱۹۔ ہر روز ایک کام خدا کیلئے انجام دیں، سارے کام اپنی مرضی سے کریں ایک چھوٹا سا کام انجام دیں۔ خدایا خالصتاً یہ کام صرف تیرے لیے ہے۔ پورے اخلاص کے ساتھ اور کسی سے بدلے کی خواہش بھی نہیں ہے مثلاً سامنے سے جاننے والا آرہا ہے اس کو سلام کروں گا صرف تیرے لیے اس پر تو کچھ خرچ بھی نہیں ہوگا۔

رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو کہا تم احسان کیوں نہیں کرتے؟ اس نے جواب دیا، یا رسول اللہ پیسے نہیں ہیں میرے پاس تو آپ ﷺ نے فرمایا مسکرا تو سکتے ہو! ایک مسکراہٹ، ایک سلام، ایک شکریہ صرف خدا کیلئے۔

ٹیکسی والے کو تھوڑے سے زیادہ پیسے دے دینا،

ٹیکسی کو راستے میں دیکھا تو کہا آؤ میں چھوڑ دوں۔ ان چیزوں کا یہ فائدہ ہے کہ معاشرے میں نیکی زیادہ ہوگی۔ لوگ پھر نہیں کہیں گے کہ سب لوگ چور ہیں۔ کسی کی گاڑی، موٹر سائیکل پر نہ بیٹھو، خطرناک ہے بلکہ اگلا کہے کہ مجھے تو اس نے بٹھایا اور اچھی جگہ اتارا نہ میری جیب کاٹی نہ کوئی اور نقصان پہنچایا۔ یہ کام شرط عقل پر کریں۔ اب یہ نہیں کہ آدھی رات کو کسی خطرناک جگہ پر کسی چور غنڈے کو بٹھا لیں بلکہ عقل استعمال کر کے دھیان کے ساتھ جہاں خطرہ نہیں ہے۔ دن ہے، رش ہے وہاں تو یہ کام کر سکتے ہیں نا! یہ کام خدا کیلئے کریں۔ یہ دھاگے کا وہ سرا ہے کہ اگر آپ اس کو پکڑ لیں تو کبھی بھی خدا کو گم نہیں کریں گے۔

عظیم دنوں کی آشنائی رکھیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یوم الجمعہ، تمام دنوں کا سردار ہے اور عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی بالاتر ہے۔ تو ہم اپنی عبادات کا شیڈول جمعہ کے دن رکھ سکتے ہیں۔

۲۰۔ سحر خیزی: خدا کی برکت کے نزول کا باعث ہے (رسول اکرم ﷺ)، ہم میں سے جنہیں

بھی صبح جلدی اٹھنے کا تجربہ ہے، جس دن آپ صبح جلدی اٹھیں وہ وقت زیادہ ہو جاتا ہے سارے کام بھی ختم ہو جاتے ہیں اور انسان سوچتا ہے کہ فالتو وقت کیسے نکل آیا۔

خدا سحر خیزی میں برکت ڈالتا ہے، مطلب، صبح اٹھو تو سبق جلدی یاد ہو جاتا ہے، کام سے جانا ہو ٹیکسی جلدی مل جاتی ہے، ٹریفک کا رش کم ملتا ہے۔ جس دن ماں کا، بیوی کا دل توڑ کے گھر سے نکلو، گاڑی خراب، جس بندے سے کام تھا وہ نہیں ملا، کوئی کام صحیح نہیں ہوتا، کیونکہ برکت اٹھ جاتی ہے۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا، سحر میں اپنے کاموں کو باٹنے بٹانے نکلو، خدا کی برکت اس میں شامل ہوتی ہے۔

خدا نے امت مسلمہ کیلئے رکھا ہے کہ اگر سحر خیز ہو جاؤ تو تمہارے لیے برکت لکھے گا یعنی سحر خیزی میں کاموں کا جلدی ہونا اور انسان کا فریش ہونا تمام انسانوں کیلئے ہے لیکن برکت صرف امت مسلمہ کیلئے ہے۔

۲۱۔ اپنے اھداف کیلئے بہترین وسائل کا استعمال کریں: اگر ایک درخت کے کاٹنے میں 9 گھنٹے لگتے ہیں تو صرف 6 گھنٹے اپنی کلہاڑی تیز کریں۔ کیونکی تحقیق کے مطابق 30% وقت صرف چیزیں جمع کرنے میں لگ جاتا ہے۔

۲۲۔ اگر آپ کی میٹنگ، مجلس یا دعوت وقت پر شروع ہونے کا امکان نہیں تو آپ بھی تھوڑی دیر سے جائیں۔ ہاں یہ شرط ہے کہ کسی کی بے احترامی نہ ہو۔ کچھ تو ایسے دعوت پر جاتے ہیں کہ ابھی گھر والے بھی امادہ نہیں ہوتے، اتنی جلدی جانے کی کیا ضرورت ہے؟

۲۳۔ اپنے مردہ وقت کا استعمال کریں: روایت میں ہے کہ کھانا کھانے کا وقت آپکی زندگی میں شمار نہیں ہوتا اس لیئے فرصت ہے اتنی جلدی جلدی نہ کھائیں، آرام سے کھائیں کہ جسمانی

نقصان نہ پہنچے۔اور دوسرا یہ کہ اس وقت سے انسان ڈبل فائدہ اٹھا سکتا ہے مثلاً خبریں سُن سکتے ہیں۔صلہ رحمی کر سکتے ہیں، ذکر پڑھ سکتے ہیں یعنی زندگی کا وقت کاؤنٹ نہیں ہو رہا لیکن ثواب لکھا جا رہا ہے۔

رمضان میں ہم صرف دوپہر کا کھانا نہیں کھاتے تو لگتا ہے کہ کتنا فالتو وقت نکل آیا ہے یعنی آپ دوپہر کا کھانا کھانے میں جتنا وقت لگاتے ہیں۔اگر اسکا استعمال کریں۔۔۔۔

ہمیشہ اپنے ساتھ چھوٹی ڈائری، پن، ریکارڈز، چھوٹی سی کتاب رکھیں۔ PLAYERMP3 رکھیں، کہ جہاں بھی آپ کو فالتو وقت ملے، آپ مجلس سن سکتے ہیں، قرآن کی آیات حفظ کر سکتے ہیں۔نیند بھی ایک مردہ وقت ہے، اسکو بھی عبادت میں بدل سکتے ہیں یعنی آپ سو رہے ہیں لیکن آپ کی اپنی نماز لکھی جا رہی ہے اور کیا چاہیئے!

رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا، ختم قران، پیغمبروں ع کو اپنا شفیع بنانا، مومنین کو اپنے سے راضی کرنا اور خوش کرنا اور حج وعمرہ، نیند میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا، یا رسول اللہ ﷺ یہ سب حاصل کرنے کیلئے کیا کروں؟ رسول ﷺ نے جواب دیا، سونے سے پہلے تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھو کہ ایک قرآن کا ثواب مجھ پر اور پیغمبروں پر صلوات بھیجو کہ سب پیغمبر تمھارے شفیع بنیں گے، مومنین کیلئے استغفار کرنا کہ روز قیامت سب مومنین تم سے خوش ہوں گے، **سبحان اللہ و الحمدللہ و لا الہ الا اللہ** پڑھنے سے حج اور عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔

یہ کام کرو تو سب پالو گے۔وضو کے ساتھ سونا بھی عبادت ہے یعنی اس دنیا میں تمہاری فائل میں نیند کی جگہ عبادت لکھی ہوئی ملے گی اور تم خود دیکھو گے۔

۲۴- امام زمانہ عج خود ہمارے اعمال پر ناظر ہیں، یہ مت بھولیں۔آپ اچھے کام کرتے ہیں تو امام زمانہ عج کے چہرے پر مسکراہٹ کا باعث بنتا ہے اور برا کام کرتے ہیں تو امام کی پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

ہر جگہ آپ خدا کی بارگاہ میں ہیں۔

قرآن میں ہے کہ "انسان نہیں دیکھتا کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔"

کس امید پر اتنی محنت کر رہے ہو، کس لیے شیڈول بنا رہے ہو؟ کوئی بھی کام کرتے پہلے دیکھیں کہ خدا دیکھ رہا ہے۔

۲۵-شجرہ ممنوعہ کا اصول: کچھ کام ایسے ہیں جو ہمیشہ میرے اور آپ کے لیے ممنوع ہیں، کسی بھی صورت میں کسی بھی حالت میں یہ کام نہیں کریں گے حتیٰ ان کاموں کے بارے میں سوچیں گے بھی نہیں۔خدا نے کہہ دیا کہ یہ کام نہیں کرنا بس نہیں کرنا! کوئی بھی مجبوری ہو، کوئی بھی مسئلہ کیوں نہ ہو جائے پر یہ کام نہیں کرنا۔۔۔

میں داڑھی نہ رکھوں؟ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔میرا حجاب صحیح نہ ہو میرے بال نامحرم کو نظر آئیں، یہ ممکن ہی نہیں میں سگریٹ پیوں، شراب کو ہاتھ لگاؤں۔مر جاؤں، لیکن یہ کام نہیں کر سکتا۔

ان چیزوں کو اپنے ذہن میں اتنا سوچو کہ آپ یہ کام کبھی بھی کسی بھی صورت انجام نہ دیں۔

جناب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں کبھی بھی کسی بھی سگریٹ اور نشہ والی چیز کو آزماؤں گا نہیں۔ بس بات ختم! یہ حجاب، داڑھی، شراب، سگریٹ، نشہ، وغیرہ میرے لیے ممنوع ہے، یہ میری زندگی کا شجرہ ممنوعہ ہیں۔

ایک مسلمان کیلئے یہ شجرہ ممنوعہ کتنے ہیں۔تمام حرام کام ایک مسلمان کیلئے شجرہ ممنوعہ ہونے چاہیں۔سب گناہ شجرہ ممنوعہ ہیں۔

۲۶-وقت کے عرض کا استعمال کرنا: اگر آپ وقت کا شیڈول صرف طول کے حساب سے بنائیں گے اس پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے۔علماء کہتے ہیں کہ جو شخص صرف وقت کی طول کے بارے میں

شیڈول بناتا ہے یعنی ایک ہفتہ، ایک دن، ایک گھنٹہ یہ وقت کے بارے میں بہت سطحی فکر کرتا ہے۔

وقت کے عرض کے استعمال سے مراد یہ ہے کہ جس لمحے میں آپ ابھی موجود ہیں اس سے بہترین انداز میں بھرپور کیفیت میں فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ عرض کا استعمال کریں اور فیصلہ کریں کہ یہ کام ایک ہفتے میں ختم ہو جانا ہے تو بھرپور کیفیت کے ساتھ آپ اس کام کو ایک ہفتے میں ختم کر دیں گے۔ اگر آج تک آپ نے اپنا وقت ضائع کیا ہے، آج سے اگر آپ ٹائم کے عرض سے بھرپور فایدہ اٹھائیں۔ آپ اگلے تیس سالوں میں پیچھے تیس سالوں کو بھی دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یعنی وقت کو گھنٹوں اور ہفتوں میں سوچنے کی بجائے لمحات میں اسکی کیفیت سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں شیڈول بنائیں۔

۲۷- اپنی عمر کو طولانی کریں، پہلے بھی اسکے بارے میں کافی بات ہو چکی ہے۔

دو طرح کی اموات واقع ہوتی ہیں، ایک اجل مسمیٰ جو کہ حتمی ہے اور دوسری اجل معلق ہے۔ یعنی ایک اجل ہے جو خدا نے لکھی ہے کہ تم 120 سال سے زیادہ نہیں رہو گے۔ اس کے بعد ختم۔ لیکن اجل کا دوسرا حصہ اجل معلق آپ کے ہاتھ میں ہے۔

امام صادق ع فرماتے ہیں، بہت سے لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے جلدی مرتے ہیں اور ان کی تعداد ان کی نسبت زیادہ ہے جو اپنی اجل کی وجہ سے مرتے ہیں۔

گناہ عمر کو کم کر دیتے ہیں، خدایا ان گناہوں سے پناہ مانگتا ہوں جو موت کو نزدیک کر دیتے ہیں۔

میں نے روایات میں سے وہ چیزیں نکالی ہیں جو عمر کو کم کر دیتی ہیں، میں روایات نہیں بتاؤں گا یہاں صرف ان کا نام لیتا ہوں۔

1- قطع رحمی

2- والدین کا قتل

3- عاق والدین

4- زنا، بے عفتی (جس معاشرے میں زنا زیادہ ہو اس میں اچانک اموات زیادہ ہو جاتی ہیں)۔ اپنے معاشرے کو ہم اس کے تحت بررسی کر سکتے ہیں۔

5- جھوٹی قسم کھانا

6- ظلم وستم کرنا

7- مسلمانوں کی آمد و رفت کو بند کرنا (کتنی عجیب بات ہے ہم اپنی مرضی سے غلط گاڑی پارک کرتے ہیں.)

8 گاڑیوں کا راستہ بند کر کے آرام سے ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو حق بجانب بھی سمجھتے ہیں، اس سے عمر کم ہوتی ہے)

9- ناحق اپنے رہبر اور پیشوا ہونے کا دعویٰ کرنا۔

10- اگر دوسرے آپکے ساتھ نیکی کریں اور پھر ان کے ساتھ ناشکری کرنا (کچھ لوگ ہیں اگر آپ ان کے ساتھ نیکی کریں وہ کہتے ہیں کہ یہ آپ کا فرض تھا یہ بھی آپکی عمر کم کرنے کا باعث ہے)

11- نماز کو اہمیت نہ دینا (یہ تو بہت عام ہے حتیٰ نماز پڑھنے والے لوگ بھی آخری وقت نماز پڑھتے ہیں۔)

12- بد دل لوگوں کا نظر لگانا بھی عمر کم کرتا ہے۔ (نظر بد لگنا)

نظر بد لگنے کے بارے میں چند احادیث:

1۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا، نظر بد لگنا انسان کو قبر میں بھیج سکتا ہے۔

2۔ نظر بد حق ہے اگر کوئی چیز چشم زخم پر سبقت حاصل کر سکتی ہے تو وہ تقدیر ہوتی ہے۔

3 اگر قبروں کو کھودا کے دیکھو گے تو اکثر لوگ نظر بد کی وجہ سے مرے ہیں۔

4۔ جب تمہیں اپنے بھائی کی کوئی چیز اچھی لگے تو فوراً اللہ کا نام لو تا کہ اسے ضرر نہ پہنچے۔

نظر بد کا علاج: اپنے ہمراہ سورۂ فلق، ناس، آیۃ الکرسی، وان یکاد کی آیت رکھنا، بارک اللہ بولنا۔

اہم نکتہ: اہل بیت عطر کیلئے پیسے خرچ کرتے تھے جس محفل میں بھی جاتے پہلے خوشبو جاتی تھی اور لوگ اس سے لذت اٹھاتے تھے۔امام صادق علیہ السلام رنگین عباء پہنتے تھے۔

صبح گھر سے نکلتے وقت چار قل اور آیۃ الکرسی پڑھیں۔

5۔امام صادق آل محمدص، تعویذ مت لکھو بلکہ صرف بخار اور نظر بد کیلئے۔

اب یہ نہیں کہ تعویذ لکھوانے چل پڑو، تعویذ وہی ہے جو مفاتیح الجنان میں ہے یا پھر یہی جو بولا چار قل اور آیۃ الکرسی۔

۲۸۔اوج کمال تک پہنچنا:

قرآن میں بھی ہے کہ انسان ذاتاً چاہتا ہے کہ ترقی کرے، مادی اور معنوی ترقی کرے، اور کمال تک پہنچے۔

کسی بھی مکمل بہترین چیز کو، حاصل کرنے کیلئے ایک طریقہ یہ ہے کہ مقابلہ کرو۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس شخص کے نفس کی طرح بناؤ جس کے پاس یہ سب موجود ہو۔اس نفس کو کہیں گے نفس شریفہ یعنی اپنے نفس کو امام زمانہ عج کے نفس کے مطابق کریں۔

پہلے طریقے میں جو کہ مقابلہ کرنا ہے، اس میں رقیب کا ہونا انسان کو سرعت دیتا ہے کسی کو پڑھتے دیکھے، بندہ بھی پڑھائی شروع کر دیتا ہے یہ اچھی بات ہے اس اصول کا استعمال کر سکتے ہیں سٹرس سے بدن میں ادرنالین پیدا ہوتی ہیں جو انسان کو انرجی دیتا ہے تا کہ وہ سرعت کے ساتھ کام کر سکے۔

دوسرا طریقہ اپنے نفس کو امام زمانہ عج کے نفس جیسا بنانا ہے۔ بہت بار جب آپ کوئی کام کرنے لگتے ہیں تو آپ کو سوچنا ہوگا کہ اگر امام زمانہ عج ہوتے تو کیا کرتے جب بندہ یہ سوچے کبھی بھی وہ کام نہ کرے۔

وجعلنا من انصارہ و عوانہ کا کیا مطلب ہے کہ اگر میرے امام زمانہ عج آئیں تو

مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوگا کہ میں انہیں دور دور سے دیکھوں، میں چاہتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ صف اول میں ہوں، میں ان کا رائٹ ہینڈ بننا چاہتا ہوں۔صرف ایک شخص یہ رتبہ حاصل کر سکتا ہے۔آقا رسول اللہ کیلئے وہ کون تھے؟ امام علی ع یعنی ایک شخص ایسے بن سکتا ہے۔

دعائے افتتاح میں ہے **اللھم ان نرغب الیك۔۔۔ فی قادۃ سبیلك**، کہ میں چاہتا ہوں اس حکومت میں قادۃ بنوں یعنی لوگوں کو راہ راست پر لے کے آؤں، صرف امام زمانہ عج کی حکومت ایسی ہے کہ جتنا کوئی اچھا ہوگا اس کا حکومتی منصب اتنا ہی اونچا ہوگا یعنی امام زمانہ عج کی حکومت میں جو وزیر اعظم ہوگا جو صدر ہوگا وہ بہترین ہوگا، معجزے دکھا سکے گا صاحب کرامات ہوگا۔

۲۹۔اصل معجزہ نیت:

روح اور نیت، یہ دو چیزیں اپنی عمر اور وقت کے استعمال کیلئے ہم پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔

امام رضا ؑ: اگر جنت میں پیغمبرص اور اہل بیت ع کے ہمراہ ایک علاقے میں رہنا چاہتے ہو تو امام حسین ؑ کے قاتلوں پر لعنت بھیجو۔اس کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے ہو۔

جب بھی امام حسین ؑ کا نام آئے بولو **یا لیتنی کنت معکم فا فوزا فوزا عظیما**۔یعنی کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا۔

اگر دل سے بولو گے تمہارے لیے لکھیں گے یعنی نیت سے آپ جنگ بدر میں، کربلا میں حصہ ڈال سکتے ہیں یہ نیت کا معجزہ ہے کہ وہ کام آپ کیلئے لکھا جائے گا۔اچھی نیت سے انسان اپنی زندگی کے سارے کام عبادت کے طور پر کر سکتا ہے۔

امام علی ؑ فرماتے ہیں تم اپنی نیت کے مطابق خدا سے اپنی جزا حاصل کرو گے۔

امام محمد باقر ؑ: کبھی کوئی مومن بھائی اگر کسی سے کوئی حاجت مانگتا ہے اور تم اسے پورا نہیں کر سکتے

لیکن دل میں سوچتے ہو کہ کاش تمہارے پاس امکانات ہوتے تو تم ضرور کرتے تو خداوند اس شخص کو جنت میں لے جائے گا اور اس کیلئے اس کام کا ثواب لکھے گا۔

حضرت اباعبداللہ علیہ السلام: اگر کوئی شب بیداری اور عبادت کی نیت رکھتا ہو لیکن اسے نیند آجائے اور وہ سوجائے تو خداتعالیٰ پوری رات کا ثواب اس کیلئے لکھتا ہے۔

یعنی صرف آپ نیت درست کرلیں۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ جو لوگ جہنم میں جائیں گے واقعی کسی کام کے نہیں، کہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی نہ کر پائے۔ خدا ارحم الراحمین ہے، بہانے ڈھونڈتا ہے کہ تم کسی طرح جنت میں جاؤ۔ یہ لوگ نہیں جانا چاہتے جو تم سے ہوتا ہے کرلو میں نے نہیں جانا۔

جنگ جمل کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے مال غنیمت تقسیم کیا، سب کو پانچ سو درھم دیے اور اپنے لیے بھی وہی رکھے۔ ایک شخص آیا اور بولا یا امیر المؤمنین ع اگرچہ میں جنگ میں آپ کے ساتھ نہیں تھا لیکن میرا دل آپ کے ساتھ تھا، مجھے بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیں، امام علی ع نے اپنے پانچ سو درھم اسے دے دیے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے ابوذر! ہر چیز کیلئے نیت صالح رکھو حتیٰ کھانے پینے اور سونے کیلئے بھی۔

تمہاری زندگی گذارنے کی نیت کیا ہے؟ امام زمانہ عج کے ساتھی بننا چاہتے ہو یا نہیں؟ کب ہم اس حالت تک پہنچ جائیں گے کہ ہمارا ہر کام عبادت ہوجائے؟ جب ہم ہر کام کی نیت امام زمانہ عج کیلئے کریں گے۔ تب!

میں کھانا کھاؤں، جسمانی طاقت حاصل کروں تا کہ امام زمانہ عج کیلئے کام کرسکوں، میں شادی کروں تا کہ میرا ذہن ادھر ادھر مشغول نہ ہو اور میں گناہ نہ کروں تا کہ پورے دھیان سے امام زمانہ عج کیلئے کام کروں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ حتیٰ آپ باتھ روم میں حاجت کیلئے جاتے ہیں وہ بھی عبادت ہوسکتی ہے۔

ہمارے پاس قضائے حاجت کے بعد کی دعا بھی ہے۔

۳۰- دوبارہ پیدا ہونے کا قانون: یہ بھی شیعوں کیلئے ہے کہ آپ دوبارہ پیدا ہوسکتے ہیں۔ یعنی 30 روایات اہل بیت سے ایسی ہیں کہ کچھ کام انجام دینے سے آپ ایسے پاک ہوجائیں گے جیسے ابھی پیدا ہوئے ہیں اور آپ نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔

لیکن یاد رکھیں حق الناس کے علاوہ سارے گناہ معاف ہوں گے۔ یہ کام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ پیغمبر اکرم ﷺ: ہر شخص ماہ رمضان میں ایک روزہ رکھے گا گناہوں سے پاک ہوجائے گا ایسا ہوجائے گا جیسے اپنی ماں کی کوکھ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

2۔ رجب میں ایک روزہ رکھنا یا ماہ رمضان کے آخری تین روزوں کے بارے میں بھی ایسی روایت ہے کہ انسان پاک ہوجاتا ہے۔

3۔ ہر شخص حج کی نیت کرے اور اسکے اعمال انجام دے اور جنسی نزدیکی، برے اعمال اور جھوٹ کو ترک کرے، گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔

4۔ پیغمبر ﷺ: اے علی علیہ السلام! جو بھی تمہاری اور تمہاری اولاد کی قبور کی زیارت کرے گا خدا 70 حج کے مساوی اسے ثواب دے گا، گناہوں سے پاک ہوجائے گا اور جس دن آپکی زیارت سے واپس آئے گا ایسے ہوگا جیسے ماں کی کوکھ سے پیدا ہوا ہو۔

5۔ اگر آپ کسی کا کفن، دفن میت، انجام دیں یہ آپ کو پاک کردیتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ خود بھی موت کی یاد آجاتی ہے۔ یہ سب روایات ایسے ہی بغیر حکمت کے نہیں ہیں ہر روایت میں ایک درس چھپا ہوا ہے۔

یہ تربیتی احادیث ہیں

6۔ کسی بیمار کی حاجت روائی کرنے کی کوشش کرنا" اس کے ذریعے صرف نیت کرکے ایک ڈاکٹر

اپنی پوری زندگی عبادت میں بدل سکتا ہے"۔

7۔غسل اول، وسط اور آخر ماہ رجب۔

8۔نماز امیر المومنینؑ پڑھنا۔

9۔اول شعبان کی نماز پڑھنا جو کہ 12 رکعت ہے۔

10۔شب بیداری

11۔آل پیغمبرص کے قبروں کی زیارت کرنا: اس نیت کے ساتھ زیارت کرنا کہ ہم پیغمبرص کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہتے ہیں۔

12۔امام رضاع کی زیارت کرنا اور زیارت سے پہلے غسل کرنا۔

13۔اہل بیتؑ کے دوستوں کے جنازے میں شرکت "یعنی اہل بیتؑ کے دوستوں کے جنازے میں زیادہ لوگ ہوں"۔رش ہونا چاہیئے۔

14۔سونے سے پہلے معوذتین اور توحید کا پڑھنا۔

15۔پیغمبرص پر صلوات بھیجنا۔

16۔**لاحول ولاقوۃ الا باللہ** کہنا روزانہ دس مرتبہ۔

17۔دعائے افطار پڑھنا "**یا علی و یا عظیم و یا غفور و یا رحیم**"۔

یہ سب کام انجام دیں تو ایسا ہے کہ آپ ابھی بغیر گناہوں کے دوبارہ پیدا ہوئے ہیں۔

اور سب سے اہم، سب سے اہم! زیارت حرم سید الشہداءؑ کے لیے جانا یہ وہ گناہ بخشواتی ہے جو انسان سوچ نہیں سکتا۔ ویسے حضرت اباعبداللہؑ کی داستان ہی مختلف ہے، ان کی شخصیت ہی کچھ اور ہے۔

ایک شخص امام رضاؑ کے پاس آیا اور بولا کہ میں حرم سید الشہداء ع کی زیارت کر کے لوٹا ہوں۔

امامؑ نے پوچھا! مجھے زیادہ محبت کرتے ہو یا امام حسینؑ کو؟ وہ بولا، آپ اہم ہیں، آپ میرے امام زمانہؑ

ہیں آپ کا مقابلہ نہیں ہو سکتا لیکن۔

امام حسین ع کچھ اور ہی ہیں میرے لیے۔۔۔امام رضا ع نے جواب دیا، امام حسین ع ہم اہل بیتؑ کیلئے بھی کچھ اور ہی ہیں۔امام حسین ع نے تا ابد لوگوں کیلئے حجت تمام کر دی۔امام حسین ع کیلئے رونا اور رلانا بھی گناہ کے بخشوانے کا باعث ہے۔اس کے علاوہ حتیٰ اگر بندہ امام حسین ع کے مصائب سن کر غمگین ہے لیکن رونا نہیں آ رہا تو شکل ایسی بنائے یا جان بوجھ کر رونے کی کوشش کرے تو وہ بھی گناہ بخشوانے کا باعث ہے۔ہاں! یہ شکل بنانا ریاکاری کی نیت سے نہ ہو، واقعی بندہ غمگین ہے اور اسے رونا نہیں آ رہا۔

میرے پاس ایک ایڈیا ہے، آپ ان گناہ بخشوانے والے کاموں میں سے ایک کام انجام دیں اور اس دن کو کلینڈر میں لکھ لیں کہ اس دن میں دوبارہ پیدا ہوا، اس سے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ کاغذ سفید ہو چکا ہے اور خدا بھی ارحم الراحمین ہے۔اور اس کے بعد ایک شیڈول بنائیں گناہ ترک کرنے کا۔ اپنے نفس کی حفاظت کرنے کا۔

۳۱۔گولڈن ٹائم کا استعمال: کچھ وقت، ٹائم، گولڈن ہوتا ہے بہت کم ملتا ہے، آپ کو اسے شکار کرنے کا ہنر آنا چاہیے مثلاً شب بیداری، سحر خیزی، قرآن، رات پر، لیل پر، خصوصی تاکید کرتا ہے۔ شب القدر، شب معراج، شب کے بارے میں ہے۔رات ہمارے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور جانا تھا خدا نے کہا 40 راتیں۔۔۔کیوں 40 دن نہیں کہا؟ یعنی قرآن کا ریفرنس رات ہے۔پھر قرآن کہتا ہے، پیغمبرص اگر مقام محمود تک پہنچنا چاہتے ہو رات کو اٹھو اور تہجد پڑھو۔یہ شب بیداری، سحر خیزی سے مختلف ہے۔

مقام محمود کیسے ملتا ہے؟ امام زمانہ عج کے ساتھیوں کو کیسے ہونا چاہیے۔؟

اہل نماز شب ہوں، شب بیداری کریں۔سحر خیز ہوں اس کے علاوہ گہری رات کی تاریکی میں، ایک وقت ایسا ہونا چاہیے، حتیٰ ایک گھنٹہ ہی کیوں نہ ہو، وہ بیدار ہو اور اپنے خدا سے راز و نیاز کرے۔

کتنا خوبصورت ہے کہ گہری نیند میں، گہری رات میں انسان ایسے بیدار ہو اور خدا کو یاد کرے، خدا اس کو بہت پسند کرتا ہے۔

خدا اس آنسو کا عاشق ہے۔ جو آدھی رات کو نیند بھری آنکھوں سے نکلتا ہے۔

کبھی صبح کے وقت دعائے ندبہ پڑھتے ،امام زمانہ عج کیلئے آنکھ گیلی ہو جائے اس کی لذت ہی کچھ اور ہے۔ خدا اس شخص کی آنکھوں میں اور اس شخص کی زندگی میں برکت ڈالتا ہے۔ اپنی آنکھوں کو شب بیداری سے زینت دیں۔ امام علی ع کے شیعوں کی کیا خصوصیت ہے؟ یہ کہ رات کو بیدار ہیں اور دن کو بے تحاشا کام کرتے ہیں۔

اور جو امام کے شیعہ نہیں ہیں وہ رات کو لاش کی مانند ہیں اور دن کو بے کار گزار دیتے ہیں۔ پوری رات سوتے ہیں اور دن کو بھی کام نہیں کرتے۔ اب ان کا کیا کیا جائے جو دن اور رات کو سوتے ہیں۔ وہ ظہر کے وقت اٹھتے ہیں۔

۳۲۔ ارادہ کو قوی کرنا: یہ اصول بہت اہم ہے۔ خدا کو یہ خصوصیت اتنی پسند ہے کہ اس نے ارادہ رکھنے والے پیغمبروں کو اولوالعزم کہا ہے مطلب ہے "صاحب ارادہ" یعنی یہ ایک خاص مقام ہے کہ انسان ارادے کو مضبوط کر پاتا ہے۔ ارادے کو قوی کرنے کیلئے کیا کیا جا سکتا ہے؟ سب سے اہم ارادے کو مضبوط کرنے کے لیے کسی بھی چیز کی عادت نہ ڈالیں مومن کسی بھی چیز کی عادت نہیں کرتا ہے۔

حتیٰ عبادت کی بھی عادت نہیں ڈالتا یعنی ہر عبادت اس کیلئے جدید ہے حتیٰ واجب نماز میں اپنے اذکار کو بھی بدلتا رہتا ہے کبھی تین مرتبہ **سبحان اللہ** رکوع میں اور کبھی **سبحان ربی العظیم**۔۔۔ کہ اسکی بھی عادت نہ ڈلے۔

امام صادق علیہ السلام: وہ بدن جس کا ارادہ قوی ہو وہ کبھی بھی اپنے سے کمزوری نہیں دکھاتا ہے۔

میزان الحکمت ص249

جو انسان ارادہ رکھتا ہے وہ دنیا کو بدل سکتا ہے ارادے کو کیسے مضبوط کیا جا سکتا ہے؟

1- وہ لوگ جو زندگی میں DETERMINED ہیں اپنا ہدف رکھتے ہیں، مضبوط ارادے کے مالک ہیں ان کے ساتھ دوستی کریں ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں۔ اگر سست نکمے لوگوں کے ساتھ دوستی کریں گے آپ بھی سست اور نکمے ہو جائیں گے۔

2- ارادے کی پریکٹس کریں، فیصلہ کریں کہ یہ کام میں نے ایک ہفتے میں کرنا ہے اور اسے ایک ہفتے میں کر کے دکھائیں۔

گناہ تو ایک طرف۔۔۔ اپنی عادتوں کو ترک کریں، ٹھنڈا پانی پینا گناہ نہیں ہے لیکن فیصلہ کریں کہ ایک ہفتہ ٹھنڈا پانی نہیں پیوں گا۔ اگر یہ کام کریں گے تو آپ کے بدن کو معلوم ہوگا کہ آپ مضبوط ارادے کے مالک ہیں۔ کبھی بھی آپ کا ذہن خراب نہیں کرے گا کہ وہ آپ کو گناہ کی دعوت دے۔ آپکا نفس آپکے ہاتھ میں آجائیگا۔

3- خدا سے وعدہ کریں، خدایا! میں وعدہ کرتا ہوں کہ 40 دن یہ کام نہیں کروں گا۔

4- خطا اور گناہ سے دوری۔۔۔ ایک بات یاد رکھیں ہر گناہ آپ کے ارادے کی کمزوری کا باعث بنتا ہے۔

۳۳۔ کچھ کاموں کا فائدہ تب ہوتا ہے جب آپ اسے عین وقت پر انجام دیں، بالکل ایسے ہی جیسے اگر آپ ایک تیر ایک ہدف کی طرف پھینکتے ہیں تو وہ بالکل اس کے درمیان میں لگنا چاہیے ورنہ کوئی فائدہ نہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے ڈاکٹر کہتا ہے کہ ہر 6 گھنٹے دوائی کھانی ہے، ایک گھنٹہ پہلے کھاؤ تو اثر نہیں ہوگا۔ ایک گھنٹہ بعد کھاؤ تب بھی مسئلہ۔ اسی طرح کچھ کاموں کا اپنے اعداد کے ساتھ رابطہ ہے کہ یہ کام چالیس دن انجام دو، انتالیس دن کرو تب بھی فایدہ نہیں اور اکتالیس دن کرو تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ چالیس، حدیث میں ہے۔

1۔ جو شخص چالیس دن خدا کیلئے گزارے، حکمت کے چشمے اس کی زبان سے جاری ہو جائیں گے۔

2۔ جو شخص چالیس دن خدا کیلئے حلال کھائے، خدا اس کے دل کو نورانی کر دیتا ہے اور اسکے دل و زبان سے حکمت جاری ہو جاتی ہے۔

اسی لیے جو شخص بھی ایک کام شروع کرتا ہے اس کو کم از کم ایک قمری سال انجام دے اور اسے قطع نہ کرے اور اس کے بارے میں بہت روایات ہیں۔

۳۴۔ ہر روز تھوڑا سا کام کل کی نسبت زیادہ کرو، ایک فیکس ٹائم میں کوشش کریں کہ جتنا کام کرنا تھا اس سے تھوڑا زیادہ کام کرلیں، کوشش کریں زیادہ توانائی صرف کریں، "نماز ہمیشہ اول وقت".

۳۵۔ زندگی کا آخری دن، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہم کبھی مرنے والے نہیں ہیں، یا کم از کم ایسا ضرور لگتا ہے کہ ہم رات تک تو مرنے والے نہیں ہیں اور یہ فرصت ہمیشہ ملے گی۔ لیکن اگر آپ ہر دن کو ایسے گزاریں کہ یہ زندگی کا آخری دن ہے تو آپ بہت آگے نکل جائیں گے۔

امام صادق ع کے پاس ایک انگھوٹی تھی جس پر "موت" لکھا تھا۔

ہم بھی یہ کام کر سکتے ہیں اپنے کمرے کی دیوار پر DEATH CERTIFICATE لگائیں یا قبرستان کی تصویر لگائیں۔ کچھ ایسا ہو جو آپ کے سامنے رہے جو آپ کو موت کی یاد دلاتا رہے۔

امام علی ع، ایسے نماز پڑھو جیسے تمہاری عمر کی آخری نماز ہو، جب سونے کیلئے لیٹو تو جیسے تم میت ہو۔

بہت روایات ہیں جس میں سونے کو موت سے تشبیہ دی گئی ہے سونے کی دعاؤں میں ہمیشہ موت کا ذکر ہے۔ ہم کیسے لوگ ہیں جنہیں ڈر نہیں لگتا ہمیں تو ہر رات سونے سے پہلے توبہ کرنی چاہیے۔ سونے سے پہلے شہادتین پڑھیں، ہمیں اگر اس بات کا احساس ہو کہ ہم ہر لحظے مر سکتے ہیں تو ہم اپنے دوستوں، ماں

باپ سے ایسا سلوک نہ کریں۔

دنیا کیلئے ایسے کام کرو جیسے تا ابد زندگی گزارنی ہے، اور آخرت کی تیاری ایسے کرو کہ جیسے آج ہی مر جاؤ گے۔

ایسے بیس کاموں کی لیسٹ تیار کریں جو آپ مرنے سے پہلے انجام دینا چاہتے ہیں، کہ آپ ہر صورت مرنے سے پہلے انہیں انجام دینا چاہتے ہیں اور ہر 5-6 ماہ میں انہیں دیکھیں۔ یہ آپ کے کام کرنے کی سپیڈ کو بڑھا دے گا۔

۳۶۔ پہلے سوچو، تفکر کرو پھر کام کو انجام دو۔

۳۷۔ سخت شرائط میں کام کرنا: کبھی کبھی ہم نفسیاتی طور پر بہت کمزور ہو جاتے ہیں، افسردہ ہوتے ہیں یا کسی عزیز کی موت ہو جاتی ہے وغیرہ ایسے مواقع پر مومن اپنے اہداف کیلئے کام کی چھٹی نہیں کرتا۔

قرآن میں ہے ہر سختی کے بعد آسانی ہے یعنی ہر سختی کے ساتھ، خدا دو قسم کی آسانیاں دیتا ہے، ایک اسی وقت اور ایک اس کے بعد۔ اسی لیے آپ جونہی کسی مسئلے سے دوچار ہوں، کوئی سختی میں مبتلا ہوں۔ بے شک بغیر شک کے آپ کے لیے آسانی آنے والی ہے۔ یہ قرآن کی آیت ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ہمارے پاس ایسے لوگوں کی مثالیں ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، خالی ہاتھ انہوں نے دنیا کی سب سے بڑے معاشرے کی تشکیل دی۔

رسول اکرمؐ کے پاس کیا تھا؟... دس سال صبر، اتنی بڑی شرائط میں، پھر تین سال شعبِ ابی طالب میں۔

حضرت زینبؑ نے عاشورا کا پیغام کیسے پہنچایا؟ آپ کا خیال ہے کہ وہ کام آسان تھا؟ لیکن ان کا

ہدف تھا اور اس ہدف کو پانے کیلئے انہوں نے ہر طرح کا مقابلہ کیا اور پرواہ بھی نہ کی کہ اپنے پورے خاندان کی شہادت دیکھ چکی ہیں۔

”صاحب جواہر الکلام شیخ حسن نجفی“ ان کی کتاب کی مثال نہیں ملتی۔ ان کے بچوں کی موت کی خبر ان تک لائی گئی انہوں نے بچوں کی نماز جنازہ پڑھی اور واپس آ کر دوبارہ اپنی کتاب کا باقی حصہ لکھنا شروع ہو گئے۔ یہ نہ سوچیں کہ یہ لوگ پتھر دل تھے بلکہ برعکس سب سے لطیف اور احساسات کے حامل شخصیات تھیں۔ نماز پڑھتے وقت اشکوں کا سیلاب ان کی آنکھوں سے جاری ہوتا تھا لیکن یہ شخص "فہم مطلق، درک مطلق" کے مقام تک پہنچ چکا ہے۔ اس سے بہت ساری چیزوں کی سمجھ آنے لگی ہے۔ بڑی شخصیات سخت شرائط میں اپنا آپ دکھاتی ہیں۔ جس سے محبت کی جاتی ہے اس کیلئے سختی اور پریشانی کی تمنا کیوں کی جاتی ہے؟ کیونکہ سخت حالات میں انسان کی روح کی پرورش ہوتی ہے۔

۳۸۔ جب انسان تھک جاتا ہے، کام کی چھٹی، نیند آ رہی ہے تو سو جاؤ۔ تھکن میں کوئی کام اچھا نہیں کرو گے۔ مثال کے طور پر ایسی موقعیت ہے اگر مستحب عبادت انجام دو تو ریا ہو جائے گا تو عبادت کو ترک کر دو مثال کے طور پر، گھر میں مہمان آئے ہیں تو یہ عبادت مستحب ہے بعد میں کر لوں گا۔

دین کا اصول ہے اصول تزاحم، اس کے مطابق آپکو معلوم ہونا چاہیے کہ کون سی چیز اہمیت رکھتی ہے۔

ریا کاری سے بچنے اور مستحب عبادت میں کون سی چیز زیادہ اہم ہے۔

۳۹۔ ایسے زندگی گزاریں، اتنی مکمل زندگی گزاریں کہ دوبارہ پیدا ہو سکیں، دوبارہ زندگی گزار سکیں۔ کچھ لوگوں نے دنیا میں اتنی اچھی مکمل زندگی گزاری ہے کہ خدا کا ارادہ ہے انہیں دوبارہ زمین پر بھیجنے کا۔ یعنی موت بھی ان کیلئے مذاق ہوگی۔ یہ کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو رجعت کریں گے۔ امام زمانہ عج سے متعلق

دعاؤں میں کہتے ہیں کہ اے خدا ہمیں رجعت میں زندہ کرو۔

حدیث امام صادق آل محمد ع: مہدی عج کے ساتھ کوفہ سے 27 لوگ نکلیں گے، 15 لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ہیں یہ وہی لوگ جو سیدھے راستے پر لوگوں کو ہدایت کرتے تھے، 7 لوگ اصحاب کہف ہیں اس کے علاوہ یوشع بن نون ع، سلیمان ع، ابودجانہ انصاری ع، مالک اشتر ع، مقداد ع، کے ہمراہ ان کے ساتھی ہوں گے۔ (میزان الحکمہ 6940)

یعنی یہ لوگ زندہ ہوں گے۔

رجعت یعنی۔۔۔یہی۔۔۔، اتنی اچھی زندگی گزار کر گئے ہو کہ خدا کو لگا کہ تم ایک زندگی کیلئے کم ہو۔ تمہیں تو مہدی عج کے بہترین دور میں ہونا چاہیے تھا۔ خیر یہ 27 لوگ کوفہ کے ہیں ان کے علاوہ بھی لوگ زندہ ہوں گے۔

رجعت کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟

1-خدا سے درخواست کرنا **اللھم ان حال بینی و بینه الموت**۔

2-چالیس دن مسلسل دعائے عہد کا پڑھنا۔

3-ایسی زندگی گزارو۔۔۔گناہ کے بغیر، مالک اشتر ع کی طرح۔۔۔اصحاب کہف کی طرح کہ خدا کہے کہ ایک زندگی اس کیلئے کم تھی اسے دوبارہ آنا چاہیے۔

یعنی منتظر امام زمانہ عج اتنا صالح ہے کہ خدا کو یہ تاثر ہو کہ مجھے مہدی عج کے زمانے میں ہونا چاہیے افسوس کی بات کہ مہدی عج آ گئے لیکن منتظر صالح یہ نہیں ہے۔

یعنی مالک اشتر سے زیادہ کوئی بھی مولا علی ع کیلئے آگے نہ تھا تو یہ آئے اور امام مہدی عج کیلئے بھی کام کرے۔

ایک سخت مقابلہ ہو تو انسان اپنے بہترین ساتھیوں کو لاتا ہے، اسی طرح خدا بھی انہیں دوبارہ

لائیگا۔

۴۰- قانون فقدان: یعنی کام جو انجام دے دیا جو کرلیا، اس کے بارے میں سوچیں اگر انجام نہ دیتے تو کیا ہوتا؟ میں نے چار سال پڑھائی کی اگر نہیں کرتا تو کیا ہوتا؟ گٹار سیکھا ہے پانچ سال لگا کر نہیں سیکھتا تو کیا ہوتا؟ ماضی کے بارے میں سوچیں گے تو جو کام آپ کیلئے مفید ثابت ہوئے ہیں ان کے بارے میں اعتماد بہ نفس ملے گا اور ماضی میں جو کام فضول ثابت ہوئے انہیں مستقبل کے شیڈول سے نکال دیں گے۔

۴۱- کچھ لوگ جب تک ان پر دباؤ نہ ہو یا کوئی ان کا ساتھ نہ دے کام شروع نہیں کرتے اور نہ ہی انجام دیتے ہیں۔ اکیلے آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں، سہارا مت ڈھونڈیں، اٹھیں اور اکیلے کام کو انجام دیں۔

قرآن میں ہے، **"ان ابراهیم كان امته"** مزے کی بات یعنی ابراہیم ع اکیلے ہی ایک امت کے برابر تھے۔ اتنے مضبوط تھے۔

آپ محنت کریں گے اللہ مدد کرے گا برکت دے گا۔ سب کام خدا کے ہاتھ میں ہیں، آپ کوشش کرو تو وہ ایک رات میں بھی آپ کی زندگی بدل سکتا ہے۔ پیغمبر ص اکیلے مکے کے تمام جاہلوں کے سامنے کھڑے ہو گئے، ابراہیم ع اکیلے نمرود کے سامنے، موسیٰ ع اکیلے فرعون کے سامنے، امام حسین ع اکیلے کیسے اس زمانے کے بدمعاشوں کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بس یہ میرا بھائی ہارون میرے لیے کافی ہے۔

۴۲ خوش اور صحت مند رهنے کا قانون: جوان رہیں، کچھ لوگوں کو ہر وقت بیمار رہنے کی عادت ہے۔ بیمار نہ بھی ہوں تو دوسروں کو صرف اپنے سر درد کے بارے میں ہی بتاتے رہیں گے۔ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو صحت مند سمجھتا ہے، خوش رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے آپ کو جوان رکھتا ہے اور

اس کوشش میں ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو جوان ثابت کرے۔ اس شخص میں ڈبل انرجی ہوتی ہے۔

امام علی ع فرماتے ہیں، فضول قسم کا غمگین رہنا تمہارے بدن کو تباہ کر دے گا۔

فضول سوچیں: فضول فکریں اور فضول قسم کے غم انہیں کبھی بھی اپنے ذہن میں مت آنے دیں۔ مومن شاد رہتا ہے، خوش رہتا ہے، امام حسین ع شہید ہوئے تا کہ ہم خوش رہ سکیں۔ جس دن گناہ نہ کرو، عید ہے، خوشی کا دن ہے۔

خلیفہ دوم نے کہا کہ میں علی ع کو خلافت نہیں دوں گا، کیوں؟ کیونکہ یہ بہت خوش مزاج ہیں۔ سب کے ساتھ خوش ہو کر ملتے ہیں ہر وقت مسکراتے ہیں۔

یعنی ان تمام مشکلات میں بھی امام علی ع ذہنی اور نفسیاتی طور پر خوش رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ ہمیشہ خوش رہیں۔

۴۳- ہر کام کیلئے کم وقت صرف کریں ہر کام کی ایک ڈیڈ لائن بنائیں، اتنا کام فلاں وقت تک ختم کرنا ہے اگر آپ تعین نہ کریں کہ کس وقت تک کرنا ہے، وہی کام 15 منٹ میں بھی ہوسکتا ہے، وہی کام تین گھنٹے میں بھی ہوسکتا ہے۔

۴۴- موت ایک حقیقت ہے مگر انسان ایسے کام کر سکتا ہے کہ کبھی بھی نہ مرے اور رہتی دنیا تک اس کی فائل کھلی رہے۔

امام علی علیہ السلام: آپ بقاء (باقی رہنے) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

تاابد زندہ رہنے کا کیا طریقہ ہے؟

1- خدا کی راہ میں شهادت: یعنی فائل کھلی رہتی ہے اور نیکیوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ شہید زمین پر اپنے اثرات دیکھا سکتا ہے۔ ہمارے پاس بھی ایک شہید ہیں جنہوں نے اپنی شہادت

کے بعد اپنی بیٹی کے RESULT CARD پر سائن کیے جو شہداء کے میوزیم میں آج بھی رکھا ہوا ہے۔وہ دستخط بینک سے تصدیق کروائے گئے تھے اور بینک نے تائید کی تھی کہ انہیں کے دستخط ہیں۔

شہید زنگی آبادی

یعنی شہداء اپنی شہادت کے بعد بھی زمین پر اثرات دکھا سکتے ہیں۔

2-**علم حاصل کرنا:** آپکے لیے علم کا ثواب لکھا جائے گا اور اس علم کو دوسروں تک پہنچائیں جب تک وہ علم گردش میں رہے گا آپکے لیے ثواب لکھا جائے گا۔

3-ایسے کام اور اعمال انجام دیں کہ آپ کے مرنے کے بعد بھی آپکے لیے ثواب لکھا جائے۔

رسول اللہ ص نے فرمایا، سات کام ایسے ہیں جن کی بدولت تا ابد تمہارے حساب میں ثواب لکھا جائے گا۔

1-درخت لگانا۔

2-کنواں نکالنا (دوسروں تک پانی پہنچانا)

3-مسجد بنانا۔

4-کتاب لکھنا۔

5-اپنے سے علم دنیا میں چھوڑ کر جانا۔

6-اولاد کی صالح تربیت کرنا۔

7-اور ایسی اولاد چھوڑ کے جاؤ کہ موت کے بعد تمہاری اولاد تمہارے لیے استغفار کرے۔

۴۵- قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے: فرانس کے ڈاکٹر نے ایک میڈیکل کی کتاب اس وقت میں لکھی جب صبح و شام اپنے مریضوں کو دیکھنے جا رہا ہوتا تھا یا واپس آ رہا ہوتا تھا۔

اٹلی کے ایک رائیٹر نے بھی اپنی ایک کتاب اسی طرح صبح آتے جاتے راستے میں لکھی۔

فارسی کے ایک ماہر ادبیات نے اپنی مشہور کتاب صبح جب ناشتا کرتے ہیں اس وقت کا استعمال کر کے لکھی۔

دن کو ایک ٹرین کی طرح فرض کریں جس کے 24 ڈبے ہیں۔ ہر ڈبے میں 60 کمرے ہیں اور ہر کمرے میں 60 سیٹیں ہیں۔ ہر سیٹ کیلئے ایک ٹکٹ بیچنی ہوگی ورنہ آپکی آدھی ٹرین خالی چلی جائے گی۔

قرآن میں ہے بلقیس کا تخت 2000 کلومیٹر کے فاصلے سے پلک جھپکتے پہنچ گیا۔

تم کوئی کام نہیں کر سکتے!

حدیث مبارک: وقت تمہارا مرکب ہے اس پر سوار ہو اور اسے بھگاؤ۔

اور آخر میں صرف یہی کہوں گا کہ موت ہمیں بتا کر نہیں آئے گی۔

پورے قرآن میں صرف ایک جگہ اللہ نے پیغمبر ص کی جان کی قسم کھائی ہے، دیکھ کر انسان کو ڈر لگتا ہے۔

تمہاری جان کی قسم اے پیغمبر ص، وہ (قوم لوط) ایسی مستی میں مبتلا تھے کہ انہیں سمجھ نہ تھی کہ کیا کر رہے ہیں۔

یعنی دنیا میں گم نہ ہو جائیں، وقت ضائع نہ کریں، دنیا میں مست نہ ہو جائیں اور خدا نے یہ سمجھانے کے لیے پیغمبر ص کی جان کی قسم کھائی ہے۔

پیغمبر ص، خلیفۃ اللہ سے زیادہ کیا اہم ہو سکتا ہے؟ دنیا میں؟ اور خدا اس چیز کی اہمیت بتانے کیلئے اتنی بڑی قسم کھا رہا ہے۔ہم ایسے نہ بن جائیں کہ خدا کو موت کے ذریعے ہمیں غفلت سے جگانا پڑے،۔زندگی گذاریں کہ اگر آج بھی مر جائیں تو بولیں کہ خدا کا شکر، میری جتنی طاقت تھی میں نے لگا دی اور یہ چیز صرف وقت کے شیڈول بنانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

انشاء اللہ کہ خدا ہمیں اپنی زندگی کہ ہر لحظے کو امام زمانہ عج کیلئے صرف کرنے کی توفیق عطا کرے۔

آمین